

الہی تابود و خورشید و ماہی چرخ چشتی

الحمد لله والمنة دیر اوان ستم

کتاب تطاب رفن طرقت نیاب

مسی

# ملفوظات شریفی

۱۳

۳۵

مولفہ عارف کامل درویش و اصل حضرت بنو محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ حضرت قطب ربانی غوث صمدانی حضرت مولانا شاہ

محمد شریف بنیادلی چشتی صابری قدس سرہ

حساب شاہ فیض بنیاد خان صاحب مولوی

عبدالغنی صاحب کلیل رئیس کرناں

۱۹۱۷ء

بلالی سٹیم پریس ساڈھوہ ضلع انبالہ میں باہتمام کرم بخش پرنٹریا



# فہرست مضامین ملفوظات شریفی

صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۴	دیباچہ .. .. .	۱
۶	باب اول - در فضیلت وضو .. .. .	۲
۸	باب ۲ - در فضیلت بیدار شدن از خواب و ادعیہ ۱۷۷۷ .. .. .	۳
۱۳	باب ۳ - در فضیلت دعا و صبح و نماز فجر .. .. .	۴
۲۲	باب ۴ - در بیان فضیلت نماز اشراق و ادعیہ و تسبیحات .. .. .	۵
۲۸	باب ۵ - در بیان فضیلت ادا کئے نماز صبح .. .. .	۶
۳۳	باب ۶ - در بیان فضیلت نماز فی الزوال و نماز الظہر و نماز العصر بالغروب آفتاب .. .. .	۷
۳۷	باب ۷ - در بیان فضیلت نماز مغرب و اقل و آئین .. .. .	۸
۴۰	باب ۸ - در فضیلت نماز عشاء .. .. .	۹
۴۲	باب ۹ - در فضیلت ادا کئے نماز نیم شب .. .. .	۱۰
۵۰	باب ۱۰ - در بیان فضیلت نماز تہجد و ادعیہ ہر آن .. .. .	۱۱
۵۶	باب ۱۱ - در بیان فضیلت نماز جمعہ .. .. .	۱۲
۶۳	باب ۱۲ - در بیان فضیلت ذکر جہر و خفی و مراقبہ از پیران عظام علیہ الرحمۃ	۱۳
۷۰	ذکر دوازده تسبیح معمولہ خاندان چشتیہ صابریہ .. .. .	۱۴
۷۱	باب ۱۳ - در بیان فضیلت نماز معکوس .. .. .	۱۵
۷۱	قصہ طعام طلب نمودن مجذوب .. .. .	۱۶
۷۳	شرعیت و طریقت ہر دو متلازم اند .. .. .	۱۷
۷۶	باب ۱۴ - در بیان فضیلت اوراد و نماز ماہ رجب و لیلة الرعایہ و ادعیہ ہائے	۱۸
۸۱	باب ۱۵ - در بیان فضیلت ماہ رمضان المبارک .. .. .	۱۹
۸۱	قصہ وجہ وسامع حضرت شریف جی .. .. .	۲۰

۸۸	باب ۱۶ - در فضیلت ماہ نویدین - و اعراس گنگوہ شریف .. .. .	۲۱
۹۵	باب ۱۷ - در فضیلت ماہ محرم .. .. .	۲۲
۹۸	باب ۱۸ - در فضیلت نماز و ادعیہ اول سال .. .. .	۲۳
۱۰۰	باب ۱۹ - در بیان فضیلت نماز و ادعیہ ہائے شب عاشورہ .. .. .	۲۴
۱۰۷	باب ۲۰ - در بیان فضیلت نماز و دعا کے آخر سال .. .. .	۲۵
۱۱۷	باب ۲۱ - در بیان فضیلت تواریخ اعراس و منقولات بیان خوارق حضرت بندگی شاہ محمد شریف نیاولی ر ۲ .. .. .	۲۶
۱۲۳	شیخ ابراہیم جی کا سپرد کرنا حضرت شریف جی کو حضرت قلندر صاحب کے .. .. .	۲۷
۱۲۴	ذکر حاضری عرس پیران کلیر شریف .. .. .	۲۸
۱۲۸	فصل ۱ - حالات حضرت شیخ ابراہیم ر ۲ .. .. .	۲۹
۱۳۱	حضرت قطب الوقت شیخ داؤد جی اپنے زمانہ کے بزرگوں میں بہت مشہور گذرے ہیں ..	۳۰
۱۳۲	حضرت شیخ محب الدین آبادی اور حضرت شیخ محمد جی سے سلسلہ زبردست اولیاء اللہ	۳۱
۱۳۶	کا چڑھا جی امداد اللہ صاحب اس سلسلہ میں ہیں .. .. .	۳۲
۱۳۷	فصل ۲ - در حالات حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی .. .. .	۳۳
۱۳۹	فصل ۳ - در حالات حضرت شیخ نظام الدین بلخی ر ۲ .. .. .	۳۴
۱۴۳	فصل ۴ - در حالات حضرت مولانا جلال الملت والدین تھانیسری ر ۲ .. .. .	۳۵
۱۴۶	فصل ۵ - در خوارق عادات و تاریخ اعراس شیخ عبدالقدوس گنگوہی ر ۲ .. .. .	۳۶
۱۵۳	فصل ۶ - در حالات حضرت شیخ محمد ردو لوی ر ۲ .. .. .	۳۷
۱۵۵	فصل ۷ - در حالات حضرت مخدوم عارف ر ۲ .. .. .	۳۸
۱۵۷	فصل ۸ - در حالات شیخ العالم حضرت مخدوم احمد عبدالحق ردو لوی ر ۲ .. .. .	۳۹
۱۶۲	فصل ۹ - در حالات حضرت مخدوم کبیر الاولیاء جلال الملت والدین پانی پتی ر ۲ ..	۴۰
۱۶۳	فصل ۱۰ - در حالات حضرت مخدوم شمس الملت والدین پانی پتی ر ۲ .. .. .	۴۱
۱۶۵	فصل ۱۱ - در حالات حضور مخدوم شمس الملت والدین علاء الملت والدین	۴۲
۱۶۸	علی احمد صاحب ر ۲ .. .. .	۴۳
۱۷۱	فصل ۱۲ - در حالات حضرت شیخ الاسلام فرید الملت والدین گنجشکر ر ۲ .. .. .	۴۴
۱۷۱	فصل ۱۳ - در حالات حضرت خواجہ قطب الدین بخت یار کاکی ر ۲ .. .. .	۴۵
۱۷۶	فصل ۱۴ - در بیان حالات خواجہ غریب نواز ر ۲ خواجہ معین الملت والدین	۴۶
۱۷۶	والے ہند .. .. .	۴۷



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَىٰ آلِهِ  
وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ وَعَلَىٰ مَنْ تَابَعَهُمْ مِنَ الْأَبْنَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ الْكَامِلِينَ وَالْعَارِفِينَ الْوَاصِلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ عَاجِزٌ كَنُهِارٌ خَاكٍ سَارِعٌ عَصِيَانٌ شَعَارٌ رَاجِحٌ رَحْمَةُ رَبِّهِ الْقَوِيُّ عَاصِيٌ مُشَاقُّ أَحْمَدُ  
ابْنُ هَوِيٍّ حِشْتِي صَابِرِي عَرَضُ كَرْتَابِ كَسَلَسَلَةٍ عَالِيَةِ حِشْتِيَةِ صَابِرِيَةِ فِي حَضْرَتِ قُطْبِ الْكَامِلِينَ  
شَيْخِ الْعَارِفِينَ إِمَامِ زَمَانِ غَوْثِ دُورَانِ عَالَمِ رَبَّانِي بِنْدِ كِي حَضْرَتِ شَاهِ مُحَمَّدٍ شَرِيفِ  
حِشْتِي صَابِرِي نِيَاوَلِي رَحْمَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ فخر اُولِيَا رُكْبَارِ سِرِّ عَشْقِ شَطَارِ كَذَبِ هِيں - آپ کا  
سلسلہ عالیہ عشقیہ سلسلہ شریفیہ کے نام سے مشہور نزدیک و دور ہے - بڑے بڑے  
اکابر صاحب کمال جامع جلال و جمال آپ کے نام لیوا اب تک ہوتے رہے ہیں چنانچہ  
متاخرین صوفیہ حشیتیہ میں عارف باللہ قطبِ وقت خود بلا اشتباہ حضرت حاجی ولی محمد  
صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ شریفیہ ہی کے نام لیوا تھے - غرض ایسے امام بصوفیہ  
پیشوا حشیتیہ کے ملفوظات موسوم بہ "ملفوظات شریفی" مؤلفہ حضرت مولانا محمد عارف  
خلیفہ حضرت بندگان شریف جی جو طالبانِ اہِ خدا اور عاشقانِ بارگاہِ الہ کے واسطے  
نہایت مفید اور دستور العمل ہیں - اور او - اشغال - مراقبات و اعمالِ الہیہ و نہار و ریزہ خوارق  
عاداتِ پیرانِ نامدار اس میں موجود ہیں - باوجود تلاشِ بیار و تخبِ سنِ شیار کے ان  
جواہرِ نایاب کا پتہ نہیں بتا تھا - اتفاقِ حسنہ سے اس عاجز کا تعلق ریاستِ کنجپور سے ہو گیا  
عالیجنابِ آنرِ سیلِ نواب محمد ابراہیم علیخان صاحبِ دام اللہ عرفہ رئیسِ کنجپور نے  
عاجز کو بلایا - قیام ہو جانے پر عاجز نے نواب صاحب کے کتب خانہ کو دیکھنا شروع کیا  
دیکھتے دیکھتے یہی ملفوظات حضور بندگانِ قطبِ ربانی شریف جی رحمۃ اللہ علیہ کے اس

۱۸۷	فصل ۱۸ - در بیان حالات حضرت خواجہ قطب الاسلام مودود حشیتی ر ۲۰۰	۴۶
۱۹۷	فصل ۱۹ - در بیان حالات حضرت خواجہ ابی یوسف حشیتی ر ۲۰۰	۴۷
۱۹۸	فصل ۲۰ - در حالات حضرت خواجہ ابو محمد حشیتی ر ۲۰۰	۴۸
۲۰۵	فصل ۲۱ - در بیان خوارقِ عادات و تاریخِ اعراض حضرت خواجہ ابوالاحمد بیدل ر ۲۰۵	۴۹
۲۱۳	فصل ۲۲ - در بیان خوارقِ عادات و تاریخِ اعراض حضرت شیخ ابوالسحاق شامی ر ۲۱۳	۵۰
۲۱۶	فصل ۲۳ - در حالات خواجہ علومشاہ دینوری ر ۲۱۶	۵۱
۲۲۲	فصل ۲۴ - در حالات حضرت خواجہ خذیفۃ المرعشہ ر ۲۲۲	۵۲
۲۲۵	فصل ۲۵ - در حالات حضرت خواجہ ابراہیم ادھم قدس سرہ ر ۲۲۵	۵۳
۲۲۸	فصل ۲۶ - در حالات حضرت خواجہ فضیل بن عیاض ر ۲۲۸	۵۴
۲۳۱	فصل ۲۷ - در حالات حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید ر ۲۳۱	۵۵
۲۳۵	فصل ۲۸ - ذکر حضرت خواجہ حسن بصری ر ۲۳۵	۵۶
۲۳۹	فصل ۲۹ - ذکر حضرت امیر المومنین علی ابن طالب ر ۲۳۹	۵۷
	فصل ۳۰ - در بیان خوارقِ اعجاز و تاریخِ اعراض سرور کائنات فخر موجودات رحمت اللعالمین خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ر ۲۴۵	۵۸



کرتب خانہ نواب صاحب سے مل گئے نہایت دل خوش ہوا۔

اب عاجز کا شوق دو بالا ہو گیا اور یہی خیال متحکم ہوتا گیا کہ کسی طرح یہ گوہر بے بہا طالبانِ خدا تک پہنچے یعنی چھپ کر شائع ہو جائے۔ موقعہ پا کر عاجز نے مکرری خانہ صاحب محبت اہل اللہ خادم مزارات ولیا اللہ اعلیٰ عنی جناب لوی عبدالغنی صاحب وکیل کرناٹک سے اس کا ذکر کیا۔ جناب ممدوح نے سنتے ہی اپنی عالی حوصلگی اور بلند ہمتی سے اس کام کو اپنے ذمہ لیا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ خیر الجزاء

اگر اس موقعہ پر جناب مولوی صاحب موصوف کے شہداء اخلاق کریمانہ اور بہت مردانہ کا ذکر کروں تو بے محل نہ ہوگا۔ ابھی دو سال گزرے ہونگے کہ آپ نے حضرت بندگی شاہ شریف جی رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ شریفہ کو کئی ہزار روپیہ خرچ کر کے از سر نو تعمیر کرا دیا۔ اور ہر سال سالانہ عرس شریف پر کئی سو روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ تمام مہمانان و زائرین خانقاہ کو کھانا کھلاتے ہیں۔

اور نیا دل شریف سے زیادہ خاص کرناٹک میں مزار پر انوار حضرت سلطان العاقین قطب ابدال شاہ شرف الدین بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے خبر گیران ہتے ہیں۔ ہر سال سالانہ فاتحہ اور عرس پر ہزار ہا مہمانوں کو ننگر تقسیم کرتے ہیں۔

اللہ کریم ان حضرات اولیاء کیار کی برکت سے مولوی صاحب موصوف کی عمر صحت اور عزت اور دین میں برکت ہے۔ اور ان کو فرزند ارجمند عطا فرمائے۔

نیز اتباع ظاہری باطنی شرع شریف پر کہ جس کی اشاعت کیواسطے یہ نابان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں بھیجے گئے مضبوط و مستحکم فرماؤ۔ آمین

کتبہ العبد العاصی

عاجز مشتاق احمد خفی خشتی صابری بیہوشی قیام پورہ

۲۷ محرم الحرام ۱۳۳۳ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
الْآنَ أَذِلَّةٌ لِّلَّهِ لَاحِقُونَ وَلَا يَجْزِيكَ

الحمد لله والمنتهى له کہ دریں زماں سعادت اقتران  
کتاب لا جواب تلہ علوم طریقت و مسائل حقیقت  
مسمی بہ

ملفوظات شریفی

از تالیف

شیخ کابل و عارف و اصل حضرت مولانا

محمد اقل رحمۃ اللہ علیہ

حسبنا شرف خان صاحب لوی محمد عبدالغنی صاحب وکیل کرناٹک

مطبع بلد و قلعہ سکادھو طبع کردہ





الحمد لله الذي شانه القوي وسطانه على ثبوت الذات والصفات و  
 الافعال الظاهر الجلي واحسانه على السالكين بتجليات الجلال والجمال  
 وبشاهدة المتروكي ثمر الصلوة على حبيبه ونبته ورسوله محمد وآله  
 واصحابه واتباعه الاكابر **اما بعد** حمد وصلوة فيقول العبد الضعيف  
 الفقير الحقير محمد عاقل حقني الحسني ايس جواهرات وزواهرات السمات بآني  
 وايس گوهر فضائل علومات لدنيات سبحاني از زبان گوهر نثار و در بار جوهری  
 بیچون و صرف کن فیکون لولور **تجہ حقیقت** و غرر گلزار مشیخت و آں واقف  
 اسرار علی مع الله و آں مبین دقایق واقعات ملکوتی و آن مشیخ حقایق و اراوت  
 جبروتی و آں واضح مواضع لطائف مشاهدات لاهوتی سلطان المشایخ شیخ  
 العالم قطب علامۃ الدہر بدر الطریق برہان الحقیقت سراج الاولیاء تاج الاصفیاء  
 برہان العاشقین **حجۃ الواصلین حضرت محمد شریف الملک والدین نور اللہ**  
 برہمضیجہ آمین یا رب العالمین جمع کردہ شد آنچه کہ از عین کلمات لائمیات لفظ

مبارک و اغلب اوراد کہ معمول حضرت خواجگان چشت و از اوراد شیخ شہاب الدین  
 سہروردی و اوراد قطب الموحیدین بندگی شیخ رکن الدین گنگوہی و اغلب نماز نوافل  
 بایں اہل حق رسید برائے غلام زادہ غلام شرف الدین کہ از برکت حضرت خواجگان چشت  
 اہل بہشت موفق بتوفیق عبادات و ریاضات و مجاہدات و مشاہدات گردانند بمنہ  
 و کمال کریمہ دریں مجموعہ کہ بمستی بملفوظات شریفی دستہ آمد بتوفیق اللہ تعالیٰ  
 و رسول و اغلب اوقات اشارات بشارت بایں اہل حق فرمودی کہ در ملفوظات قطب  
 حضرت شیخ فرید الحق والدین مسعود ابو دھنی دیدہ ام کہ حضرت شیخ نظام الدین برآنی  
 رابط طریق نصال فرمودے زبے دولت آنرید کہ ہر چہ کلمات از زبان پیر خودے سہج  
 آرد و ہوش گوش آں مرید بداس کلام تعلق باشد آنرا بقید قلم آوردہ بنویسد و ہر چہ  
 کہ در قلم آرد ثواب طاعات و عبادات و زانمہ اعمال او ثبت نہایند و بعد از مرزوں  
 آں مرید را مقام با علا علیین باشد و ہند ایں فقیر حقیر بے بضاعت اللہ سبحانہ  
 و تعالیٰ از برکت ایشان بچشد و بکم تحشرہم یوم القیۃ و قد آرد مراد ایشان شہر  
 گردانند بمنہ و کمال کریمہ سبحان اللہ حضرت شیخی و مولائی چہ ملو نعمت آہی لا امتنا ہی  
 بودند چنانچہ دو کتب سلف مشایخان کبار و عارفان نامدار علوم ریاضات و مجاہدات  
 در سیر سلوک اشواق و اذواق و کمال علم ادبیار مطالعہ کردیم بچنان عین در ذات  
 شیخ الشیوخ العالم یا فقیہ وزہد کمالات و چہ سلطان حالات و اقعات کہری  
 را کہ مشکلات و رفصوص و یاد و عوارف المعارف و تفسیرات و از حدیثات و توحید  
 و کلام و مشاہدہ و مکاشفہ و مراقبہ و ذکر و ذکر ان عرف و نزول ذات و صفات اللہ و  
 حضرت بندگی شیخ رکن الدین محمد اللہ علیہ السلام زادہ و خلیہ حضرت قطب العالم شیخ عبد اللہ و حسن اللہ



افعال الله وجزاآن بودے فی الفور جواب فرمودے و ساکت مانے و بر سوخت تمام قبول کرے و قایل ایں قول آں سایل بودے کہ ماہر مشکے بود جل شد حضرت شیخی و مولائی بظاہر علوم خوانده اند و تحصیل ایشان جزوی در علم فارسی بود و گاهی ایں فقیر ندیده بود چیزے از علوم ظاہری و باطنی بر حضرت مشکل مانده و اکثر سالکان و مشائخ آن عصر سایل بسوال علوم باطن شدے و جواب اے مقتد و مریدی شدندے۔ بداراے عزیز الحال وقت آخر الزمانست شیخ و مرید و صوفی و زاهد و عابد و سالک در سیر سلوک گشتن بے مشکل می نمایند چنانچہ دریں زمانہ از صاحب نقرار عالم توزع شده نقل است در ملفوظات قطب الاقطاب شیخ فرید الحق والدین مسعود اجد و صنی قدس الله سرہ در زمانہ ماضیہ سالکان گوشه نشینان را اگر منہ و یا غرض از دین و یا دنیا در پیش آمدے ہیچ وجه من با لوجه حاجات رواندے کلیم و صوف پوشیده طرق گنہ گاران رسد و گلو و وریاے انداختہ بدرگاہ حضرت عز و علار مناجات بصد ہزاراں ہزار بحر و نیازات نمودے الله سبحانہ و تعالیٰ از فضل عمیم خویش بدجہ حاجات فرمودے۔ بیت

از لطف تو ہیچ بندہ نو میدانشد | مقبول تو جز مقبل جاوید نشد

و بریں نیز تائید است قطب الاقطاب بدر الطریقیت سلطان المشائخ کبار و داو لیا نامدار حضرت خواجہ محمد و وحشی قدس الله روحہ میفرماید اگر مریدے و یا فقیرے کلیم و یا لباس پیران عظام پوشیده بر ابواب اہل دنیا برائے طلب دنیا رود اولی و اجزا است کہ لباس از دنیا اہل جدا باید کردے

آں پابریده باو کہ جز در رہ خدا | گام نہ بخانہ بیرون ہوا نفس

بدارے عزیز مقولہ پیران عظام برین است۔ و اے بر حال بیجاں ماہیچارہ گان بچہ نوع خواہد شد و چہ شرمندگی و روسیای در عاقبت خواہد شد و جامہ مصلحان پوشیدم و مصلح نبودم و خرقہ پیران عظام در بر کردم کار ایشان نکردم و سیاهی بسفیدی تبدیل شد بمو تشقاوت ازلی کہ در قضا و قضا باہی بود ظاہر و ہویا شد و احسرتا و اندام تا پید اگشت حالانکہ عارفان نامدار ماسلف دایم در مناجات بودے اللهم کما نسیتنی علی الناس فانساہم علی معنی چنیں باشد۔ یا الله چنانکہ مرا بر دل خلائیق فراموش گردانیدہ و ایشان را بر دل سن فراموش گردان تا کہ ما را از بندگان تو نشناسد و نہ من کہے را از بندگان تو نشناسم نقل است کہ سلطان مشائخ آن شیخ حسن نوری کہ از دھن ایشان نورے بیرون آمدے بنا بر آں نوری گویند علی الدوام در مناجات بودے اللهم استقرنی فی عبادک و بلادک معنی چنیں باشد یا الله مرا در میان خلائیق و شہر خود اے محفی دار تا مرا کہے از بندگان تو نداند و نہ من کہے را و اے بر حال ما مدبران کہ ہمیشہ ہمین طلب است۔ بداراے عزیز قطب الاقطاب بندگی شیخ عبدالستار سہارنپوری در ملفوظات خودی نویسد کہ حب دنیا و دنی بر ہمہ مسلمین حرام است و چہ بر مشائخاں و چہ بر عالمان و چہ بر اہل صوفیان و چہ بر اہل درعان و غیر ذلک عن النبی صلی الله علیہ وسلم حب الدنیا من اس کل خطیئۃ و بلیۃ و فتنۃ و روایت کردہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ الله علیہ از حضرت امیر المؤمنین علی ابن طالب رضی الله عنہ و کریم الله وجہہ چوں مرے اختلاط کند با مردمان بدوں خوانج و مہام و طلب رخت

عے حضرت شیخ عبدالستار سہارنپوری رحمۃ الله علیہ حضرت خدیو العالم شیخ عبدالقدوس رحمۃ الله علیہ



دنیارونی را پس دعوی طلب مولا کند یا نکر او نزدیک و مردود و زودین است.  
 نقلست حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی چیل سال از خلیق غلت و گوشه  
 گرفت و رغا ریا رغا حضرت یار شدند و نفس را در خرابه درجائے خرابه اعکاف  
 ساخت و قوت لایموت از سبزی کاه و خس و خاشاک در ال خلوات نمودے اگر  
 حیائا کے زیارات آن شمس الذریات آمدے مریدے استقبال او کرے و بگفتے  
 اگر عزم بالجزم نیست خلوص حصول دولت پایوس زیارت آمدے فہا والا ہرگز  
 ذکر و تیار و فی بحضور حضرت نمکی و از ثواب محروم و محرم مانی و مباد و در قمر آبی  
 مغضوب شوی اما این فقیر حقیر عارف کامل ایافتہ و خدمات بدرگاہے عالی  
 ساختہ پرواے مجلس کے درویش و سوداے موانست غیرے ندارد

ہوئے دیگرے در مانگنج	دریں سر پیش این سودا گنج
----------------------	--------------------------

الحمد لله على ذلك الله ولي التوفيق وعليه المتكفلون  
**باب اول در فضیلت وضو** - قوله تعالى يا ايها الذين امنوا  
 اذا قمتم الى الصلوة فاغسلوا وجوهكم و ايدىكم الى المرافق و امسحوا  
 برؤسكم و ارجلكم الى الكعبين - اقتراح کروم نسخہ ملفوظات شریفی را بایں  
 آیت تینا و تبرکات و نیز درجائے دیگر در کلام مجید و فرقان حمید اللہ سبحانہ و تعالیٰ  
 در وصف اصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرمودہ فیہ رجال یحبون ان  
 یتطہروا و اللہ یحب المتطہرین مفسران بتفسیر آیہ یحبون ان یتطہروا فرمودہ  
 است کہ پاک شود از احداث و الجنایات و النجاسات باب پاک روزے سخنہ بیانی  
 استیجا در مجالس شریف و محل منیف حضرت شیخی و مولائی افتاد از زبان لیلیان

شیخی و مولائی ذخیرتی عند اللہ حضرت شیخ المشائخ والاویا شیخ محمد شریف امت بکرات  
 اشارت بجانب صوفیان کردند استیجا کنید باب پاک و نوم مکنید بشب و در حالت جنب  
 و روایت کردہ است از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رل قبا فرمود رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم و قتیکہ نازل شد ایں آیت یحبون ان یتطہروا و یکدیگرستی و رستی اللہ تبارک  
 و تعالیٰ قد انش علیکم بالطہور یا راں التماس کردند یا رسول اللہ چہیت حضرت  
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرود انا لست بخی بالعلماء یعنی پاک کنم استیجا باب و روایت  
 کردہ است از عبد اللہ بن عباس گفت کہ روزے مرو کرد و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 بر قعود ہاے رسول علیہ الصلوٰۃ و السلام مکث نمود بر بالین قبور ہا فرمود کہ اینہا معذو  
 اند نہ بغذاب گناہ کبار اما اینہا پاک نمیکردند استیجا باب یعنی پس باید کہ مومن  
 و سالکے را و قتیکہ پاک شوند از استیجا باب و نیت صلوٰۃ کنند و ارادہ وضو سازند  
 ابتدا کنند بمسواک نزدیک ہر مکتوبہ و سرودت حایشتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال السوالف مظهر للضم و مروضات للرب سنت بہت  
 مسواک نزدیک ہر نماز و ہر وضو و کردہ است مرصا لیم را بعد زوال بہاہ مبارکہ رضا  
 و فرائض وضو و غسل الوجہ از حد رستگاہ جہتہ تا منقبہ ذقن و از اذن تا وزن  
 عنہا پس باید کہ ایصال کنند ما را از شعراں و ہر دو دست و ہر دو پا از فریقین  
 و کعبین و مسح الراس و الیختہ اگر ہجوم باشد و سنن الوضو و التسمیۃ و راوّل عبارات  
 و غسل الیدین از حد کو عین یعنی از کرانہ استخوان دست و المضمضۃ و الاستنشق  
 و مباحثہ و مضمضۃ بفرغہ و خلال الحیۃ و الصایع و سہ مرتبہ غسل ہر اعضائے دست و پا  
 راس و انگشتہا و را زنین کردن و اللہ یلہ بالمیامن ذبح العنق و کلانہ کحت



در انشاء وضو باب لطمه نزنند مرد و جن خود و تجدید الوضو الله ولی التوفیق  
**باب دوم در فضیلت بیدار شدن از خواب** اوعیه های نقل است  
 روزی مجلس شریف و محل منیف حضرت شیخی و مولائی و ذخیرتی عند الله شیخی از غفلت  
 خواب بیداری افتاد و در آن مجلس شریف از میان چنانچه صوفی سلطان محمد  
 و صوفی سیف الله و محمد باقر باقره مال و صوفی محمد ساقی و شیخ پیر محمد تھانیسری و  
 محمد باقر و صوفی عبداللہ و این فقیر و یاران دیگر حاضر بودند از زبان دربار بیان فرمود  
 چون سالک مسالک فضائے عالم حقایق که از صفات بشریہ کثیفه صلصالیہ عنصریہ  
 خود از خواب بیدار شود بکمال علو و جہت خود را بر ریاضات و مجاہدات شاقه متقید گرداند  
 آنچه که از او را و حضرات خواجگان چہریت که معمول پیران عظام ماست در عمل آرد  
 اول از بوش یاد آرد یعنی وز قیامت حق است لاشبہتہ فیہ و بصدق ل خود را  
 متوجہ بحضرت حق سبحانہ و تعالیٰ گرداند و از پہلوئے راست سہ مرتبہ اللہ اللہ اللہ  
 گوید یا بر خیز و بعد از آن ایں دعا بخواند الحمد لله الذی احيانی بعد ما اماتتني  
 واليه النشور الحمد لله الذی عافانی فی جدی و مردالی و روحی لا اله الا الله  
 وحده لا شریک له له المملک و له الحمد و هو علی کل شیء قدير الحمد لله  
 و سبحان الله و الله اکبر و لا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم و چون خواهد  
 وضو کند اول مستقبل قبلہ بر جائے پاک بنشیند و سر برهنہ کند و ابتدا بمسواک  
 کند ان رسول الله صلی الله علیه و سلم قال الصلوة بسواک خیر من بیعت  
 صلوة بغیر سواک پھر درین معنی صوفی سلطان محمد عرض داشت کرد کہ حضرت حق این  
 حدیث نبوی ارشاد فرمایند تا ما حاضر مجلسیان استفادہ گیرند۔ پھر در قول صوفی سلطان

حضرت شیخی را حالتی پیدا شد و در آن عین حالت از زبان دربار فرمود یک نماز تو بتیو  
 بہتر است از ہفتاد نماز تو کہ در آن حضوری قلب نباشد و صفات ذمایم بشریہ عنصریہ  
 تو فانی نہ کرد و یان نماز بہتر است از ہفتاد نماز تو یعنی یک نماز تو باین مرتبہ کہ حضوری  
 قلب باشد الصلوة لا یتم الا بالجنون القلب و بریں حدیث نبوی شاہ حال است  
 یعنی غرض کہ تو در میان نباشی بہتر است از ہفتاد نماز تو کہ اضافت و اثنیہ تو  
 در میان باشد و تا کہ صفات بشری تو با تست ہفتاد ہزار بلکہ ہزاراں ہزار حجاب  
 در میان است و چون کہ بے تو باشی و از صفات بشری عنصری خود فانی شوی کہ  
 بحجاب محبوب کردی یعنی تا کہ اضافت و اثنیہ تو در ہر مرتبہ از مراتب الہی  
 چہ در عالم ناسوت و چہ در عالم ملکوت و چہ در عالم جبروت و چہ در عالم لاہوت  
 یعنی آن حجاب ہا کہ عبارت از تعینات نورانی و ظلماتی یعنی عینی و اعیانی است  
 ہر چند کہ وحدت حقیقی در کثرت اعتبار جلوہ گر است اما سدرہ مقاصد و مطلب  
 سالک اند تا کہ پر تو ذات مطلق روح علوی سالک آئینہ خود ہا نکند و حسن یکبفی  
 خود در و اظہار نماید و پر وہ ہا غیر نمائی کہ در عالم جبروت و ملکوت بتقید جلوہ گر  
 بود و از دیدہ بطون سالک مرتفع نگردد و ازین مراتب ترقی نکند و از علوم سالک  
 دین مراتب الہی بیج تمامہ چوں سالک ازین مرتبہ ترقی کند شائبہ ازہستی و اثر و تقییدات شئی نمائند  
 تمامی موضوعات بچوئی و بیچگونگی گردد و بجز خداے درویدہ شہود نہاند و ہمدین محل  
 فرمود این حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بریں تا نید است و اللہ فی قبلۃ المصلی  
 فلذلك هو شہید و تکیہ مصلی چشمہائے خود را بنور حق مکمل سازد و بحدت  
 بطون در عین صلوة تجلیات ذات اللہ را مشاہدہ نماید چوں سر را بنی صلی اللہ علیہ وسلم







وَاتُوبَ إِلَيْكَ فَاعْفُ عَنِّي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
 جَعَلَ الْمَاءَ طَهُورًا وَالْإِسْلَامَ نُورًا اللَّهُمَّ طَهِّرْنَا بِالْمَاءِ فَطَهَّرْنَا مِنَ الذُّنُوبِ  
 پس در ویش شانه بدین ترتیب اول در ابرو شانه کند و بخواند اللَّهُمَّ زَيِّنِي  
 بِزِينَةِ أَهْلِ التَّقْوَى وَاسْأَلْكَ تَجَمُّلَ عَافِيَتِكَ وَصِبْرًا عَلَى بَيْتِكَ وَخُرُوجًا مِنْ  
 الدُّنْيَا إِلَى رَحْمَتِكَ پس در سبلمت کند شانه را و بخواند اللَّهُمَّ عَافِنَا مِنْ كُلِّ  
 بَلَاءٍ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ پس ویش از جانب راستا بالای ریش آغاز کند و بخواند  
 سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَكَيْبًا مَرَّةً وَبُضْعِي  
 بخواند و جانب چپا سورة اِذَا زُلْزِلَتْ الْأَرْضُ بَخْوَافٍ مِنْهَا رِيشَانِ شَانِ كُنْدَتَا  
 رَاسَا سُورَةِ أَنَا أَنْزَلْنَاهُ وَمُورَةٍ وَالتَّيْنِ بَخْوَافٍ بَارِزٍ رَاسَتَا چپا آید و بخواند  
 اللَّهُمَّ فَخْرِجْنَا مِنَ الْهَمُومِ وَالْغُمُومِ وَوَسُوسَةِ الشَّيْطَانِ سُبْحَانَ مَنْ نَزَلَ  
 الْمَجَالُ بِاللَّحْيِ وَالنَّسَاءُ بِالزَّوَابِ بَارِزٍ چپا بالاتامیان ریش ختم کند و سورة  
 الْمُنْشَرِّحِ بَخْوَافٍ وَبَعْدَ الْأَرْضِ وَوَكَاةً تَحْتِ الْوُضُوءِ بِرِصْلَارٍ و و بخواند بِسْمِ اللَّهِ  
 بِاللَّهِ وَمِنْ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ دو رکعت تَحِيَّةُ الْوُضُوءِ  
 ادا نماید و بخواند دو رکعت اول بعد فاتحه ای آیت وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ  
 جَاؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدَ اللَّهُ تَوَابًا رَحِيمًا و سورة  
 اخْلَاصٍ سه بار بخواند و دو رکعت دوم بعد از فاتحه من يَعْمَلْ سِوَاَ الَّذِي يَظْلَمُ نَفْسَهُ  
 ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا و اخْلَاصٍ سه بار بخواند و بعد از سلام بِالطَّيِّبِ  
 صَدْرَتِهِ بَخْوَافٍ و در و بخواند پس در سجده رود و بخواند اللَّهُمَّ اخْفِزْنَا وَلَوْ الدُّنْيَا  
 وَلَا سِتَادِيْنَا وَمُشَافِحَتَنَا وَلَا مَحَابِ حَقُّوقَنَا وَلِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ بِمَهْمَةِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
**باب یوم و فضیلت و عار صبح و نماز فجر**  
 نقلست روزی به مجلس شریف و محل منیف حضرت شیخ و مولای و ذخیرتی عند الله  
 سنی بطلع شدن صبح صادق افتاد و در آن مجلس شریف از میدان چنانچه صوفی  
 سلطان محمد شاه آبادی و صوفی سیف الله محمد باقر ماهر و وال و حافظ علی اکبر و  
 شیخ پیر محمد تقی انیسری و سید غلام محی الدین همشیره زاده حقیقی حضرت و محمد باقر و محمد عبد  
 کریم و محمد عبد تقی انیسری و سید السادات سید میر فیض الله پوری و میر فتح محمد و  
 محمد ساقی و ایس قیصر و یاران دیگر حاضر بودند به درین محل از زبان گوهر نثار فرمود  
 چون سالک بیدار به شب مطابق او امر آبی یَا أَيُّهَا الْمَلَأُ مَلِّ قُبْرَ الدَّلِيلِ إِلَّا قَلِيلًا  
 نصفه او انقص منه قلیلا که مشغول بر ریاضات و مجاہدات بیل زبان ایا و گاه  
 محبوب و کنوس با دل خود با که بانور مستغنا و از آن روح کدورات نفسانی را و  
 اخص مقام مشایده بمشاهدات ذاتیه از عالم سکر مستی شهود حضرت الذات طاووس دار  
 بیابین معرفت الهی و از زیستان مراقبه جلوه داد آن بعالم صحر در آمد مثل شاهوار  
 بدین تاج عبادات بر سر نهاده سجدات میکند که المنهایت هو الرجوع الی البدایت تا غایت  
 کار سالک همین است یعنی بد آر بالا اعمال پس ترقی کرد الی الاحوال پس ترجیع شد  
 بین الاعمال و الاحوال نهایت سالک مسلک فضائ عالم حقائق و معانی همین  
 کمال که ابصر عن الله لا چار است یعنی رجوع کند از مولای خود استیاء و اجلا لا رجوع  
 القهقری چرا که محب صفت محبوبی گشته متلذذ ذات مشاهدات محبوب بود و تقوی شهاب  
 مجازی از میان مرتفع بود چون باز بطلع شدن صبح صادق بصفته محب شد و تقوی عالم



کون و شهادت را متبادر آمد بزبان حال گفت که ای اشد تبصرت بر سالک کما قال  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم في عين مقام القرب اعوذ بك منك يعني  
 پناه میجویم تو از توفیق که جلوه وحدت بر ما هوید اگر دو نسبت ما و منی از میان  
 مرتفع شود در آنوقت از میان شدن نفس بقاعده بشریه کثیفه صلصای عنصرت  
 حافظ و نگهبان توفی و همدیس محل فرمود که مرید صادق را باید که اعتقاد کند  
 بر ما فتح باب الله تعالی الی جناب کریم و فضله و از سبب اسطر مرید شدن دخول  
 و بازگشت در آن باب الهیت و از سبب مرشد بر آئینه عوایجهای و بهامدنی  
 و دنیاوی پس بدستی که راستی پیر در حق مرید تصرف بهوائی نفس خود نخواهد  
 نمود امانت الله من الله عند الله چنانچه پیر برائے حوائج خود پاکستغیث شود  
 الی الله من الله همچنان پیر را باید در حق مرید برائے حوائج و بهامدنی و دنیاوی  
 مستغیث شود و درین ضمن این فقیر حقیر عرضداشت که در حضرت پیر و ستیگر و شهر  
 سهراند قندهاریاں باں مشائخ کبار و اولیاء نامدار سادات میرتید شاه بیکه  
 جیونزول فرموده بود چند فضل آمده سوال کرد و در آن مجلس این حقیر حاضر بود  
 و گفت که امام العارفین برهان الوصلین حضرت غوث صمدانی محبوب بمانی سید  
 عبدالقادر جیلانی قدس الله سره العزیز و رفیع الغیب که تالیف خاص آنحضرت  
 است میفرمایند و اذا بلغ المرید حالت شیفه و افرد عن الشیاطین و قطع عنه  
 فیولاء الحق یعنی بکرم خود میکرد کار او حق سبحانه و تعالی مفهوم معنی کلام در بار  
 میشود از زبان گوهر نثار فرمود و مرآن مرید را بیشخ دوا و قاست چنانچه کوک را  
 مع حضرت قطب الوقت سید شاه بیکه بر تالیف غنی حضرت قطب فی سید شاه ابوالعالی از شاه پیر بزرگان وقت خود بوده و زمانه

مع حضرت قطب الوقت سید شاه بیکه بر تالیف غنی حضرت قطب فی سید شاه ابوالعالی از شاه پیر بزرگان وقت خود بوده و زمانه

یکه وقت شیراز است و دومی بعد حلین از دایه جدا کردن است پس همچنین مرید  
 صادق را بیشخ دوا و قاست است - اول اوقات لزوم صحبت دوامیه حالانکه پیر میلند  
 اوقات مرید که ضائع شود مگر صرف بعبادات و ریاضات و مجاہدات شاقه و باوای  
 ظاهره مرشد مؤدب سازد و دومی وقتی که برسد مرید در حالت شیخ را که آن عالم ارشاد  
 است پس پیر را باید از خود جدا ساخته جائے دیگر مسلم و مفوض گرداند تا عالم را  
 ارشاد نماید و حوائج خلق الله را بر آرد تا که مرید باین حالت نرسد اذن شیخ بمفازت  
 مرید نکند مگر بعد عالم تمام بر اینوقت که استقلال مرید بنفسه شده باشد و ابواب  
 فهم و فتوحات الهی مفتوح شده باشد و مرید هم باید که درین اوقات هم از مرشد جدا  
 نشود همدیس محل فرمود با آنکه ازین کلام اینمرا داشته اند چوں مرید صادق بعد  
 مجاہدات شاقه در واسطه شیخ فانی شده بهره یافت یعنی در آئینه ممکنات تجلیات  
 لانیات را مشاهده کرد و محبوب حقیقی بواسطه شیخ حسن خود را برائے محبت لباس  
 کون جلوه گری کرده حفظ و لذت نصیب محب گردانید چوں مرید از واسطه شیخ  
 فانی شده بمعنی شیخ رسید و افروغ شیخ ازین عبارت است هاسر آیت شینا  
 الا و سارایت الله قیید بروے ثابت آمد پس وقتیکه مرید بعد تصنیف و تزکیه با بخله  
 قلب و مجاہده تمام و نه از سالک اسم ماند و نه زعم و نقوش مجازی خود را از میان  
 مرتفع یافت و بمعنی شیخ متحد شد و خود را صورت آل معنی شیخ یافت و بمیادین و  
 ارادات الهی شافت و اعلام نور علی نور و در نظر بطون سالک عیاں شد و غر  
 سرائی بر وی بروی ثابت آمد و همدیس محل فرمود چوں صبح صادق بدید بخوان الحمد لله  
 الذی ذهب باللیل مظلماً بقدرتده و جاء بالنهار مبصراً بر حمتده بعده باقو



تسمیه فاتحه و سه آیه از اول سوره بقره و آیه الکرسی و چهار قل و سه آیه از اول سوره النعام  
و آیه خالق الاصباح و جعل الليل سکنًا و الشمس والقمر حسابًا ذلك تقدیر  
العزيز العليم آیه فسبحان الله حين تمسون وحين تسبحون وله الحمد فی  
السموات والارض و عشیا وحين تظهرون یخرج المحی من المیت و ینزع المیت  
من المحی و یحیی الارض بعد موتها و کذلک تخرجون سه بار بخواند بعد هر دو رکعت  
سنت الفجر در خانه ادا نماید و در رکعت اول بعد فاتحه قل یا ایها الکفرون و در دوم  
بعد فاتحه اخلاص و هر سه که دو گانه باشد همین طور هر دو قلیین بخواند چرا که  
سنت است بعد از استغفر الله لذنی سبحان الله و بعد از هر بی صد بار بخواند  
و پانزده مرتبه یا اله الا الهة الرافع جلاله یا اله بخواند مقبول و سایر دو و هرگز  
تنگدست نباشد بعد از فریضه یا جماعت ادا نماید بر موضع نماز قرار گیرد و پیش از آنکه  
روئے گرداند و زانو بر دارد و بخواند فضلًا من الله و نعمته الحمد لله علی التوفیق و تقفّر الله  
علی التقصیر سبحانک ما عبدناک حق عبادتک اللهم قری یارب یارب یارب اللهم  
انت السلام و منک السلام و الیک یرجع الی داسر السلام فحینا ربنا بالسلام  
و ادخلنا داسر السلام تبارکت ربنا و تعالیٰ یا ذا الجلال و الاکرام و آیه الکرسی  
بخواند پس دست بر دارد و این را بخواند اللهم یا ذا البهره الفعقل علی البریه و  
یا باسط الیدین بالعطیه و یا صاحب المواهب السنیة و یا دافع البلاء و  
البلیة و صل علی محمد خیر الورثه سبجیه و علی اله البررة النقیة و اغفر  
بلطفک یا ذا العلی فی هذا الفجر و العیشة ربنا توفنا مسلمین المحض بالصلحین  
و صل علی محمد و اله اجمعین و علی جمیع الانبیاء و المرسلین و الملائکة المقربین

و علی عباده الصالحین و برحمتک یا ارحم الراحمین بر روی فرو و آرو و بعد از  
ده نام باری تعالی که بر عصار حضرت موسی علی نبینا و علیه الصلوة و السلام نوشته بود که  
از عظمت این ده نام اثر و عاشد و معجزه می نموی باید که بعد از نماز فجر  
چون از فریضه فارغ شود و بنقار مرتبه بخواند در خانه او برکت شود و گاهی فقر نیاید و  
بعد از آن چهل اسم بخواند اما دوازده بار بعد صلوة فجر و هفت مرتبه بوقت عصر چهل  
اسم باری تعالی اینست سبحانک لا اله الا انت یا رب کل شیء و واسرته  
و سرانقده و راحمه یا رب یا اله الا الهة الرافع جلاله یا اله یا الله المحمود  
فی کل فعاله یا الله یا رحمن کلشی و راحمه یا رحمن یا حی حین لا حی فی دیمومة  
ملکه و بقاءیه یا حی یا قیوم فلا یفوت شیء من علمه و لا یثوده حفظه یا قیوم  
یا واحد الباقی اقل کلشی و انحر یا واحد یا دائم بلا فناء و لا زوال ملکه و  
یا دائم یا صمد من غیر شبه فلا شیء کمثله یا صمد یا بار فلا شیء کضوه  
یدانیه و لا امکان لوصفه یا باری یا کبیر انت الله الذی لا تهتدی العقول  
بوصف عظمته یا کبیر یا باری النفوس بلا مثال خلا من غیره یا باری یا  
نرا الی الظاهر من کل افة بقدر سه یا نرا الی یا کافی الموسع لما خلقه من عطا یا  
فضله یا کافی یا نقی من کل جور لحریرضه و لحریر غاظه فعاله یا نقی یا خان  
انت الذی وسعت کل شیء رحمة و علما یا خان یا مئان و الاحسان قد علم  
کل الخلاق منه یا مئان یا دقان العباد کل یقوم خاضعاً لربه و رغبته  
یا دقان یا خالق من فی السموات و الارض و کل الیه معاده یا خالق یا رحیم  
کل صریح و مکروب و غیاثه و معاده یا رحیم یا قائم فلا تصف الا لسن کل



جلاله ومملكه وغرّه يا تاه يا مبدع المبدع لم تبع في انشايتها عوناً من خلقه  
يا مبدع يا علم الغيوب فلا يفوت شئ من حفظه يا علام يا حميد الخصال  
ذا المن على جميع خلقه بلطفه يا حميد يا عزيز المتبع الغالب على جميع امرة  
بلطفه يا عزيز وبعد ازهر نماز از خمس اوقات در وده بار واخلاص بالتسمية  
وه بار سبحان الله سي وسه بار والحمد لله سي وسه بار والله اكبر سي وسه بار لا اله الا الله  
وحده لا شريك له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير  
يكبار بعده اگر آفتاب بطولع نزديك باشد سبعات عشر بخواند والاسه بار نو و نه  
تام الله سبحانه وتعالى غفر اسم بخواند اللهم انت الملك الحق الذي لا اله الا  
انت يا الله يا رحمن يا رحيم يا ملك يا قدوس يا سلام يا مومن يا مهين  
يا عزيز يا جبار يا متكبر يا خالق يا باري يا مصور يا غفار يا قهار يا وقار  
يا شاق يا فتاح يا علیم يا قابض يا باسط يا خافض يا رافع يا معز يا مدبر  
يا سمیع يا بصیر يا حکم يا عدل يا لطیف يا خبير يا حلیم يا عظیم  
يا غفور يا شكور يا علی يا كبير يا حفيظ يا مقیت يا حسیب  
يا جلیل يا كريم يا رقيب يا مجيب يا واسع يا حكيم يا ورود يا حميد  
يا باعث يا شهيد يا حق يا وكيل يا قوي يا متين يا دلي يا حميد  
يا محسن يا مبدع يا معيد يا محي يا مميت يا حي يا قيوم يا واجد  
يا ماجد يا واحد يا احد يا صمد يا قادر يا مقد يا مقدم يا مؤخر  
يا اول يا آخر يا ظاهر يا باطن يا والي يا متعالی يا بر يا قاب  
يا منعم يا منتقم يا غفور يا روف يا مالک يا مالک ذوالجلال والاکرام

يا رب يا مقسط يا جامع يا غني يا مغني يا معطي يا مانع يا صمد  
يا تاه يا نور يا هادي يا بديع يا باقي يا وارث يا رشيد يا صبور  
الذي ليس كمثله شئ وهو السميع البصير غفر لك ربنا والياك المصير  
نعم اطول ونعم النصير وصلى الله على خير خلقه محمد وآله اجمعين ه اول  
واخرو و دوه بار بخواند بعده اين عادت بر داشته بخواند اللهم نسألك  
بحق هذه الاسماء كلها بحق شرفها وكرامتها وحقائقها ورفائقيها وتفسيرها  
وتعظيمها ان تعطيني لتخير الدنيا وخير الآخرة وان تصرف عنا شر الدنيا و  
شر الآخرة وان لا تسلط علينا من لا يرحمنا في الدنيا والآخرة احداً من خلقك  
يا ارحم الراحمين اللهم انا نسألك ان لا تدع لنا ذنباً الا غفرته ولا ثماً  
الا فرجته ولا ديناً الا قضيته ولا فاسداً الا اصلحته ولا شرلاً الا صرنته ولا قبيحاً  
الا سترته ولا سقماً الا شفيه ولا فضلاً الا اسبغته ولا فقراً الا غنية  
ولا عسراً الا يسره ولا نكراً الا وقية ولا خطية الا كفرتها ولا سيئة الا  
محوتها ولا حسنة الا اصطفيتها ولا كربة الا كشفتها ولا نعمة الا اتممتها  
ولا دعوة الا استجبتها ولا خطأ الا رفعت ولا باء الا دفعت رجمك يا ارحم  
الرحمين بعده نو و نه تام حضرت رسالت پناه صلى الله عليه وسلم بخواند  
اللهم صل على محمد واحمد وحامد ومحمود وقاسم وعاقب وقائم  
وخاتم وخاتم و ماحي وداعي وسراج ومنير وبشير ورسول وهاد  
ومهدي وخليل ومهدي وصفي وطه ونبي ومزمل وممدثر وجدي  
وكليم ومصطفى ومجتبى ومرضى ومختار ومصدق وناصر وقائم ووجه



وبيان وحافظ وشهيد وعادل وحليم وكفر ومبين وبرهان  
ومطيع ومذكر وامين وبهي وواعظ وصاحب وناطق وصادق  
ومكي ومدني واطي وعربي وهاشمي وقرشي وعززي ومصري  
وحريري وروث ورحيم وعاطر وجواد وغني وكريم وقاسم  
وعليم وطيب ومطيع وخطيب وفصيح ورشيد وظاهر ومظهر  
وامام وامى ومتقى وثقى وبار وشفاء ومتوسط وسابق ومشيد  
ومقتصد وحق ومتين واقل واخر ومحلل ومحرم وامر ونهى  
وظاهر وباطن ورحمة ونافع وشافع ومشفع وحكيم وقرين  
وشكور ورفيق ومجيب ومنيب وولى واولى حسبنا الله ونعم  
الوكيل ونعم المولى ونعم النصير مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ سَيِّدُ الْبَرِّ  
الْمُتَصَدِّقِينَ وَالْأَمِيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ وَإِلَيْهِ أَجْمَعِينَ وَسَلَامٌ لِيَسْمَا  
كثيرا كثيرا برحمتك يا ارحم الراحمين وبعد هذا مرتبة ايت بخواند  
فَان تَوَكَّلُوا فَقُلْ حَسْبِيَ اللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ  
هفت بار بخواند اللَّهُمَّ اجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا جَبْرِيلُ بار بخواند بِسْمِ اللهِ خَيْرِ  
الْأَسْمَاءِ بِسْمِ اللهِ رَبِّ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يُضِرُّهُ سَمٌ شَيْءٍ  
فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ س بار بخواند سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ  
سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَمَجْدِهِ اسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَالتَّوْبُ إِلَيْهِ وَالْحَوْلُ وَلَا  
قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اللَّهُمَّ اهدنا من عندك ونجنا من عذابك و  
اقذف علينا من فضلك وانشر علينا من رحمتك وانزل علينا من بركاتك

وسه بارين وعا بخواند اللَّهُمَّ ابْنِي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْدَوْلَةِ وَتَغْيِيرِ النِّعْمَةِ وَ  
تَحْوِيلِ الْعَافِيَةِ وَنَجَاةِ النِّعْمَةِ عَلَى السَّعَادَةِ اللَّهُمَّ ابْنِي أَسْأَلُكَ زِيَادَتِ  
فِي الْعَمْرِ وَبَرَكَاتِ فِي الرِّزْقِ وَرَاحَةِ فِي الْمَعِيشَةِ وَتَوْبَةٍ قَبْلَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةٍ  
بَعْدَ الْمَوْتِ وَتَلْقَيْنَا عِنْدَ الْحِسَابِ وَنَجَانَا عِنْدَ الْمِيزَانِ وَجَوَانِزِ أَعْلَى الصَّرَاطِ وَ  
سَلَامَةٍ عِنْدَ دُخُولِ الْجَنَّةِ أَسْأَلُكَ قُوَّةَ فِي جَسَدِي وَنُورًا فِي بَصَرِي وَذِكْرًا  
عَلَى لِسَانِي وَبِقِيَّتِي فِي قَلْبِي وَاخْلَاصًا فِي عَمَلِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ -  
قبل از طلوع آفتاب سبعهات عشر بخواند و پیش از غروب آفتاب بخواند و نوشت  
نماید برین ترتیب فاتحه و آیت الکرسی قل یا ایها الکفرون قل هو الله احد قل أعوذ برب  
الفلق قل أعوذ برب الناس هر یکی باتسمیه منفکانه بار بعد سُبْحَانَ اللهِ وَ  
الحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم  
هفت بار و بعده عدد ما علم الله و فی کل نفس ولحمة و طرفة یطرف  
بها اهل السموات و الارض یکبار بخواند اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَ  
رَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ هفت بار بخواند بعده بگوید عدد  
ما علمت و نرینه ما علمت و ملا ما علمت فی کل نفس تا آخر یکبار اللَّهُمَّ  
اغفر لی و لوالدتی و لمن توالد و ارحمهما کما سبیلانی صغیرا و لجمیع المؤمنین  
والمؤمنات و المسلمات و المؤمنات و الاموات انک مجیب الدعوات  
برحمتک یا ارحم الراحمین هفت بار بخواند اللَّهُمَّ یا رب افعل لی و بهم عاجلا  
و اجلا فی الدین و الدنیا و الاخر ما انت له اهل و لا تفعل بنا یا مولینا ما  
نحن له اهل انک عفو رحیم جواد کریم بذل الرؤف الرحیم هفت بار بگوید و بعده



سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَلِيِّ الْكَرِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْخَمَّانِ الْمَنَّانِ سُبْحَانَ اللَّهِ الشَّهِيدِ الْوَكِيلِ  
 سُبْحَانَ اللَّهِ فِي كُلِّ مَكَانٍ سُبْحَانَ اللَّهِ مَنْ لَا يَشْغَلُهُ شَيْءٌ عَنْ شَأْنٍ وَبَعْدَ فَرْجٍ نَحْوِ أَنْدِ سُبْحَانَ  
 مَنْ يَذْهَبُ بِاللَّيْلِ وَيَأْتِي بِالنَّهَارِ وَبَعْدَ عَصْرِ نَحْوِ أَنْدِ سُبْحَانَ مَنْ يَذْهَبُ بِالنَّهَارِ  
 وَيَأْتِي بِاللَّيْلِ كَوَيْدِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِكَ عَلَى حَمْدِكَ بَعْدَ عَمَلِكَ سُبْحَانَ مَنْ لَهُ لَطْفٌ  
 خَفِيَ قُبْحَانِ اللَّهِ حِينَ تَمْسُونَ وَحِينَ تَقْبَحُونَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
 وَعَشِيًّا وَحِينَ تَطْهَرُونَ خَيْرُ الْحَمْدِ مِنَ الْمَلِيَّةِ وَخَيْرُ الْمَلِيَّةِ مِنَ الْحَمْدِ وَخَيْرُ  
 الْأَرْضِ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَلِكَ تَقْرَأُونَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ وَ  
 سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَ  
 رَبِّ الْأَرْضِ وَرَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَهُ الْكِبَرُ يَاءُ فِي السَّمَوَاتِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ  
 بِعَشْرَةِ عَشْرٍ اللَّهُمَّ اهْدِنِي بَرَفَعَتِكَ هَفْتِ بَارِ تَوْفِيقِي مُسْلِمًا وَالْحَقِيقُ  
 بِالصَّالِحِينَ هَفْتِ يَا جَبَّارُ بَيْتِ وَيَكْبَارُ بَعْدَهُ اَيْنَ دُعَاؤُكَ نَحْنُ اللَّهُمَّ اِنَّا  
 نَسْأَلُكَ مِنْ رِقَابِ قُلُوبِنَا لَطِيبًا بَغِيرِكَ فَاسْتَجِبْ دُعَاءَنَا بِخَيْرِ سِرِّكَ وَتَوْفِيقِكَ مِنْ  
 الْفَضِيحَاتِ الْفَقْرُ وَالذِّينِ سُبْحَانَ الْمَفْرُجِ عَنْ كُلِّ مَدْيُونٍ سُبْحَانَ الْمُنْفَسِ عَنْ  
 كُلِّ غَمَزٍ سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ خَزَائِنَهُ بَيْنَ الْكَافِ وَالْمُؤْمِنِ اِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ  
 شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ هُ سُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَالْيَدِ تَجْوِزُ

### باب چهارم در بیان فضیلت نماز اشراق و اوعیه و بیحات

نقل است روزی بحلیس شریف و محل نیت حضرت شیخی و مولائی از مریدان چنانچه که  
 صوفی سلطان محمد و صوفی سیف الله و میر فیض الله و حافظ علی اکبر و محمد ساقی  
 و صوفی نور محمد خان سامان و شیخ محمد پیر قنایسری و محمد باقر باهر و عوال و محمد باقر

در فضیلت نماز اشراق و اوعیه و بیحات

بووه کثیر و قال و سید السادات میر سید کلاں و میر سید مآیت الله و محمد عابد و این  
 فقیر و یاران دیگر حاضر بودند حضرت شیخی چوں بعد نماز اشراق و اوعیه باقی قانع  
 شده رُخ بجانب صوفیای کردند و از زبان دربار فرمود عارف محقق و محبوب  
 مرفق یعنی بمرتبه دوام شهو و رسید به باشد و نظائر عارف ربانی بر جماعه مریدان  
 دعائے کریم و کلام آنقدوة و اصلین شفاے عظیم بالله نطق میکند و با الله  
 ساکت میشود و کما و روفی الخیر لا یزال العبد یتقرب الی بالنواقل حتی احب فاذا احببت  
 کنت له سمعاً و بصر و ایداً و مویداً و فوآداً ابی نطق و بی یصر یعنی الله سبحانه تعالی  
 میفرماید پس وقتی که شد آن سالک قریب بادائے نواقل بکلم غلبه محبت خود بدگر  
 معبودیت ماکه مجد و علی است از کثرة اشواق و غلبه اذواق حال آنکه کثرت تقرب نواقل  
 پیدا میکند غلبه محبت در میان محب و محبوب و فتنه بر سالک محب محبت محبوب غالب آمد  
 اشنیتة انسانک از میان مرتفع کرد و نماند در ذات محب سرے از اسرار صرف  
 وحدت چرا که آن محب منظر حق سبحانه و تعالی است ذاتاً و صفاتاً و گشت آن محب  
 محبوب من و تنجلی میشوند انوار عظمت وحدت بر روح علوی انسانک ظاهر میشود  
 صفات من بروفا کون له سمعاً و بصر و ایداً و فوآداً ابی نطق و بی یبطش و بی بصر  
 چوں محب بعد انجلاے مرآت قلب کنس وجود و بصدق زهد و کمال تقوی و قطع  
 اسباب و علایق و عوایق و محو کردن خواطرات و هواجبات ظاهر میشود مرآن  
 محب صادق را سمع او و بصر او جای ظهور سمع من و بصر من و انوار اسرار صرف  
 وحدت با آن که فیضا نست از نور سمع من و بصر من و هدیه من عمل فرمود نزدیک  
 محققین و متصوفین عارفین این را قریب نواقل گویند چوں صوفی سلطان محمد



عرض داشت کرد حضرت پیر و ستیگر و معنی قرب نوافل و قرب فرائض اهل محققین چه  
تفریق و چه تغایر داشته اند از زبان گوهر نثار فرمود چون محب صادق از غلبه اشتیاق  
بکثرت ریاضات و مجاهدات نوافل بطریق افعال الله بتمام فنای که آن فنا و وصفها  
الله مثبت است در رسید و در آن مقام آن محب که شکلم است بلسان حق سبحانه  
و تعالی است و ثانی مرتبه که آن را قرب فرائض گویند چون محب اله بشا به محبوب  
بجهدات کمال در مقام فناء که آن فنا و ذوات الله است نصیب او گردید پس  
حق سبحانه و تعالی شکلم است بلسان محب و بمن آن محب او را میکند غوامضات  
معانی و مصاعبات مبانی را پیش شیخ که عطا میکند چیزی مر آن مرید با مر خدا که  
علی سبیل الالهام و وارد است که بر قلب آن مرشد شده باشد همچنین منع میکند بعباد  
آن با مر خدا بحدین معنی این فقیر عرض داشت کرد که مرید را با شیخ مجالست و محبت  
چند سال است از زبان در بار فرمود و ستین چنانچه که صبی ابعاد حیلین از ارتضاع  
مادر جدا میکند همچنین مرید را پیش شیخ مابین دو سال ازین بمفارقت نکند مگر بعد کمال  
علم خود جدا سازد پس وقتی که رسید مرید بمرتبه از ان حوائج خلق الله و الهام بالله مر  
بند هائے سائل علیل و محتاج را پیش شیخ را باید که از خود جدا کند تا حوائج خلق الله بر آرد  
و باز از زبان گوهر نثار فرمود و قتی که مرید صحبت شیخ را اختیار میکند ده خصال ذوات  
مرید را بدست که اختیار کند تا ارادت او درست آید - اول اینکه مرید لبیب و فیم  
باشد تا که فهم کند رموزات و اشارات شیخ را و دوم نفس را مرید طبع باشد و او را  
شیخ را توهم آنکه باشد مرید حدید السمع تا که او را که کند کلمات کلام شیخ را و چهارم اینکه  
باشد مرید منور القلب تا که ساری میشوند عظمت هائے شیخ و ذوات آن مرید و پنجم اینکه

باشد مرید صادق بلهجه تا که صادق باشد بجهان احوال خود ششم اینکه باشد آن  
مرید سخی و جواد تا که عطا میکند هر چه نزدیک باشد هفتم اینکه باشد آن مرید صادق  
بعبادات و مجاهدات حتی که جهان نشود با دایه عبادات و ریاضات هشتم اینکه  
باشد آن مرید حافظ مر سراسری را تا که فهم کند اسرار شیخ را نهم اینکه باشد آن مرید عظماء  
بنصایح تا که مفید و معید باشند نصایح حضرت شیخ در دهم اینکه باشد آن مرید عیار  
تا اقد آنکه بروح عزیز خود در طریق منازل آبی پس و قتی که شد آن مرید متصف  
باین صفات عشرت امکانست که قطع کند طریق منازل آبی و مراحل نامتناهی  
او بحدین محل فرمود که دیده ام در محفوظات قطب الاقطاب آن رئیس الاولیاء  
نامدار حضرت فرید الحق و الدین مسعود ابو دهنی که منقولست روزی رسول الله  
علیه الصلوة و السلام ابلیس لعین را نمکین دید از رسول الله صلعم و نمکینی خود عرض نمود  
رسول الله صلعم را آن در که من عالم ملک ملک بودم نزد یک عرش سبحانی در صحائف ربانی  
نخط نمکین و عبارت رنگین نوشته دیده بودم هر که از امتان حبیب من نماز فجر او را  
نماید و جلوس مساجد و مساجد بعد صلوته فجر تا که آفتاب بر آید بذكر الله و ادعیه هائے  
مشغول باشد و نماز اشراق بگذارد و الله سبحانه و تعالی بهفتاد هزار آدمی متعلقان آن  
که باشند از آتش دوزخ خلاص بد و بیامزد و بجهه بر لفظ مبارک اند که نوافل  
اشراقیه و ادعیه هائے و تسبیحات که معمول پیران عظام ماست قریب تر سازد  
و مریدان را بمقاصد آبی و مطالب بانی باید که باین مواظبت نماید و کسلان نکند  
با دایه آن چو آفتاب مقدار یک نیزه بر آید بعد منفرغ ادعیه هائے و ذکر کت  
نماز اشراق بدین نیت سازد و فوقیت آن اصلی لله تعالی رکعتی صلوته الا اشراق



الانوار احديّة الصمدية في قلبي وروحي عن سر الاسرار الاحمدية الاكلمية على  
 مرتبة المعالي المحمود والمحمودية الاحمدية متوجها الى جهة الكعبة  
 المعشوقية المعظمة الله اكبر ونجوانه در ركعت اول بعد فاتحة آية الكرسي و در  
 دويم من الرسول وبعد از سلام در و گوید و این دعا بخواند اللهم اني اصبحت لا استطيع  
 دفع ما أكره ولا املك نفع ما ارجو اصبحت مرتقنا بعملی واصبر امری بيد  
 غيري فلا فقيرا فقره في اللهم لا تشمت بي عدوي ولا تسو علي صديقي ولا  
 تجعل مصيبتی في ديني ودينای ولا في الآخرة ولا تجعل الدنيا اكبرهي ولا مبلغ  
 علمي ولا تسلط علي من لا يرحمني اللهم اني اعوذ بك من الذنوب التي يتزيل  
 بها النعم ومن الذنوب التي توجب بها النقم برحمتك يا ارحم الراحمين  
 وصلى الله على محمد وآله اجمعين بعد نداء ركعت استعاذه بگذارو  
 ونجوانه در ركعت اول بعد فاتحة سورة الفلق و در ركعت دويم سورة الناس  
 بعد سلام در و گوید و این دعا بخواند اللهم اني اعوذ باسمك الاعظم وكلتك  
 التامة من شر السامة والهامة واعوذ باسمك الاعظم وكلتك التامة  
 من شر بلادك وعبادك وشر عذابك واعوذ باسمك الاعظم وكلتك التامة  
 من شر الشيطان الرجيم واعوذ بك باسمك الاعظم وكلتك التامة من  
 شر ما يجري به الليل والنهار ان ربي الله الذي لا اله الا هو عليه توكلت  
 وهو رب العرش العظيم الهی انت سلطت علينا عدو البصير البينونايرانا هو و  
 قبيله من حيث لا نراهم فاليه منكما اليسته من رحمتك وقطه منكما قطه  
 من عفوك وابعد بيننا وبينه كما ابدت بينه وبين جنتك انتك على

كل شئ قدير وبالإجابة جدير ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم و  
 صلى الله على خير خلقه محمد وآله اجمعين و دو ركعت استخاره بگذارو ونجوانه  
 در هر ركعت بعد فاتحه سه بار قل هو الله احد وبعد از سلام در و گوید و این دعا  
 بخواند اللهم اني استخيرك بعلمك واستقدرك بقدرتك واسألك من  
 فضلك العظيم الواسع فانك تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام  
 الغيوب اللهم اني لا املك لنفسي خيرا ولا نفعا ولا موتا ولا حيواتا ولا  
 نشورا ولا استطيع ان اخذ الا ما اعطيتني ولا ان اتقى الا ما وقيتني اللهم  
 وفقني لما تحب وترضى من القول والعمل في يسر وعافية اللهم خير لي  
 واختلي ولا تكلني الى اختيارى اللهم اجعل الخيرة في كل قول وعمل  
 اريد في هذا اليوم وليلة و دو ركعت استحيات بگذارو ونجوانه در ركعت اول  
 بعد فاتحة سورة انزلناه و در ركعت دويم بعد فاتحة سورة انا اعطيتك الكوثر  
 نجوانه وبعد از سلام در و گوید و این دعا بخواند اللهم اجعل حبك احب  
 الاشياء الي وخشيتك اخوف الاشياء عندي اللهم اذا اقررت  
 عيون اهل الدنيا بديناهم و عيون اهل العقبى بعقابهم فاقرها عيني بك  
 وبجمال وجهك الكريم وبمشاهدتك وطاعتك في الدنيا والآخرة واقطع  
 عني لذائذ الدنيا والآخرة كلها يا نبيك ومحبك وعشقتك ومشاهدتك  
 والشوق الى لقائك الكريم في الدنيا والآخرة واجعل طاعتك في كل شئ مقبولة  
 يا ذا الجلال والاكرام اللهم ارزقني حبك وحب من احبك وحب من  
 تحبه وحب من يقربني اليك وحب عمل يقربني الى حبك اللهم اجعل حبك



احب الى من الماء البارد للعطشان بحق القرآن اللهم احيني مستغفرًا  
 في حَبِّكَ واحشني مستغفرًا في حَبِّكَ والحَقُّ بالمستغفرين في حَبِّكَ وصلى الله  
 على خير خلقه رسوله محمدًا وآله اجمعين هـ و دو رکعت شکر النہار بگزارد و  
 و بخواند در ہر رکعت بعد فاتحہ اخلاص پنج بار بعد از سلام درود گوید و این ما بخواند  
 اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی حَسَنِ الصَّبَاحِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی حَسَنِ الْمَبِیْتِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی حَسَنِ الْمَسَاءِ  
 و دو رکعت شکر لوالدین بگزارد و بخواند در ہر رکعت بعد فاتحہ آیتہ الکرسی یکبار  
 و اخلاص ہفت بار بعد از سلام درود گوید و این ما بخواند اللّٰهُمَّ صَلِّیْتَ  
 هٰذِ الصَّلٰوۃَ قَدْ جَعَلْتَ ثَوَابَهَا لِوَالِدَیَّ یَا طَیِّبُ الطَّفْلِ یَا وَلِیَ الدِّیْنِ فِی جَمِیْعِ  
 الْاَحْوَالِ کَمَا تَحِبُّ وَتَرْضٰی یَا عَلِیْمُ یَا قَدِیْرُ اَغْفِرْ لِّیْ وَلِیْوَالِدَیَّ اَنْتَ عَلٰی کُلِّ  
 شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ و دو رکعت شکر الشیخ بگزارد و بخواند  
 در ہر رکعت بعد فاتحہ آیتہ الکرسی یکبار و اخلاص ہفت بار و دو رکعت اِسْتِغْثَالًا بِاللّٰہِ وَ  
 اِنْقِطَاعًا عَنْ غَیْرِہٖ بگزارد و بخواند در رکعت اول بعد فاتحہ اخلاص سہ بار و در  
 رکعت دوم بعد فاتحہ قل و بعدہ درود گوید و این ما بخواند یَا مُسَبِّبُ الْاَلَا  
 مُسَبِّبِ یَا مُفْتَحِ الْاَبْوَابِ یَا مُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ وَاَلَا یُبْصِرُ صد بار بعدہ بذکر و  
 فکر و مراقبہ مشغول باشد واللہ اعلم بالصواب۔

### باب پنجم در بیان فضیلت ادائے نماز صبح

تفست روزے حضرت شیخی و مولائی و ذخیرتی عند اللہ بوقت ضعی بعد فراغ  
 استنجا و وضو جدید ساختہ بر مصلّا فرود آمدند چہار رکعت از نوافل ضعی و ادعیہ بر  
 مصلّا ادا فرمودہ رخ بجانب صوفیاں نمودند و از زبان دربار فرمود قال رسول اللہ

در بیان فضیلت نماز صبح

صلی اللہ علیہ وسلم من جلس فی مصلی حتی یصلی الفصی غفر اللہ ذنبہ و ان کان  
 ترید البحر و وراں مجلس از مریدان چنانچہ صوفی سلطان محمد و صوفی سیف اللہ و حافظ  
 علی اکبر و محمد باقر ماہر و وال و سید غلام محی الدین ہمیشہ زادہ حقیقی حضرت و شیخ ہبیکو  
 و محمد یوسف برادر زادہ ہائے و میر فیض اللہ و محمد باقر بوڈہ کبیرہ وال و این فقیر و  
 یاران و دیگر حاضر بودند از زبان گوہر تثار فرمود قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 لا یحافظ صلوة الفصی الا العباد الملتزمین ویرین ضمن میر فیض اللہ بتحقیق معنی و رع  
 عرضداشت کرد کہ حضرت پیر و سنگی معنی و رع ارشاد فرمائند تا ما حضرات این مجالس استفادہ  
 گیرند از زبان دربار فرمود کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملائک و تیکم  
 المومنین ہم یرین محل فرمود کہ شنیدہ ام از مرشد نامی و عارف سائی آن مشایخ کبار و زیدہ  
 اولیاء نامہ از قطب الموحیدین بندگی شاہ ابراہیم را پیوری میفرمودے نزدیک متصفین  
 محققین کہ و رع بر چہار مراتب مترتب است اول و رع زاہدانست کہ پیر ہمیزند از زمام  
 ظاہر۔ دویم و رع صالحان است کہ ترقی کنند از مشبہات و احتمالات مکا قال  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دع ما یریبک الی ما یریبک و یتوکل و رع  
 متقیانست و هو ترک حلال المحض از برائے محافظت آل کہ مودی بسوے شبہ  
 باشد و حرام و روحیان ظاہر و ہوید اگر دو مکا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 لا یكون التجال من المتقین حتی یدع مالا باس بہ و مخافة ما بہ باس  
 و چہارم و رع صدیقان و عاشقان و جانبازان از ہستی خود بریدہ و غیر حق را  
 حضرت قطب الموحیدین بندگی شاہ ابراہیم جی را پیوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت  
 بندگی شاہ محمد شریف جی رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو مرشد ہیں۔ آپ کا مزار مقدس  
 قصبہ رام پور ضلع سہارنپور میں زیارت گاہ خلق اللہ ہے ۱۲



از میان برداشته و بدست پیوسته اند و هؤلاء عرض عما سوى الله  
 همدین محل حافظ علی اکبر عرض داشت کرد حضرت پیر و تنگیز در حق فرعون صاحب  
 قصص محی الدین ابن عربی بزبان عربی میفرماید قبضه ظاهر و مظاهر و طیس  
 فيه شیئی من الحبث والاثام لا اله الا الذی امنت به بنو اسرائیل و آنا  
 من المسلمین و نیز گردانید آیه هر عنایت الله سبحانه و مرکه را که میخواستند از عباد خود  
 كما قال الله الْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلَقَ آيَةً لَّانَّهُ قَبَضَهُ عِنْدَ اِيْمَانِهِ  
 قبل ان يكتسب شیئی مِنَ الْاِثَامِ یعنی پس امر علی حضرت مجد علی صادر و دارو  
 شده مر عزرائیل را تا قبض کند ارواح فرعون را و را بخالتی که آن ظاهر و مظهر است  
 و نبود در ذات فرعون هیچ شیئی از خبث شیطانیت زیرا آنچه بدستی و درستی قبض کرد  
 عزرائیل ارواح نزدیک آوردن ایمان او بغیب قبل ازین که کسب کند هیچ شیئی از  
 اثم و نافرجام و درین ضمن این حقیر عرض داشت کرد حضرت پیر و تنگیز قصیری قصیری  
 که شرح قصص است و علامه جلال الدین دوانی در رساله خود تحقیق ایمان فرعون نوشته  
 است لقد اختلفوا علماء الاسلام و اهل الولاية و الاحتشام فی ایمان  
 فرعون بموسى عليه السلام فمنهم من طوق طوق الکفران و الطغیان و  
 منهم من ادخل عنقه فی سربقة الایمان الحی يوم الجزاء و الاحسان و الحق  
 ان الایة الشریفة مصرحة عن عرفانه بالایمان منطوقاً و مفهوماً فان  
 لا منفی حکم الجنس و الخبر محذوف و التقدير امنت انه ای الله ای بانه  
 لا اله الا الذی امنت به بنو اسرائیل و الذی امنت به بنو اسرائیل هو  
 المعبود الحق الذی جاء به موسى و هارون علیهما السلام فقد احصر

ایمانه فی المعبود الحق منطوقاً و مفهوماً و بانه قال بقلبه مصححاً علی ذلك  
 و نطق بلسانه اما النطق باللسان فظاهراً و اما الایمان بالقلب  
 فتشاهدة الجملة الفعلية التي هي امنت الموكدة مضمون الجملة الاسمية  
 بان و اللام الموكدة بالجملة الاسمية التي هي وانا من المسلمین و من  
 له طبع سليم و عقل مستقیم یعلم ان هذا القول انما قال عند استقامة  
 عقله لا حالة الغرق عند الغمرات الماء و غشائه برتقیول فرعون توضیح می نویسد  
 هرگاه که بود ایمان فرعون از لطف و عون و درو یار و روئیل ازین خشیته که دید  
 و معانته کرد بنی اسرائیل و اقعات و احوالات فرعون را بطرق و اضع مواضع و تبیین نمود  
 بنی اسرائیل که در ان اوقات حاضر بودند که فرعون را در ان دریا غرق گردانید و  
 بود ایمان فرعون قبل از غرغره و بزبان حال گفت فرعون امنت بالذی لا اله  
 الا الذی امنت به بنو اسرائیل و انا من المسلمین و نیز گردانید آیه عنایت  
 الله سبحانه و مرکه را که میخواستند از عباد خود و كما قال الله تعالى الْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ  
 لِتَكُونَ لِمَنْ خَلَقَ آيَةً پس ایمان فرعون از لطف و عون بغیب بود و بدین مویدا  
 که ایمان فرعون صحیح و معتد به است مثل کافر که نزدیک قتل خدا و رسول خدا  
 عزوجل را ایمان آورد این چنین ایمان در شرع نبوی صلی الله علیه و سلم برتر است  
 است لا شبهة فی همدین محل از زبان گوهرنثار فرمود و تخلج فی سری یعنی و خاطر  
 من چنان می آید که مراد از فرعون همین نفس که سرکش از کسب فی اکتساب الحق نبأ  
 و قهاریه است و بخیر بصاحبها الی الشراکة اعدا عدوك نفسك التي بین جنیک  
 واقع است این مراد داشته باشد چون نفس صوفی از غایت صافی بجا هدایت شاد



با کسب دنیا و برود صفات ذمائم مبدل بصفات حمیده گشت و مَوْتُوا قَبْلَ أَنْ  
تَمُوتُوا بروی ثابت آمد و قتیکه صوفی بکمال علومت خود با بساط قرب از مجاهده  
بشاهده محبوب حقیقی رسید پس قبض کرد الله سبحانه و تعالی مرآن نفس را طاهر و  
مطهر حال آنکه نیست و نمانده و رذات صوفی خباثت از هوا جات نقصانیه چرا که صفات  
ذمائم آن نفس ذلی مبدل بصفات حمیده گشت و حال آنکه از دست نفس عدو همه  
انبیاء و اولیاء گریان و حیران نالان رفته اند مکالمات رسول الله صلی الله علیه و سلم  
حائز الافتقار بسوی جناب مولای میبود و میفرمود لا تکلنی الی نفسی طرفه  
عین الا فی کلافة الولید پس الله سبحانه و تعالی بکمال الطاف و اضاف عطف  
می شناسد حقایق آن نفس را و ما هیات آن نفس را و بفضل عموم خویش الله سبحانه  
و تعالی مکاشف گردانید حقایق و ما هیات آن نفس را بر عارفین کاملین بواسطه سرور  
انبیاء صلی الله علیه و سلم و چنانچه مکاشف گردانید الله سبحانه و تعالی نفس ابرو الله  
صلی الله علیه و سلم پس محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم علی الدام در هر لحظات و در هر لحظات  
بجناب معلی حضرت جل و علی از شر آن نفس استغاثه می نمود و میفرمود لا تکلنی  
الی نفسی طرفه عین الا فی کلافة الولید هم و برین محفل لفظ مبارک را ند چون  
رسول الله صلی الله علیه و سلم در عین مقام قرب و مشاهده محبوب بحضور محبوب در عین  
حضور از دست نفس و عار میخواستی و میفرمودی اعود بک منك یعنی پناه  
میخواهم بتو از تو درین وقت مبادا نفس بعین میال بقاعده بشریه صلصالیه کثیفه  
عنصریه بگردد و ازین حصول مشاهده جمال محبوب مرا باز دارد و گویا که این نفس را  
الله سبحانه و تعالی برائے هر سالکی که راه رنده این راه است شوط ساخته یعنی

تا زیانگروانیده است تا اینکه ملتجی شود و متنبه گردد و بصدق الافتقار و الدعاء و التکا  
در هر لحظات و در هر لحظات بسوی جناب حضرت مجید و علی و الیه آیات و الیه مآب است  
پس باید که فلا یخلوا الصوفی عن مطالعتها ادنی ساعته کما یخلوا عن سربه ادنی  
ساعته و فیما و مراد عن رسول الله صلی الله علیه و سلم من عرف نفسه  
فقد عرف سربه بروی ثابت گردد و بر لفظ مبارک را ند چون ربع از روز بگذرد  
چهار رکعت صلوة ضعیفی بگذارد و بخواند در رکعت اول بعد فاتحه و الشمس و در  
دویم بعد فاتحه و اللیل بعد سلام در سجده رو و برائے نفس خود دعا خواهد باز  
دو رکعت بگذارد و بخواند در رکعت اول بعد فاتحه و الضحی و در دویم الحمد للہ و  
بروایت دو از ده رکعت است و بعد سلام در سجده رو و یا وهاب هفت مرتبه  
بخواند بعد از سجده سر برداشته این دعا بخواند اللهم انی اسئلك علم الخائنین  
منک و خوف العلمین و یقین المتوکلین علیک و توکل الموقنین بک و شکر  
الشاکرین و صبر الصابرین و انابة المجتنبین و الا للاحق بالشهداء الاحیاء  
المرنوقین عندک برحمتک یا ارحم الراحمین سه بار بخواند و بعد فراغ این  
دعا بخواند اللهم اغفر لی و ارحم منی و انقذنی و اجبونی و اهدنی و ابرزنی  
و عافنی و اعف عنی و تب علی انک انت التواب التوب التوب سه بار بخواند اگر مرشد  
در حالت حیوة باشد بخدمت او حاضر شود و الا بتلاوت قرآن مجید و با مطالع علم  
سلوک مشغول باشد اوقات را بالا یعنی ضائع نگرداند و الله اعلم بالصواب  
**باب ششم در بیان فضیلت نماز فی الزوال و نماز الظهر نماز العصر نماز المغرب**  
تعلست که روزی بر مجلس شریف حضرت شیخی و مولائی این فقیر را با صوفی سلطان محمد



مذکره صبر صابران و علم عالمان عالم حقایق افتاد و بعضی دقایق بیان می نمودند  
 حضرت بعد فراغ چهار رکعت فی الزوال متوجه باین جانب شدند و در آن مجلس  
 شریف از مریدان چنانچه صوفی سیف الله و محمد باقر ماہر و دال و میر فیض الله  
 و صوفی نور محمد خان سامه ملقب بربیعذر از جناب حضرت و حافظ علی اکبر و محمد سانی  
 و میان شیخ محمد پیر و محمد عابد نقانی سری و سید فتح محمد و سید غلام محی الدین  
 همیشه زاده حقیقی حضرت قطب شیخ المشائخ و شیخ عبداللطیف برادر حقیقی حضرت  
 قطبی و شیخ بیکو دیاران دیگر حاضر بودند از زبان و در بار فرمود که صبر و علم هر دو  
 متلازم اند چنانچه روح و جسد هر دو متلازم اند که استقلال یکی از اینها بغیر  
 اخی نباشد حالانکه صبر و علم برزخ اند در میان بحر روح و بحر نفس پس نفس و روح  
 عالم ظاهراست در ذات بنده و روح در عالم باطن است - پس روح و نفس هر دو  
 بحر اند که مجتمع شده در اجسام بندگانی بخود امواج میزنند - پس موج نفس سبب  
 کثرت و شهادت است که آن شور است و ثانی موج روح بسوئے عالم وحدت  
 که آن شیرین است پس از نفس عمارت ظاهراست و از روح عمارت باطن پس  
 یقین میدان که در میان اینها برزخی باید که تابعی نشوند و هر دو مستقل و متفرق  
 باشند پس برزخی در میان هر دو صبر و علم است و نزدیک محققین متصوفین این  
 آیت مؤید است برین قول مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ  
 و قتی موج نفس می آید از معصیه های سالک اباید که صبر کند و بر دارد بار عبادت  
 و ریاضات و مجاهدات شاقه تا عمارت ظاهر بدو در بیت آمد و وقتی که موج روح  
 می آید شوق و ذوق مع الله میفزاید میان هر دو صریح عدل و صحت اعتدال است

کما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ينصب الله المواترين يوم القيمة فيوقى اهل  
 الصلوة فيؤتون اجرهم بالمواترين و يوقى باهل البلاء فلا ينصب الميزان  
 لهم كما قال الله تعالى و انما الضيرون اجرهم بغير حساب همدین محل سخن در  
 کلمه لا اله الا الله افتاد این فقیر عرض داشت کرد حضرت پیوستگی ابتداء کلمه  
 از بعث نبوت رسول الله صلى الله عليه وسلم است یا آنکه قبل ازین - از زبان و در بار  
 فرمود یک جوهر بود که در آن جوهر ظهور نور وجود الله سبحانه و تعالی نمودار شد  
 و بعد از آن حضرت قطعه فرمود که آن نور محمدی صلى الله عليه وسلم بود از آن مدت که  
 آن نور وجود از ذات مطلق در آن جوهر ظهور یافت آن نور محمدی لا اله الا الله  
 بوجدانیت ذات مطلق تسبیح میکرد - و در جواب آن کلمه لا اله الا الله سبحانه  
 و تعالی محمد رسول الله میفرمود که بعد از چندین هزار سال آن نور محمدی  
 صلى الله عليه وسلم از آن جوهر جدا شده بفیض قدس راعیان ثابت یعنی در عالم  
 ارواح ظاهر و هویدا شد و از آن نور محمدی ارواح همه انبیا شد و از ارواح همه انبیا  
 ارواح همه مومنان شد سبحان الله قلب مومنان را چندان وسعت و فراخی  
 داد چندان وسعت نه در زمین و نه در آسمان است و کذا قال الله تعالى  
 لا يسعني ارضي ولا سماءي ولكن قلب عبدی المؤمنین نیست وسعت ظهور نور  
 وجود من نه در زمین و نه در آسمان مگر وسعت ظهور نور وجود من در قلب بنده  
 مومن - الله سبحانه و تعالی بفضل عمیم خویش نور دل مومن را نه صد هزار سال  
 در قبضه قدرت خود پرورش داد که محبت خود مستمع گردانید و فرمود یا عبدي  
 انت عشقي و محبي و اما عاشقك و محب لك سبحان الله چندین هزار کرامات و



عنایات لانهیات بر آن دل مومن بطیف محمدی صلی الله علیه وسلم ورود یافت و دل  
 عارفان گنجینه لانهیات خود ساخت بعد این مقدمات مذکوره این فقیر اجازت به نماز  
 فی زوال خواست فرمود پس هر ساکن را باید که نماز فی زوال چهار رکعت بگذارد و یک  
 سلام و بخواند در هر رکعتی بعد فاتحه اخلاص پنجاه بار و یازده بار و بعد از آن عا  
 بخواند اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ وَالشُّكْرَ عَلَى عَامِدِ الْعَافِيَةِ وَدَوَامِ الْعَافِيَةِ  
 وَالشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَالْعَفَى عَنِ النَّاسِ وَبَعْدَهُ نماز پیشین بگذارد و چهار رکعت  
 سنت و چهار رکعت فریضه چنانچه بعد فریضه فجر آیه الکرسی خوانده بود بخواند و کثرت  
 ادا نماید بعده و در رکعت حفظ ایمان بخواند در رکعت اول بعد فاتحه آیت ان ربکم  
 الله الذی تا آخر قریب من المحسنین بخواند و در رکعت دوم ان الذین آمنوا  
 و عملوا الصالحات كانت لهم جنات الفردوس نزلا خالدين فيها لا يفتنون  
 عنها حولا ولا قلا لو کان الابعثر مدادا تکلمت ربی لغدت البصر قبل ان تغد  
 کلمات ربی ولو جئنا بمثله مداد اقل انما انما البشر مثلکم یوحی الی انما  
 الهکماله واحد فمن کان یرجو لقاء ربه فلیعمل عمل صالحا و لا یشرک  
 لعبادت ربّه احدا بخواند و در سجده رو یا حی یا قیوم ثبتنا علی الایمان  
 و التوبة بخواند بعد صلوة المعزده رکعت بسمه سلام بگذارد و بخواند بعد فاتحه و  
 هر رکعتی یکبار سورة الفترکیت فعل ربک یا صاحب البیت الیمین کید صوفی  
 تفسیل و ارسال علیهم طیرا ابابیل ترمیه هر عجا سرة من سبیل فبحلهم  
 کعصیت ماکول تا آخر قل اعوذ برب الناس بعده سورة نوح بخواند و بعد از آن  
 بذکر و فکر و مراقبه و یا تحصیل علم مشغول باشد و چون وقت عصر آید چهار رکعت سنت

بگذارد و بخواند در رکعت اول العصر چهار بار و در دوم سته بار و در سیوم  
 دوبار و در چهارم یکبار بخواند بعده باجماعت فریضه ادا نماید و آیه الکرسی بخواند  
 و دست بردارد و این عا بخواند اللَّهُمَّ يَا ذَا الْجَلَالِ الْفَعْلِ عَلَى الْبَرِيَّةِ چنانچه  
 که بعد فریضه فجر خوانده بود بخواند و الله اعلم بالصواب

## باب هفتم در بیان فضیلت نماز مغرب و نوافل و این

نقلت که روزی بمجلس شریف حضرت شیخ و مولائی سخن به عالمان علوم  
 ربانی یعنی عارفان سبحانی افتاد و در آن مجلس شریف از مریدان چنانچه موصوفی  
 سلطان محمد و صوفی سیف الله و صوفی محمد باقر مازروال و میر سید کلان و  
 سید هدایت الله سید ولی وال و میر فیض الله و شیخ اسماعیل و حافظ علی اکبر و این  
 فقیر و یاران دیگر حاضر بودند و همدین محل از زبان دربار فرمود نفوس علماء  
 عارفین بعد وصول اصل دین از متابعت شرع مهین انقطع کردند الی الله  
 فی الله از ماسوی الله یعنی در محبت خدای عز و جل خلوص یافت ارواح الشیان  
 بسوئے مقام قرب ازلی پس منعکس شد تجلیات ذاتیه بر ارواح و بر قلوب و بر  
 قلوب الشیان پس بلند شد از حد ادراک علوم بر عالم ازلی یعنی آن عالم حقایق الهی و  
 کونیت و آنرا حضرت المعالی و الاسما ستمی بعالم جبروت لکان عالم حقیق و مظهر علم حقايق الاعلی  
 ثابت می نمایند و درین ضمن این فقیر عرض داشت که در حضرت پیر و تکیه صاحب عوارف  
 در عوارف می فرمایند لیس العلم بکثرت الروایات انما العلم بالخشیة از  
 زبان گوهر نثار فرمود که مراد از علم همون علم حقایق و اسرار و انوار آن در مقام  
 قرب ازلی حاصل میشود و حالانکه آن علم معارف ربانی حاصل نمیشود بکثرت روایات

در بیان فضیلت نماز  
 و نوافل و این



از کتب منتشره که در علم ظاهر است از علماء ظاهر مگر حاصل میشود آن علم معارف ربانی  
 نصیب نفوس سالکان و مجتبان ایقانی از علماء باطن بعد کمال عمل ریاضات و  
 مجاهدات و مشقت شاقه پس وقتی که حاصل شد صوفی بساطت مشاهده  
 ذات ظاهر میشود بر صوفی جلوه وحدت حتی که باقی نمی ماند نسبت اضافیه کثیفه عنصریه  
 صلصالیه درو حال آنکه در عین مقام قرب حاصل میشود مرآن صوفی را خشیت یعنی  
 صوفی از خوف حرمان و از طغیانی نفس در عین مقام قرب ازلی و این متحقق است  
 بقول رسول الله صلی الله علیه و سلم که دعا خواست از پروردگار خود در عین مقام قرب  
 قال رسول الله صلی الله علیه و سلم اعوذ بك منك یعنی پناه میجویم بتو از تو درین  
 وقت حافظ و نا صراحتی از طغیانی نفس که میال است بسوء قاعده بشریه  
 صلصالیه و بر این مؤید است قول اخروی یا لیت رب محمد لم یخلق محمداً  
 و بعد این مقدمات و احوالات این فقیر را اجازت عنایات و سرافراز فرمود که  
 نوافل مغرب و بعض اوعیه بآنکه معمول پیران عظام ماست در عمل آری و  
 همدین محل بر لفظ مبارک راند بعد صلوة مغرب نوافل اذان شش رکعت است  
 بسلام که عمل معمول حضرات خواجگان چشت ماست و بخواند در هر رکعت بعد  
 فاتحه اخلاص سه بار و بعد فراغ در سجده رود بگوید اللهم ارحم منی توبه توجب  
 محبته فی قلبی یا مجیب التوابعین سه بار و دو رکعت برائے حفظ ایمان بگذارد  
 و بخواند در رکعت اول بعد فاتحه اخلاص هفت بار قل اعوذ برب الفلق یکبار و  
 در دویم بعد فاتحه اخلاص هفت بار و قل اعوذ برب الناس یکبار بعد سلام  
 در سجده رود و این دعا در سجده سه بار بخواند یا حی یا قیوم شتبی علی الایمان التوبة

و دو رکعت سراج القبر بگذارد و بخواند در هر رکعت بعد فاتحه اخلاص شش بار  
 معوذتین یکبار بعد سلام این دعا بخواند اللهم اجعل هذه الصلوة سلجاً  
 فی قبری و فی قبر جمیع المؤمنین برحمتک یا ارحم الراحمین - و دو  
 رکعت صلوة البروج بخواند در رکعت اول بعد فاتحه و السماء ذات البروج  
 و در دویم بعد فاتحه و السماء و الطارق - و دو رکعت شکر اللیل بگذارد و بخواند  
 در هر رکعت بعد فاتحه سوره الکافرون پنجگان بار و بعد از سلام این دعا بخواند  
 الحمد لله علی حسن المساء و الحمد لله علی حسن المبیات و الحمد لله علی حسن  
 الضیاح سه بار - و دو رکعت صلوة التور بگذارد و بخواند در رکعت اول بعد فاتحه  
 از اول سوره النعام تا یستهلزون اول و در دویم بعد فاتحه الحری و کما اهلکنا تا  
 یستهلزون دویم برائے روشنائی چشم بعد از سلام بگوید لا اله الا هو الحق  
 القیوم برزگشت بدو و بر چشم فرود آرد و باز از الحمد لله لا اله الا هو  
 الحق القیوم همچنان کند باز غنیت الوجوه الحق القیوم همچنان کند که بعض  
 حمر عشق در حروف بدهد + شمار و سه انگشتان جمع کند + و بر  
 چشم مالده و بعد فرضیه همچنین کند و دو رکعت صلوة الکوثر بگذارد و بخواند در  
 هر رکعت انا اعطیناک الکوثر سه بار - و دو رکعت صلوة الفردوس بگذارد و  
 بخواند در رکعت اول بعد فاتحه سوره البقر تا اولتک هم الممنون و پانزده  
 بار اخلاص و در رکعت دویم بعد فاتحه ایة الکرسی تا خالدون و پانزده بار  
 اخلاص و بعده این دعا بخواند اللهم اکفنا بحلالک عن حرامک و اغننا  
 بقضلتک عن سواک و بار بعه بزرگوار قیام بوقت خفتن شغل دارد -



## باب ششم در فضیلت نماز عشاء

نقلست که روزی مجلس شریف و محل نهیست حضرت شیخ و مولائی عرضداشت  
کردم که سید ماسید محمد گیسو دراز در نسخه سخی خود که تالیف خاص است و اوقات خود  
را بهیچوی نویسد آن اوقات از اول تا آخر بخدمت حضرت قطب اظهار کردم و  
در آن اوقات در آن مجلس شریف از مریدان چنانچه صوفی سلطان محمد و صوفی سیف الله  
و محمد ماه سهار پوری و محمد باقر ماهر و وال و سید فتح محمد و حافظ علی اکبر و صوفی  
نور محمد خان سامان و این فقیر و یاران دیگر حاضر بودند چون این اوقات تمام کردم  
فی الفور در عالم سکر مستی شهبود حضرت الذات درآمدند بعد ساعتی چند یار زبان  
گوهر نشان فرمود که جواب حل این اوقات مشکلات بنویس تا عامه از او استفاده  
و بهره گیرند و آن اینست چون روزی به کمال جمال سید گیسو دراز بکمال تقوی  
و کنس وجود و تصلیه قلب بمیادین فتوح بر فتوح رسید خود را میدید که دریا  
تا بکر غرقست یعنی در دریا وجود مطلق تا بکر غرق است - بدانکه اے عزیز دریا  
وجود مطلق دو اعتبار دارد اول طرف و بطونست آنرا ازل نامند و دویم  
طرف و ظهور است آنرا اید نامند و از ازل ازال چه دریاست این -  
تا ابد اباد چه صحراست این + و قتی که دریا ازل بتبوج هائے گوناگون محبت  
سالک ابامواج تجلیات خود آرد با انواع انوار تجلیات و اضعاف الطاف  
دارد ازل ازل دریا ازل که مملو بشیونات ذاتیه است بر آن سالک ظاهر  
وارد میشود و درین ضمن وجود مطلق تجلی نسای دران دریا وجود یافت سید  
سید گیسو دراز را مشاهده تجلی نسای تسلذ و تبلذ ذات گوانید و در میان

در بیان فضیلت  
نماز عشاء

سید محمد گیسو دراز و صورت نسائی که ظهور یافته بود فرق یک فرنگ بود یعنی فرنگ  
سکه روه میشود یعنی از مرتبه علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین تا مرتبه حقیقت الیقین  
باز از زبان دربار فرمود یا آنکه مرا در ششصد باشد یعنی از مرتبه ملکوت اسفل ملکوت  
اعلی و جبروت و لا هوت و حال آنکه محبوب او در هر عالم از عوالم الهی چه در عالم ملکوت  
اسفل و چه در ملکوت اعلی و چه در جبروت صورتی است مناسب آن عالم برائے  
محبت محبوب است جلوه گیر و برین حدیث نبوی صلی الله علیه و سلم مؤید است  
رَأَيْتُ رَأْفَتِي فِي سُلْكَ الْمَدِينَةِ وَعَلَيْهِ حَلِيَّةُ حَمْرَاءَ وَبِرِّي قَوْلُ بَزْرُغِي شَاهِدَ  
حَالِ هُتَ چنانچه میفرمایند انا اصغر بربی بستین یعنی من صغیرترم از پروردگار  
خود بدو سال یعنی در مرتبه ملکوت مستم و محبوب و مرتبه لا هوت است پروردگار من  
از ما بدو مرتبه کبیر تر است یعنی بمرتبه جبروت و لا هوت و درین حالت آن صورت  
نسائی بر من عاشق و من برو عاشق گشتم چون بقیوضات الهی سید ماسید محمد گیسو دراز  
با بنجلای مارة قلب مثل آینه شده اندم که آفتاب بتابد و آینه - آینه آفتاب  
نماید هر آینه + بدان اے عزیز چون منعکس شد در ذات سید ما انوار العظمت  
الالهیه و لاح فیها جمال التوحید و المجدبة اصداق البصیرة الى مطالعة  
جلال انوار القدم و رویة الکمال الانهالی اینست میراث ترکیه و در ذات  
سید ما بصورت مجبوی ظاهر و هویدا شد حال آنکه سید ماسید محمد گیسو دراز مغلوب الحال  
شد بر زبان حال دعوی انا الحق زد و نسبت مجبوی که مرا وجود مطلق است بسوئے  
خود منسوب گردانید فاما بمقتضای حدیث قدسی فاذا احببت کنت له سمعاً  
و بصراً ابی یسمع و بی یبصر و بی یفطن - و نیز حدیث نبوی صلی الله علیه و سلم



از مشکات النبوة شاهد حال است که ان الله ينطق على لسان عمر و درین حالت  
حضرت عیسیٰ علی نبینا علیه الصلوة والسلام دران دریا برپیدا و هویدا شد و مراد از نبی  
حقایق عالم شهادت چنانچه صاحب عوارف و عوارف میفرماید المملک ظالم  
الکون و المملکوت باطن الکون چون عشق بمطابق فیض قدس خود را در  
اعیان ثابته جلوه گر داند از ان عالم شهادت در ظهور آمد و در ان حالت حضرت  
عیسیٰ دعویٰ فرزند یزد و گفت که من پسر خدایم - در میان سیدما و آن محبوب  
تنافع افتاد محبوب میگوید که پسر منست و من میگویم که پسر من - آخر الامر پسر آن  
محبوب متحقق شد - بدان اے عزیز درین اقع فعل سالک عین محبوب میشود چرا که  
سیدما بصفت محبوبی گشته میگوید که عیسیٰ پسر منست - پس دعویٰ سیدما بطلان  
رسید و دعویٰ وجود مطلق که بصفت نسائی ظهور یافته بود بتحقیق رسید -  
پس انانیتة و قتی سرانگر بیان سیدما بری زد که تجلی وجودی متلذذ بود  
که مای و منی دران بحر محیط ظاهر و هویدا شد - چون سالک ازین مرتبه ترقی کند  
مای و منی از وضوح و متلاشی گردد و الله اعلم بالصواب - همدین محفل فرمود چون  
وقت نماز عشا در آید اول دو رکعت تحیتة الوضوء ادا نماید و بعد از دو رکعت  
شکر الشیخ لمزید عمر اگر شیخ در قید حیات باشد و نیت همچنین کند لمزید العمر اگر  
از عالم فنا بعالم بقا رسیده باشد بروح مقدس حضرت شیخ بخواند - چنانکه  
بعد از اشراق خوانده باشد و بعد از چهار رکعت نوافل بگذارد و بخواند در هر رکعت  
بعد از فاتحه چهار قل و بعد از سلام یا حی یا قیوم بر حجت استغیث مقادیر  
بخواند باز در سجده رو یا ارحم الراحمین ده بار بخواند بعد از سنت های و

فرائض ادا نماید و دو رکعت که بعد فرضیه است ادا نماید و چهار رکعت صلوة الحاجات  
بگذارد و بخواند در رکعت اول بعد فاتحه لا اله الا انت سبحانک انی کنت  
من الظالمین فاستجبنا لک و کفینا من العسر و کذلک یفعلی المؤمنین  
صد بار بخواند و در رکعت دوم بعد فاتحه افرص امری الی الله ان الله بصیر  
بالعباد صد بار و در رکعت سیوم بعد فاتحه و ایتی ممشی القصر وانت امرح  
الرحمن صد بار و در رکعت چهارم بعد فاتحه نعمر المولی و نعمر التبیور صد بار  
و در هوا ایستاده سر برهنه کرده صفت صد مرتبه رب ایتی معلوب فانتقم  
بخواند بعد از بدرگاه پاک رب العزت و عابطلید - این نماز را شروع از عروج  
ماه شب پنجمین تا سه روز عمل نماید و ترتیب و یم صلوات الحاجات همدین نوع  
است چهار رکعت صلوة الحاجات بگذارد و بخواند در رکعت اول بعد فاتحه آیت الکرسی  
سه بار و در رکعت دوم بعد فاتحه سه قل و در رکعت سیوم بعد فاتحه آیت الکرسی  
سه بار و در رکعت چهارم بعد فاتحه باز سه قل و بعد سلام در سجده رو و سبحان  
القادر الذی لهریزل سبحان العلیم الذی لا یجهل سبحان الجواد  
الذی لا یخجل سبحان الحلیم الذی لا یجمل چهار بار بخواند یا رب  
بسیار بخواند و حاجت خود بطلید بعد از دو رکعت صلوة الاخلاص بگذارد  
و بخواند در رکعت اول فاتحه اخلاص چهل مرتبه و در دوم نسی مرتبه و در سیوم  
بیت مرتبه و در چهارم ده مرتبه و بعد سلام یا قتاح صد بار بخواند و در سجده رو  
و گوید اللهم ارزقنا کمال الحسنی و سعادت العقبی و خیر الاخرة و  
اکاوی مقادیر سر از سجده برداشته هزار مرتبه این را بخواند انی مشتاق



إِلَى تَعَالَيْكَ يَا رَبِّ سُبُّكَ اللَّهُ وَتَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالَى عَرْشُهُ وَتَعَالَى سَعَادَةُ  
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بِفَضْلِ الْإِلَهِ جَمَالِ جَهَنَّمَ أَسْرَى مُحَمَّدٌ تَسْمُوهُ اللَّهُ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيبٌ أَوْ كَرْدٌ وَبَعْدَ صَلَوةِ الْقَرِيَةِ بَكَدَارٍ وَبُخَانٍ  
وَرُبَّ رَكْعَةٍ بَعْدَ فَاتِحَةِ الْخَلَّاصِ بِمَقَادِيرِ اسْتِغْفَارِ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاسْأَلْهُ التَّوْبَةَ بِمَقَادِيرِ بَارِخَانٍ وَدُرِّجَةٍ وَدُرِّجَةٍ وَدُرِّجَةٍ  
أَجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَّقِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ  
يَحْزَنُونَ سُبُّكَ يَا رَبِّ وَبَعْدَ رَكْعَةٍ بِدِيَةِ الرُّنُولِ بِرُوحِ مُقَدَّسٍ بِرُوحِ أَنْبِيَاءِ مُحَمَّدٍ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَدَارٍ وَبُخَانٍ وَرَكْعَةٍ أَوَّلَ بَعْدَ فَاتِحَةِ الْخَلَّاصِ  
وَدُرِّجَةٍ وَدُرِّجَةٍ وَبَعْدَ سَلَامٍ بِكَلِمَةِ اللَّهِ صَلَّيْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ قَدْ  
جَعَلْتَ ثَوَابَهَا لِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَلِّغْهُ مِنَّا  
تَحِيَّةً وَسَلَامًا وَهَدِيَّةً أَلَمَّا عَلَى رُوحِ مُحَمَّدٍ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ  
الرَّاحِمِينَ بَعْدَهُ وَتَرَجَّوْا وَبُخَانٍ وَرَكْعَةٍ أَوَّلَ أَمَّا تَرَجَّوْا وَدُرِّجَةٍ  
قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَدُرِّجَةٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ بَعْدَهُ تَكْبِيرٌ كَوَيْدٍ وَدُعَاءٍ  
قَنُوتٍ بَخَانٍ وَبَعْدَ سَلَامٍ تَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالَى عَرْشُهُ وَتَعَالَى سَعَادَةُ  
سُبُّكَ اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - بَعْدَهُ أَيْنُ عَابِدٍ اللَّهُمَّ بَلِّغْهُ مِنِّي  
عَلَى رُوحِ مُحَمَّدٍ وَأَسْرَاجِ الْخَلَّاصِ مُحَمَّدٍ أَلْفَ صَلَوةٍ وَسَلَامٍ تَبَارَكَ

### باب نهم در فضیلت اذان و اقامه

بعضی صلوات پیش از نماز و ترديد و طواف گذارده اند و بعضی تهجد گذارده اند -  
نقل است روزی که شیخی و مولای در قریه سید پوره با جماعت برای نماز عشاء

تحریریه با امام بست و در عین صلوة فناء مطلق بر حضرت قطبی استولی گشت یعنی امر  
سبحانه و تعالی غالب آمد بر کون بنده چون از شب باقی یکپاسی ماند و حضرت شیخی  
بعالم صحور آمد و در آن مجالس شریف از مریدان چنانچه صوفی سلطان محمد شاه آبادی  
و صوفی سیف الله و شیخ محمد اسماعیل و محمد ماه سهارپوری و محمد باقر ماهر و وال و  
حافظ علی اکبر و همشیره زاده حقیقی حضرت قطبی سید غلام محی الدین و شیخ بهیکو  
برادر زاده و محمد عابد کرمانی و این فقیر و یاران و دیگر عرض داشت کرد که حضرت پیر  
و ستیگر نماز عشاء تمام و کمال ساخته اند از زبان دربار فرمودند که آب بیار  
تا وضو جدید ساخته ادا نمایم - حضرت شیخی باز از سر نو وضو جدید ساخته تمام و  
کمال فرائض و سنن و وتر و نوافل نیم شب و نماز تهجد و ادعیه های ادا ساخته رخ  
بجانب صوفیان برائے ارشاد نمودند - بهرین محل فرمودند چون محب از فناء ظاهر  
بر بقا باطن یعنی بمشاهده آثار عظمت ذات محبوب را در هر نظر خواه به نظر بصیر  
و خواه بصیرت ملاحظه کند و محبوب حقیقی در چشم او عیان گردد و وسوسه های ایتنا  
فی الافاق یعنی صور تجلیات یا در عالم الاکوان حالانکه آن آفاق با خرج عنک  
الصورت او الاخراج عنک و معنی وفی انفسهم و العین تست حتی تبین لهم  
مرکز ناظرین را که الله سبحانه و تعالی هو الحق الثابت در آفاق و در نفس  
انه الحق یعنی آن آفاق و نفس حق است و ضمیر راجع بسوئے آفاق و نفس است  
یعنی به نظر شود و خود را عارفین کاملین می بیند علامات ظهور ذات تجلی آفاقی  
در عالم کون و تجلی نفسی در انقاس نفس در عین ثابت خود را از عادات ائمه  
و آثار نوازل ماضیه از فتوحات و ظهورات از ممالک شرق تا غرب بر وجه خارق



عادات استمدالاً و کشفاً حتی که ظاهر میشود و ایشان را حقایق مخفیات همه اشیاء  
 ان الظاهر فیها هو الحق و بحق مشاهده کنند ما هیات را چنانچه که در عالم حسن و شهابت  
 مشاهده کنند بدستی و راستی آن ما هیات بر مرتبه عدمیاست نیست ظهور ایشان  
 را بذاته مگر بواسطه ظهور نور وجود حق سبحانه و تعالی و درین ضمن نمودنی سلطان محمد  
 عرضداشت کرد حضرت شیخی این مقام است از زبان گوهر نثار فرمود که این مقام حضرت  
 المعانی و الاسماء مسمی بعالم جبروت است ما را آیت ششیثاً الا و آیت الله  
 فیہ و این بیان و اعیان بر مرتبه دوام شهود است بهرین محل فرمود که شنیده ام  
 از مرشد نامی و عارف سامی قطب الموحیدین بندگی شیخ ابراهیم را میپوری که می  
 فرمود که قطب الاقطاب فرد الاقرا و قطب العالم بندگی شیخ عبدالقادر  
 قدس سره در بعض تصانیف خود با نقل حضرت سلطان العارفين برهان الاولین  
 امام العاشقین حضرت شیخ بازید بسطامی مسند ج ساخته نقلت روزی  
 حضرت شیخ بازید بسطامی قدس سره بر کمال حسن و ملاحظت معشوق زنا را پوشیده  
 جلوس پیش منم نمودند پس اصل کرد الله سبحانه و تعالی حضرت شیخ را با ارسال  
 حضرت حبیب نبی خود محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم به بیت را چه زیان که  
 بت پرستش نبود مگر این فعلی که از حضرت سلطان العارفين بوقوع آمد یعنی  
 در حالتی بود که ترقی کرد از عالم کون و مکان و مرتفع شد از عالم کفر و ایمان غریق  
 گشتند در بحر عمیق مولج نور ذات سبحان یافت صرف توحید حضرت رحمان و مانند  
 چیزه جز وحدت حق در ذات حضرت شیخ ایقان و مشاهده کرد ذات مجد و علی  
 و نبود زنا و در وجدان حضرت شیخ زنا را نبود اصنام در بصیرت حضرت شیخ اغیا

غیرش غیر در جهان نگذاشت - لاجرم عین مجله اشیا را شد  
 و در عین مقام قرب مشاهده معشوق حقیقی سطحی از زبان در بار حضرت شیخ قدس  
 لیس فی جیبی سوی الله بوقوع آمد و فی تلك الحالة جیبته و لیس فی الدین غیر الله  
 کسوت و درین مرتبه حس و عیان عقل حضرت شیخ بالکل مسلوب شد و حکم عالم جنون  
 گشتند و درین حالت بر شیخ حکم شرع شریف هیچ قباحته و شناعته نیست پس  
 قدس سره در عین حالت سکر قصد نمودند که بر عالم عوام ظاهر و هویدا کنم اسرار الوهیت  
 را و انوار صرف وحدت ربوبیت را لیکن در ظهور اسرار و انوار حضرت باز را  
 انهدام شریعت است و صلی الله تعالی علیه سلم از سال روح حبیب نبی خود صلی الله  
 علیه و سلم و این ستر بود از اسرار در ارسال روح مبارک حضرت حبیب خود علیه  
 الصلوٰة و السلام حتی که حاصل میشود قدس سره را حیای در انهدام شریعت بر وی  
 جمال محمد رسول الله علیه سلم پس قدس سره نزول کرد از حالت سکر بسوی عالم صحو  
 و خارج شد از بیت اصنام و متابعت کرد در بیت حضرت علام بهرین محل فرمود  
 سبحان الله اسرار حضرت شیخ العارفين از او را که عقول و فهم اجل است و باقدام  
 آن چه مجال محال هر کسی را که انشراح کند باز حضرت شیخی را حالتی پیدا شد  
 عنقریب طلوع آفتاب بعالم نوحا آمدند بسرعت تمام و ضویر بید ساخته سنن  
 فرائض فجر را نمودند باز از زبان در بار فرمود که نماز نیم شب چهار رکعت است  
 قبل از تجدد چهار رکعت است به نیت دو رکعت و اوقل رکعت بعد فاتحه  
 آیته الکرسی بخواند و در دویم آمن الرسول و سلام داده با همین طور بخواند و بعضی  
 صلوات پیش از نماز و ترنم و ظایف گذارده اند بعضی بوقت تجدد گذارده اند که قول



پیران عظام ماست باید که چهار رکعت گذارد و بخواند در رکعت اول بعد فاتحه  
 قل یا ایها الکفر ون و در ویم بعد فاتحه قل هو الله احد و رقعده بنشیند تحیات  
 بخواند و یا از بلند گوید اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ  
 الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ  
 عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ  
 بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مَعْطَى لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَرَادَ  
 لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُكَ الْجَدُّ مِنْكَ الْجَدُّ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ  
 پس بر خیزد و در رکعت باقی بگذارد و بخواند در رکعت سیوم بعد فاتحه قل  
 اعوذ برب الفلق و در رکعت چهارم بعد فاتحه قل اعوذ برب الناس و رقعده  
 اخیر و بعد التحیات همین کلمات که گفته بود گوید بر رفع صوت کند بجهه سلام دهد و  
 چهار رکعت صلوة العاشقین بگذارد و بخواند در رکعت اول بعد فاتحه  
 و اخلاص یا الله صبار در رکعت دویم بعد فاتحه و اخلاص یا سرحمَن صبار  
 و در رکعت سیوم بعد فاتحه و اخلاص یا سرحِمُو صبار و در رکعت چهارم بعد فاتحه  
 و اخلاص یا وُدُّ صبار بعد از سلام و عار استجاب که در نماز اشراق مذکور  
 است بخواند و دُعای گنج العرش بخواند یا من اظهر الجمیل و ستر القبیل یا من  
 لم یأخذ بالمجرية و لم یمنک الستر یا عظیم العفو یا حسن الصواب یا واسع  
 المغفرة و یا یا سطر المیدین یا الرحمة و یا صاحب کل بقوی و منتهی کل  
 مشکوی یا کبریم الصنم و یا عظیم المزن و یا مبدی النعویل استحقاقها  
 یا رب یا یا رب یا یا سبیده یا غایه سرغبتا اسألك یا الله یا الله یا الله یا الله

ان لا تسوی خلقی و خلق والذی وخلق امة محمد صلی الله علیه و سلم  
 فی النار و ان تغفر لی و لوالدی و لجميع المؤمنین و المؤمنات و امرؤ قنضر و انک  
 و الجنة سهل لنا و نة امورنا کما و یشر علینا صعوبتها انک تفعل ما  
 تشاء و تثبت و عندک امر الکتاب اللهم صر علی سیدنا و نبینا محمد و  
 اله اجمعین و بعده در سجده رود گوید اللهم احیی محبک و احشر فی تحت  
 اقدام کلاب احبائک سب بار بخواند اللهم اقدف حبک فی قلبی سه بار بخواند  
 و ترتیب دیگر صلوة العاشقین از قطب الموحیدین قطب الاقطاب ان ریس الایار  
 نامد از قطب عالم بندگی شیخ عبدالقدوس سمیع خنقی الحشتی الکنگوهی قدس سره ایغیر  
 بدین ترتیب است نوبت ان اصلی لله تعالی رکعتی صلوة العاشقین متوجها  
 الی جهة الکعبة المعشوقية المعظمة الله اکبر و بعد از تکبیر اولی پنجم صس  
 کند و اسم ذات بدل گوید مادام که تواند و بعده سورة فاتحه و اخلاص خواند و بعد  
 سه دم بدست و سابق صس کند و در رکوع رود سه دم صس کند بعد از آن تسبیحات  
 گوید و در قومه سه دم صس کند سجده رود بعد تسبیحات سه دم صس کند و جلس  
 بین سجده بین کند و سه دم صس کند و سجده دویم بدین ترتیب کند و رکعت دویم  
 نیز چنین کند و بعد از سلام این دو بیت بخواند عشق تو رفیق را ز من باد -  
 زخم تو جگر تو از من باد + از سر من عشق ده مرا نور - کاین سر من ز چشم من کن نور  
 بعد از آن این دو بیت از دُعای سمریانی بخواند میریت - تجددنی فی سواد اللیل  
 عیدی - قریباً منک فاطلبنی تجددنی + تجددنی فی سجدوک حین تدعوا -  
 و حین تقوم فاطلبنی تجددنی + باید که در حالت صس از ذکر اسم ذات فارغ نباشد



از زبان دربار فرمود صلوٰۃ العاشقین بلا واسطه در حضرت مثال مقید از قطب القطاب  
بندگی شیخ عبدالقدوس سمیع الحق قدس سره العزیز را رسیده است واللہ اعلم

### باب ششم در بیان فضیلت نماز تہجد و ادعیه های آن

نقل است که روزی مجلس شریف و محفل منیف حضرت شیخ و مولائی و ذی نیرتی عند اللہ تبارک  
در علم حقایق سیرت و در آن مجلس شریف از مردان چنانچه صوفی سلطان محمد و صوفی  
سیف اللہ و صوفی نور محمد خانہ سامہ و شیخ متعبیل و سید غلام محی الدین ہمیشہ را حقیقی  
حضرت و شیخ عبداللطیف برادر حقیقی حضرت و شیخ بھیکو و میر سید گلان سید بہریت  
و محمد باقر باہر و وال و سید فتح محمد و میر فیض اللہ و محمد باقر بوڈہ کھیرہ و ال این  
فقیر و یاران دیگر حاضر بودند چون صوفی سلطان محمد عرض داشت کرد کہ حضرت سید تکیہ  
امروز از کلام مجید و فرقان حمید سطرے چند نوشتہ بودم چون بآیت اللہ نور  
السموات و الارضین قلم رسید نورے از انگشتہائے خمسہ بطور آمد بمحرم شہاد  
نور ذات فنائے مطلق برماستولی شد یعنی بعد ساعتی چند بعالم صحو آدم و این چ  
حالت است و چه مقام است از زبان دربار حضرت شیخ و مولائی فرمودند بعد از کہ  
نفس و اجلائے مراۃ قلب و کنس وجود از مواہبات الہیات و واردات تجلیات  
بر ارواح سالک حتی کہ بر قلب و بر قالب وارد میشود و مرآن تجلیات را حدے و  
نہایتے نیست یعنی اگر محبوب حقیقی بعنایات الطاف و اضعاف اعطاف قدوم  
میمندت از دم در خانہ محب نہد و اذاجار نفس اللہ بطل نصری علیہ السلام ثابت آید  
و خانہ اش را بنور بنور جمال ذات و یکسوت صورت خود خانہ اش امعز و مشرق  
گرداند یعنی بتجلی شہود سے خانہ محب بنور خود منور گرداند کہ ہمہ رنگہائے مختلفہ از نظر

سالک برداشتہ شود و علم حق مر سالک را مستلزم آید و چون ہر تجلی کہ مشاہد است  
حدے و نہایتے نبود همچنان مر طلب الہی در سیر سلوک حدے و نہایتے نیست چرا کہ  
علی اللہ و ام نفس خود را گوشمالی بجاہات و ریاضات شاقہ و بفقر و فاقہ میدہد تا ذوق  
و شوق مع اللہ بیفزاید و درین ضمن این فقیر عرض داشت کرد کہ حضرت قطبی معنی این آیت  
اللہ نور السموات و الارضین مثل نور کاشکاکہ فیہا مصباح المصباح فی  
رُجاجہ الزجاجة کاٹھا کوکب درری یوقد من شجرۃ مبارکہ نہایت  
کا شرفیۃ و لا غربیۃ یکاد نہایتہا یعنی ولولہ تمسک سہ ناس نور علی  
نور و انین آیت کریمہ فہمیدہ مے شود مثل نورہ روح انسانی کہ در بدن انسان  
است پس اللہ سبحانہ و تعالی کہ فرمودہ است مثل نورہ یعنی مثل نور وجود حق  
سبحانہ و تعالی در عالم ناسوت مثل نور روح انسانی کہ در شکوۃ بدن انسان است و  
در آن بدن انسان چراغ روح است المصباح فی زجاجة آن زجاجة قلب انسان است  
پس معلوم شد کہ مشکوۃ بدن انسانی منور است بنور قلب زجاجی و قلب زجاجی منور است  
بنور روح انسانی کہ آن روح اضافی است و آن روح منور است بنور وجود حق سبحانہ  
تعالی الزجاجة کاٹھا کوکب درری و آن زجاجة قلبی گویا کہ کوکب زرخشنده است  
یوقد من شجرۃ مبارکہ و مراد از شجرۃ نفس انسانی است باضعاف اعطاف بانی قابل  
فیوضات الہیات است زتیونہ لا شرفیۃ یعنی از عالم مجرد است و کمالات لانہیات  
و عنایات لانہیات اللہ سبحانہ و تعالی است حالانکہ مجردات بالفعل است نہ بالقوہ  
ولا غربیۃ و مراد از آن اجسام عنصریہ کثیفہ و صلصالیہ کہ کمالات آن اجسام بالقوہ است  
ز بالفعل باز از زبان گوہر نثار فرمودہ یا آنکہ این آیت کریمہ اشارات یا بشارات



مرسالکان علودرجات از معاملات و مقامات در سیر سلوک ظهور نور وجود و در نظر سالکان  
در هر نظم الهی بنظر آخر معاینه میکنند از غایت عالم ارواح صفت روحی و ثانی مرتبه  
در ملک ملکوت صفت ملکوتی حتی که مشاهده میکنند در عالم ناسوت سبحان الله که ظاهر  
شد آن نور وجود الازلی که باین تغییر و تبدیل در عالم ناسوت که ظاهر است معاینه و  
مشاهده میکنند اگر محبوب حقیقی جمال خود را در نظر محب بصورت تجلی امری که برین  
اخبار است رأیت ربی علی صوراً مرد شایب قطط و یا بصورت تجلی نسائی  
که برین اخبار است که رأیت ربی فی سلك المدينة و علیه حلّة حمراء  
که هر دو تجلیات نزدیک عاقبت متصوفین اکمل افراد تجلیات ظهور نور وجود حق  
است بر سالکان جلوه گری کنند و محب از آن تجلیات که بحکم فیض مقدس که عطا کرده  
شده است مرستند و خاص اختط و لذت یابند سر از اسرار رأیت ربی  
علی احسن صورۃ غمزۃ ربی با او کنند و در حریم محرمیت با خود عطا سازند  
فایما تو کوا فتم وجه الله یعنی در عالم ناسوت که مشهود مرخص عام نور اعلی نور  
مشعر بر آنست اعلام بر اعلام بر خاص عام است با او ظاهر و هوید اگر در دگر محبوب  
حقیقی از عالم غیب یعنی از پس پرده معنی آن مسمی بعالم جبروت است تجلی جلال بر  
عالم ارواح بحکم فیض قدس که عطا کرده شده است مرستند و معین یعنی ظهور  
نور وجود بنظر نور محسوس در عالم جبروت نزول کرد که آن مصباح است و بعد  
از آن ظهور نور وجود و تنزل در عالم ملک ملکوت بنظر نور محسوس که آن چراغ است  
نزول کرد و بعد از آن ظهور نور وجود در عالم ناسوت بنظر نور محسوس در آن مشکوکه است  
برای عاتقان و جانبازان جلوه داد آن طالع شد محب از غفار باطن یعنی که مستولی شد

امر حق سبحانه و تعالی بر باطن سالک نه از او اسم ماند و نه رسم و نقوش و مجازی  
سالک از میان مرتفع شود و بحقیقت محبوب حقیقی است و یا بدین عرف نفس  
فقد عرف ربّه با او جلوه گری نماید و سالک در هر مقامی که مسمی بعالم  
جبروت است و چه در عالم ملکوت و چه در عالم ناسوت و مناسبت در هر مقامی خط و  
لذت یابد فقد فاسر خوراً عظیم القیوب او گرد و - همدین محل فرمود اگر ظهور نور  
وجود محبوب حقیقی آن حجابهای که در میان محب با صورت و معنی است پس از  
جمال که مسمی بعالم ملکوت الهی است و جلال مسمی بعالم جبروت الهی است مرتفع  
گرداند و غلبه تجلی ذاتی که غیب مطلق است یعنی هویت الهی که لیستحق الحق است یعنی  
فلا یرال هویت الحق له ثانیاً از لا و ابداً دائماً فی مقام الاحدیه و الجمع است - بدان  
اے عزیز که مرتبه ذات احدیت صرف است در ادراک عقول و قیوم و تقییم هر کس  
نکس محیط نشود و بر آن اخبار شاهد حال است که تفکر وافی الا الله و لا تفکر وافی ذات  
الله و قی که نسبت اصافت و اثبته سالک برواشته شود و هستی آن سالک هستی  
ذات مطلق مبتدل گردد و او را با و نسبت با معرفت ربی برقی درست آید و هر  
سالک را الله سبحانه و تعالی بتزود و ام شهود باین تعین مشرف و مغز گرداند  
که آن مسمی بعالم لا هوت است ذلك فضل الله یوتیه من یشاء والله  
ذو الفضل العظیم و بحمد و اتمام این کلمات عزایات حضرت شیخی الرزّه در  
تمام اندام پیدا شده و حالتی پیدا شده بعد یکپاس حضرت قطب بعالم صو آمدند  
و ضرر جدید ساخته چهار رکعت از صلوٰه تهجد داد نمودند بعد فراغ نماز تهجد و ادعیه  
رخ سبحان صوفیان نمودند همدین محل فرمود چون ثلث شب و یارب اربع از شب باقی



ما نذرناك نماز تجمید بر غیر و درین نص قرانی ملل است یا ایها المومنین قُوا لِّلَّيْلِ  
 اَلَا قَلِيلًا نِّصْفَهُ اَوْ ثُلُثُ مِثْلِهِ وَجَهْرًا مِّنْ تَقْوِيْنَ اَزْ لِّفْظِكَ وَرَايَةِ  
 اَوْتَقِصْ وَاقِعِ اسْتِ مَرَادِ نِثْنِ ثَلَاثِ يَارْبِعِ اَزْ شَبِّ دَاشْتِ اَنْدَ بَايْدِ كِ وَضُوْبُ كِ  
 سَاوِجُونِ اَرَاوَهْ مَصْلَا كُنْدِ اَيْنِ دُعَا نِجَوَانْدِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ  
 وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ وَفَتِيكَ پَا سَے بِرِ مَصْلَا تَنْدِ اِسْتَادَهْ اَيْنِ كَلَامَاتِ بَرَا  
 اَنْشَارِ بَاطِنِ خُودِ وَحَضُورِ لُ نِجَوَانْدِ حَسْبِيَ اللّٰهُ اَمْنْتُ بِاللّٰهِ وَرَضِيتُ  
 بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَنِزِيرِ بَرَا  
 دَفْعِ خَطَرَاتِ نَفْسَانِي وَدُوسَرِ شَيْطَانِي اَيْنِ دُعَا نِجَوَانْدِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَلَّاقِ  
 اِنْ يَشَاءْ يُدْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللّٰهِ الْعَزِيزِ بَعْدَهُ  
 دَوْكَانِ نِجْمَةِ الْوُضُوْغِ بَگِزَارِ دُودَانِ وَسُتُورِ كِ بِالَاذْكَرِ كَرِيمِ وَبَعْدُ دَوْكَانِ نِجْمَةِ الْوُضُوْغِ  
 چِهَارِ رَكَعَتِ اَزْ نَمَازِ تَجْمِیدِ اَدْنَامَايِدِ نِجَوَانْدِ دُرُ رَكَعَتِ اَوَّلِ بَعْدِ اَزْ فَاتِحَةِ آيَةِ الْكُرْسِيِّ  
 يَكْبَارُ وَدُرُ رَكَعَتِ دُوِيْمِ بَعْدِ فَاتِحَةِ اَمَّنِ الرَّسُوْلُ يَكْبَارُ نِجَوَانْدِ وَنِيتِ دَوْكَانِي  
 بِنْدُ وَبَعْدِ اَزْ سَلَامِ وَدُرُ وَايْنِ دُعَا نِجَوَانْدِ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَلْحَمْدُ وَاِلَيْكَ  
 الْمَشْتَكِي وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَبِكَ الْمُسْتَغَاثُ وَعَلَيْكَ التَّكْلَانُ وَلَا  
 حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ ذَهْ بَارِ نِجَوَانْدِ اَللّٰهُمَّ اِنِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَيْقِ الدُّنْيَا  
 وَمِنْ ضَيْقِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ ذَهْ بَارِ نِجَوَانْدِ اَللّٰهُمَّ اَسْأَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا  
 وَالْآخِرَةِ وَعَافِيَتَهُمَا وَاعْصَمْنَا مِنْ شُرُوْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ  
 مِنْ اَقَاتِهِمَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ذَهْ بَارِ نِجَوَانْدِ اَللّٰهُمَّ عَافِنَا  
 مِنْ كُلِّ بَلَاءٍ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ وَهْ بَارِ نِجَوَانْدِ بَعْدَهُ اسْتَغْفَارُ وَدُرُ وَ

ذَهْ بَارِ بَكُوِيْدِ بَعْدَهُ دُرُ سَجْدَهْ رُودِ وَامْرُشْ خَوَابِدِ وَبَرَا سَے اَمْرُشْ بُوْقَتِ سَحْرَا عَقُو  
 صَدَارِ نِجَوَانْدِ وَبَعْدَهُ دُوسْتِ بَرُوَارِ وَايْنِ مَنَاجَاتِ شَيْخِ الشُّيُوْخِ كِ مَعْمُولِ مَنَاجَاتِ  
 نِجَوَانْدِ وَبَعْدَهُ بَذْكَرِ وَمَرَا قَبِهْ شُغْلِ شُودِ - مَنَاجَاتِ اَيْنِ اسْتِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ  
 مَلَكًا يَدُشَا بَا نِظَرِ وَرَضَا رَحْمَتِ بِمَا كُنْ خُذَا وَنَدَا ظَاهِرِ وَبَاطِنِ مَارَاوَرِ طَلِبِ رَضَا خُوشِ  
 جَعْدَارِ تَفَرُّقِ وَپَرِيشَانِي وَسِرْگَرْدَانِي اَزْ رَاهِ مَادَا اَزْ رَاهِ هَمَّ سَلْمَانِ دُودَارِ عَفُو  
 عَافِيَتِ رَاقِبِيْنَ وَفَرَاتِ مَآكِنِ رَعَايَتِ وَعَنَايَتِ رَاسَا عَقَهْ وَقَاعِدَهْ مَآگَرْدَانِ مَارَا  
 بَدَسْتِ تَفَرُّقِ مَابَا زَمَدَهْ وَمَارَا بِمَا كَمَارُ وَمَارَا بِرَاهِ مَآگَزَارُ وَمَارَا اَزْ شَرِّ مَآگَزَارُ - وَ  
 كَارِ هَا سَے مَادُ هَمَّ سَلْمَانِ دُرُ عَافِيَتِ وَدُرُ رَضَا سَے خُوشِ بِاصْلَاحِ اَنْزَكْرَدَهْ رَاوُ  
 لَگَزَارِ وَآيِنْدَهْ رَا كَمَارُ - هَرْ چِهْ بِبَنْدَهْ نَخْشِي دِيْنِي نَخْشِ وَبَارِ رَضَا خُوشِ قَرِيْنِي  
 بَخْشِ مَارَا بِقَهْمِ خُوشِ مَحْزُولِ مَگَرْدَانِ وَمَارَا اَزْ يَادُ خُودِ مَغْرُولِ مَگَرْدَانِ وَمَارَا بِغِيْرِ  
 خُوشِ مَشْغُولِ كُنْ - اَهْیِ اِگَرِ سِپَرِي حِجَّتِ نَدَارُمِ وَاِگَرِ بَسُوْزِي طَاقَتِ نَدَارُمِ اَزْ بَنْدَهْ  
 خَطَا وَذَلَّتِ وَازْ تَوْعَطَا وَرَحْمَتِ اَسَے قَدِيْمِ لَمْ يَزَلِ وَاَسَے غَزِيْزِ بَلِ اَللّٰهُمَّ  
 اَصْلَحْنَا وَاصْلَحْ فُسَادَ قُلُوْبِنَا وَاصْلَحْ فُسَادَ اَعْمَالِنَا وَاصْلَحْ فُسَادَ اقْوَالِنَا وَاصْلَحْ  
 فُسَادَ صُدُوْرِنَا وَاصْلَحْ فُسَادَ اَعْمَالِنَا وَاصْلَحْ فُسَادَ اَحْوَالِنَا وَاصْلَحْ وِلَا عَقَهْ  
 اُمُوْرِنَا وَاصْلَحْ ذَاتِ بَيْنِنَا وَاصْلَحْنَا بِمَا اَصْلَحْتَ بِهِ مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ  
 يَا مَصْلَحَ الصَّالِحِيْنَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَ اَخْتَمُوْلُنَا  
 بِخَيْرِ رَبَّنَا تَوَقَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَ اَلْحَقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ  
 اَيْضًا مَنَاجَاتِ حَضْرَتِ سَالْتِ پَنَاهِ عَلِيهِ السَّلَامِ اَلْحَمْدُ عَلَي سَيِّدِنَا  
 تَاجِ الْعِبَادَةِ حَقِّي لَا اَعْبُدُ غَيْرَكَ وَعَلَى لِسَانِي تَاجِ الذِّكْرِ حَقِّي لَا اَذْكُرُ غَيْرَكَ



وعلى قلبى تاج المعرفة حتى لا اعرف غيرك برحمتك يا ارحم الراحمين  
ايضا مناجات قال الامام الاعظم ابو حنيفة الكوفي رضى الله تعالى عنه

هب ان النفس قد بلغت مناها	المرتكب المبينه منتريها
سرفيتك سارقا غير اعتبالا	وعمر ك طارفا نبتة انتباها
صر فنا العمر في لعب ولهو	فاها ثمر اها ثمر اها
الحى ما عصيتك من عناد	ولكن شهوتي بلغت مناها
وندخرت ان الشمس اتى	بزخر حتى عفاني لن تراها
احب الصالحين ولست منهم	لعل الله يزرقنى صلاحا
واخرس ودهم في جوف قلبى	لعل الله يزرقنى فلاحا

## باب يازدهم در بيان فضيلت نماز جمعه

نقل است روزى حضرت شيخ و مولاي و ذخيرتي عند الله در حالت بگريستي  
شهود حضرت الذات بود چون بعالم صحو آمدند با جماعت صوفيان كه حاضر بودند  
سوال عجايب غرائب نمودند كه آن كسيت و صيت كه طلب خوردن نمايد  
و آن چه چيز است كه حرارت رسيد طلب برودت نمايد و همچنين برودت  
غالب آمد طالب حرارت شد و در آن مجالس شريف از مريدان چنانچه صوفي  
سلطان محمد و صوفي سيف الله و حافظ علي اكبر و مير فيض الله و ميكان شيخ پير محمد  
نقاي سري و محمد باقر ماهر و وال و شيخ تعميل و مير سيد كلان و سيد هادي الله  
و سيد غلام محي الدين هميشه زاده حقيقي حضرت و شيخ عبد اللطيف برادر حقيقي حضرت  
و محمد علي بند و وال و اين فقير و ياران ديگر حاضر بودند و درين ضمن صوفي سلطان محمد

بسم الله الرحمن الرحيم

عرض داشت كرد حضرت شيخ كه از حقايق آنها را شاد مي فرمايند كه ما حاضر مجلسيان ستفيد  
و بهره ياب شوند از زبان گوهر نثار فرمود كه معشوق حقيقي در هر لحظات و در هر لحظات  
بهر صفت از صفات خود با عاشق روي ديگري نمايد چه در عالم ناسوت و چه در  
عالم ملكوت و چه در عالم جبروت و چه در عالم لا هوت مناسب آنرا تيماي كبا عاشق  
يا فقه و عكس آن آفتاب در آينه عاشق تا فقه به رنگي در هر مراتب اگر هستند آن  
حقايق بغايت مرتبه صفا و نورانيت مثل اعيان عقول و نفوس مجروده بهانقدر  
بمرتبه صفا و نوراني با عاشق رنگ نمودن گيرد و گاه رنگهاي مختلفه نمايد و گاه  
يك رنگي ظاهر و هويدا گردد و گاه به سبب رنگي رخ نمايد چون هر نفعي كه در عالم ناسوت  
مجازا بلطائف عنصريه نظير نور و وجود حق سبحانه تعالى تا فقه مثل نور شمس است  
كه در زجاجات متنوعه مختلفه تا فقه اگر مي باشد از زجاجات صافيه و ابيضه ظاهر هويدا  
ميشود آن نور آفتاب بهانقدر كه صاف و ابيض است اگر هستند آن زجاجات  
غير صافيه و ملوانست بلون كثافت ظاهر ميشود آن نور آفتاب بهمان كثافت چنانچه  
مولوي جامي در رساله مي فرمايد اعيان همه شيشه هاي گوناگون بود و كافتاد  
بر آن پرتو انوار وجود و هر شيشه كه بود رخ يازد و كبود و خورشيد در و هم بهمان رنگ نمود  
بر لفظ مبارك راند همچنين نور وجود حق سبحانه و تعالى است اگر هستند آن حقايق  
بيضا صافيه نوراني ظاهر و هويدا خواهد شد نور وجود حق سبحانه و تعالى بهانقدر اگر  
هستند آن حقايق ملبس بكتافت جسمانيه عنصريه صلصاليه ظاهر و هويدا ميشود آن نور  
وجود حق سبحانه تعالى بهانقدر پس بدان اعراف غريزي الحقيقه اثر بهمان حقيقت است كه  
خود با خود حفظ گيرد و با عاشق در پرده فعل جلوه گري كند في الحقيقه همان فاعل



حقیقی اوست که بر نقش خود هست فتنه نقاشش پس نیست در آن میان تو غشش  
 باز در اشواق و اذواق از زبان در بار چند ایات خوش میخاند که ظاهر  
 تو عاشق معشوق باطن است به مطلوب که دید طلبگار آمده به عشق و پرده مینواز باز  
 عاشق کو که بشنود آواز که همون شاهد و همون شهود پس فی الدار غیره موجود  
 و سهرین محل فرمود که معشوق حقیقی هر تعین را که در عالم ناسوت بر نگهائے مختلفه  
 مرکب ساخت بلطائف حکمت از خصوصیت جواهر و جسمانیات و روحانیات و  
 همچنین که در زمین پیدا ساخت از نباتات و حیوانات و غیر ذلک بجائے قوام بدن  
 انسان که الانسان بنیان الرب واقع است و نیز مطابق میان روح خور و طعام  
 پس بدان که عزیز روح بر ذوق است سکنه روح حیوة و دوام روح حیات و  
 روح حیات از روحی است و قتی که خارج شد از جسد بنی آدم گشت حی میت و  
 روح حیوة آن روحی است که سبب آن روح مجاری انفاس و قوت اکل و شرب  
 است پس متعلق شد آن طعام با قلب و سبب آن طعام قوام بدن انسانست  
 با جزائست الله تعالی تا این اخرویه بر ریاضات و عبادات و مجاهدات استغراق  
 در تصورات ربوبیت دل خود را بوستان گرداند و ثمره محبت بخیند و روح خود را  
 از عکس انوار تجلیات الانبیاء جلوه دهد و علی الدوام در هر لحظات و در هر لحظات  
 سر خود را در سر راه البیاء و مراقبه متغرق گرداند چون لک باین تیر رسید  
 از مواهب الله سبحانه و تعالی دل صوفی باب توحید پرورش یابد و روح با نوار  
 تجلیات بتور نور گردد و در دریا رصانع غواصی گشته تا انسان ستری و انوار بتوریت  
 آید و بر لفظ مبارک راند حال آنکه قالب مرکب قلب است که سبب آن هر دو عمارات

دنیا و آخرت است و قال الله تعالی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً و ین من این فقیر  
 عرض داشت که در حضرت پیر و تنگبر صاحب عوارف میفرماید امر فاح علی بصورت  
 بنی آدم لهر اید و اسرجل و سر و س و یا کلون الطعام و لیسوا بملکة و جواب این  
 کلمات حضرت قطبی فرمودند همچنین است از حدیث نبوی و کلام مصطفوی مفهوم میشود  
 که روح را جسمی است کما قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم الارواح جنود مجتدة  
 فما تعارف منها ائتلف و ما تناکر منها اختلف و لفظ جنده که در حدیث نبوی  
 صلی الله علیه و سلم واقع است مفهوم میشود که لفظ جنده و الت میکنند بر اینکه بدستی و  
 راستی روح را جسمیست که قائم است بذات خود می آید و میرود و مر آن روح را  
 حیواتیت و روحیات نقش از برائے پیر رسول علیه الصلوة و السلام لبسان فصیح  
 و صف نمود هر روح را بتعارف و تناکر حال آنکه این تعریف نمیشود مگر کسی که حی باشد  
 الله سبحانه و تعالی بعد ترکیب آدم علیه السلام پیدا ساخت طبائع اربع و اخراجات  
 و رطوبت و یسورت پس طعام میرسد بسوئے معده و حال آنکه در معده طبائع اربع و  
 در طعام نیز طبائع اربعه پس قتی که اراده کرد الله سبحانه و تعالی اعتلال مزاج بدن  
 آدمی آنرا گرفت طبع از هر طبائع ضد او از طعام پس گرفت حرارت سردی را و  
 رطوبت خشکی را خلقت تقدیر الغریز العینة و این جواب مطابق شریعت است  
 پس بدان که عزیز نزدیک اهل حق و ارباب حقیقت طبیعت ملکوت جسم است  
 و آن قوتیست که ساری باشد در جمیع اجسام بیط و مرکب عنصری و غیر ذلک حال آنکه  
 طبیعت واحد نیست اختلاف گردد حقیقت آن طبیعت و حکم آن طبیعت  
 عین چیز نیست که واقع شد در آن چیز اختلاف چه صورتهای طبیعت و حکم مختلف



اند چه بر یک صورت حکم دیگر باشد و بر صورتی حکم دیگر که آن شیء بار و یا بس است  
 و آن شیء دیگر جاریا بس است همدین محل صوفی سلطان محمد فضائل روز جمعه که در وقت  
 واقع است بیان نمود از زبان و در بار فرمود که هر سال که باید که برائے نماز جمعه اول  
 وقت غسل نماید چون از غسل جنابت یا از غسل جمعه و یا از غسل عیدین که کسنت است  
 فارغ شود این دعا بخواند اللَّهُمَّ اغْنِنِي طَاهِرًا وَافْضَحْ حُجَّتِي وَلَا تَدْعُ عَلِيَّ ذُنْبًا  
 بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ بعد غسل کند که کسنت است در مسجد برو و دو رکعت  
 تحت مسجد بگذارد و بعد چهار رکعت بنیت کفارت که نماز نافوت شده باشد قبل از  
 نماز جمعه بگذارد و نیت چنین کند فَوَيْتُ اِنْ اَصَلَّى لِلّٰهِ تَعَالٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ صَلَوَاتِ  
 التَّقْوَى كَتَبْتُكَ الصَّلَاةَ الْقَضَاءُ اَلَّتِي فَاتَتْ مَعِيَ فِي جَمِيعِ عَمْرِي مُتَوَجِّهًا اِلَى جَمْعَةِ الْكَلْبَةِ  
 الشَّرِيفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَبِحَوْلِهِ اَكْبَرُ وَبِحَوْلِهِ اَكْبَرُ وَبِحَوْلِهِ اَكْبَرُ وَبِحَوْلِهِ اَكْبَرُ  
 يَا نَزْدَهُ بَارِعًا لِّسَلَامٍ دُرُودِ اَيْنَ دُعَا بَخَوَانِدُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ  
 يَا سَابِقَ الْفَوْتِ وَيَا سَامِعَ الصَّوْتِ وَيَا مَحْيِيَ الْعِظَامِ بَعْدَ الْمَوْتِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ  
 وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ لِيْ فَرْجًا وَمَخْرَجًا مَّا اَنَافِيهِ اَنْتَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ  
 تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَامُ الْغُيُوبِ يَا اَرْحَمَ الْعَاطِيَا وَيَا غَافِرَ الْخَطَا يَا سُبُوْحَ  
 يَا قُدُّوسَ رَبَّنَا وَرَبَّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ سَرِّبْ اَغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوِزْ عَمَّا  
 تَعْلَمُ فَانْتَ اَنْتَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ وَيَا سَابِقَ الْغُيُوبِ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَاَيْضًا  
 چهار رکعت بگذارد و بخواند در هر رکعت بعد از فاتحه اخلاص ده بار بعد سلام لا حَوْلَ  
 وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ صد بار گوید الله سبحانه و تعالی وقت نزع جان از  
 سلب ایمان نگذارد و ایضا نماز تسبیح بر روز جمعه در مسجد بگذارد و فضیلت نماز

تسبیح در احادیث آمده است که فرموده حضرت رسالت پناه صلعم حضرت عباس ابن  
 عیبه طلب را یا عاها خبر میدهم مگر که این فعل بکند که در و ده خصائل است و قتی  
 که از تو این فعل بوقوع آید غفر الله مگر ترا گناهان اول و آخر قدیم و جدید و خطا  
 و عیبا صغیرا و کبیرا بر سر او علانیة اگر تواند هر روز و هر شب بگذارد و یا بعد نماز  
 خفتن و یا در وقت تهجد بگذارد و اگر نتواند در شب جمعه و یا روز جمعه در مسجد جامع  
 بعد نماز فی زوال بگذارد و اگر نتواند در هر ماه و در هر سال و یا در جمیع عمر خود  
 یکبار بگذارد و چنانکه در هر رکعت تسبیح هفتاد و پنج بار گوید و بدین ترتیب نیت کند  
 فَوَيْتُ اِنْ اَصَلَّى لِلّٰهِ تَعَالٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ صَلَوَاتِ التَّقْوَى مُتَوَجِّهًا اِلَى جَمْعَةِ الْكَلْبَةِ  
 الشَّرِيفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَتَحْمِيْمُهُ يَدْرُوْشًا كَوَيْدٍ بَعْدَ ثَنَاءِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ  
 لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ چهار ده بار و یا نزد هم مرتبه لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ  
 اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بعد از فاتحه و تسبیع هفتاد و پنج بار و اخلاص ده بار بخواند  
 بر تسبیح هم بر آن طریق ده بار گوید و دهم بار تمام مرتبه کند پس در رکوع رو و بعد  
 تسبیح رکوع آن تسبیح ده بار گوید و قومه کند در قومه ده بار گوید و در سجده تسبیح  
 سجده ده بار گوید پس بنشیند در جلسه ده بار گوید و در سجده و ویم ده بار گوید و نهاد  
 پنجبار میشود و هر یک از این طرق رکعت دویم و سیوم و چهارم بگذارد و این ترتیب  
 مرویست از امام نووی بروایت ترمذی یا لاسناد الی عبد الله بن مبارک کذا  
 فی سنن الیهدی بعد فراغ این دعا یا در و بخواند اللَّهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ تَوْفِیْقَ  
 اَهْلِ الْهُدٰی وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْیَقِیْنِ وَمَنَاصِحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعِزَّ اَهْلِ الْبَصْرِ  
 وَجِدَ اَهْلِ الْخَشِیَّةِ وَطَلِبَةَ اَهْلِ الرِّغْبَةِ وَتَعْبَادَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ



حتی اعرفک واسألك اللهم مخافة بحجرتی عن معاصیک حتی اعل بطاعتک  
 عملا استحق به رضاك حتی اناصحت فی التوبة خوفا منك وحتی اخلص لك  
 النصیحة حبالك وحتی توکل علیك فی الامور وحسن ظن بك سبحان خالق  
 النور ویا واهب النور اخرجنا من الظلمات الی النور یا نور النور یا  
 منور النور یا نور السموات والارض نور قلبی بنور معرفتك ربنا  
 اتمم لنا نورنا واغفر لنا انك علی كل شیء قدير وصل علی رسولنا ونبیننا  
 محمد و آله اجمعین ایضا ترتیب در سنن الهدی نماز تسبیح بکلم بعضی حدیث  
 دیگر بدین طریق مسطور است چهار رکعت بگذار و بخواند و در هر رکعت فاتحه و سوره  
 و بروایت در رکعت اول الکمل التکاتر و در دوم والعصر و در سیم الکافرون  
 و در چهارم اخلاص بخواند بعد از این تسبیح بخواند سبحان الله و الحمد لله و  
 لا اله الا الله و الله اکبر پانزده بار بعد تمام سوره ذه بار بعد رکوع کند و  
 بعد تسبیح رکوع تسبیح مذکوره ذه بار و بعد در قومه تسبیح مذکوره ذه بار بعد  
 در سجده اول تسبیح مذکوره ذه بار بعد در جلوس تسبیح مذکوره ذه بار باز در سجده  
 دوم تسبیح مذکوره ذه بار بعد در جلوس استراحت تسبیح مذکوره ذه بار جلوس تسبیحات  
 در رکعت واحد هفتاد و پنج بار میشود همچنین در باقی سه رکعت تسبیحات بگویند  
 و این جمله سی صد تسبیحات در جمیع چهار رکعت میشوند حضرت رسالت پناه  
 صلی الله علیه و سلم فرمودند بگذار و این نماز تسبیح را در هر روز یک یا در هر جمعه  
 یا در هر ماه یا در هر سال یک بار بعد چهار رکعت سنت جمعه  
 بگذار و این تسبیح تسبیح خلیل برائے خطبه بر منبر آید بحضور دل جمیع خطباء کند

که قائم مقام دو رکعت نماز است بعد از دو رکعت فرضیه جمعه با امام بگذار و بعد از چهار  
 رکعت سنت دیگر بخواند و در رکعت سنت و قتی بخواند و دو رکعت نقل بگذار و بخواند در هر  
 رکعت بعد فاتحه اخلاص سیت و پنج بار و بعد سلام و در دو رکعت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم جلوس  
 بعد فاتحه مقدسه بار و اح جمیع مومنین بخواند بعد از سیر الاسمار من تصنیف حضرت  
 غوث الاعظم محبوب بجانی حضرت میران سید شاه محی الدین عبدالقادر جیلانی  
 قدس سره الله الغریز تبرتیب که نوشته بخواند و بعد حفظ ایمان و صلوة بحضور  
 بخواند بعد از حکم آیت قرآنی فاذا قضیت الصلوة فانتشر و فی الکامر  
 یز یارت شیخ و بزرگان برود و یا بطلب علم مشغول شود یا بعبادت مرض برود  
 ثواب دارد باید که طالب دین هر کس که بکند به نیت دینی بکند و در کاره که نیت  
 دینی درست نهد از ان اجتناب کند لاسیما در صحبت اهل بهو و لعب عمر خود  
 ضائع نکند و پر بهیز از ان بر خود واجب لازم شمارد و الله اعلم بالصواب

## باب دوازدهم در بیان فضیلت ذکر جهر و خفی و مراقبه از پیران عظام علیه الرحمة و الغفران رسیده

نقل است روزی در مجلس شریف حضرت شیخ و مولای دخیترتی عند الله تسبیح و بیان  
 افکار جهریه و خفیه افتاده بود و در ان مجالس شریف از مریدان چنانچه صوفی سلطان محمد  
 و صوفی سیف الله و حافظ علی اکبر و میر فیض الله و میر سید فتح محمد و محمد ساقی و  
 میان شیخ محمد پیر تھانیسری و محمد عابد تھانیسری و محمد باقر ماهر و وال و این فقیر  
 و یاران دیگر حاضر بودند از زبان دُر بار فرمود که راه خدا تعالی در مشارق و دُر



مغارب است و نه در جنوب و نه در شمال است و در تحت زمین نه در بالا آسمان  
 است و نه در بهشت و نه در عرش است راه خدا تعالی در درون قلب تست  
 و فی النفس کما قال امیر المؤمنین و امام الاشبیین شمس المشارق  
 و المغرب حضرت علی ابن ابی طالب رضی الله تعالی عنه که مرا الله وجهه  
 دواءک فیک یکفیک و ما تشعر دواءک منك و ما تبصر انت الکتاب المبین  
 الذی ما حرفة یتظهر المظهر و تزعم انک جرم صغیر و فیک انطوى العالم  
 الکبر فلا حاجة فی الخارج و فکرک فیک و ما تفکر ان قمری باغ احدیت بلسان  
 فصیح بترجم الوهیت میفرمایند دوائے تست در تست - و قتیکه سالک تصفیه قلب  
 و کنس وجود بر ریاضات و مجاهدات شاقه علی الدوام اشتغال بدو اوصوم و دست  
 اول گرفت آنصوفی عروق شجرة الفقر مع و سرق شجرة التواضع و اجعل فیها  
 اهليلة التوبة و اطرحه فی هاون الرضاء و اسحقه بمنجاس القناعة و اجعل  
 فی البطخیر النقی و صب علیه ماء الحیاء و اغله بنار المحبة و اجعل فی قدح الشکر  
 و روحه بمروحة الرجاء و اشربه بملعقة الجهد فانک ان فعلت ذلك کفایت  
 میکند ترا من کل دار و بلار شیفی بمرض القلوب فی الدنیا و الاخرة و حالانکه شعر  
 تو از ان دو اوصوم که از تست در تست که جاهد و فی الله حق جهاده حکم ناطق  
 است و قتیکه مرشد ارشاد نماید و نمیدانی تو که تویی کتابیت بیان کرده شد  
 و چون سالک بارشاد مرشد مشتغل با اشتغال بمجاهدات شد و تجلیات لائمهات  
 بحکم فی النفس کما فلا تبصرون در ذات تو خروج یافت و آن کتاب بین است  
 بیک حرف ظاهر میکند مضمرا یعنی آن تجلیات که مضمور بود ظاهر میشوند از یک هم ذات

حالانکه زعم میکنی تو بدستی و راستی که تو جرم صغیر است با وجودیکه الله سبحانه و تعالی  
 در ذات تو پیچیده است عالم اکبر یعنی گنجینه های شیوانات و قابلیات از حسن  
 جمال اوست و چیمه کنت کنزاً مخفیاً فاجبت بصحرا ظهوراً تذخراً و ترا در عالم کون  
 شهادت پیدا ساخته پس نیست حاجت ترا در طلب معشوق حقیقی در خارج عالانکه  
 فکر تو در تست کما قال رسول الله صلی الله علیه و سلم الناس ینام فاذا ما نوا  
 انتبهوا از غفلت بغفلت بجواب نیای و فی نمیکنی فکر تمام کما قال الله تعالی  
 نحن اقرب الیه منکم و لا کن لا تبصرون و این قرب اگر چه حاصل است مشحرا  
 فاما از غفلت حجاب محبوب است و چون محجوب دنیای و فی حادثی از سبب  
 آن حجاب های درک نیستی تو قرب زمان و قرب مکان و قرب ذات را در  
 نیز تفکر و فی الاراءه و لا تفکر و فی ذات الله مشعر بر این معنی است - پس  
 بیان اے عزیز راه خدا تعالی تعلق بدل وار و بدل منازل های الهی ط  
 باید کرد و نه لغدوم و کار عبادات تعلق بجوارح وار و نه عرفان الهی لایسعی  
 فی الارضی و لا فی السماءی و لکن بیسعی فی قلب عبد المؤمن و ابتداء مرا لک  
 را باید که خود را مستقل و ستقیم بشربیت وار و چنانچه فرائض و سنن و واجبات  
 و مستحبات و اوامر و نواهی و جمله ادب شرع بجای آورد بعد از ان بخدمت  
 مرشد حاضر آید کما قال علیه الصلوة و السلام العلماء و مرشدة الانبیاء و علماء  
 ائمتی کانبیاء بنی اسرائیل و مراد ازین علماء آخر تست و نه علمای دنیای  
 که محض قشر اند و هم نصوص الدین خبر ایشانست بعده مرشد مطالب صادق را فرماید  
 سه روز متواتر روزه دار و همیشه بکلمه تبلیل دست خفارد و بنزار و یا کنه را با اشتغال



دار و تادش مصفا از کدورات نفسانی گردد و بعد از سیوم روز در حجره غسل ساخته  
 بر پیش مرشد بیاید یا مرشد او را در خلوت مؤذّب یا داب به نشاند و حال آنکه شاگردان  
 کبار و عارفان نامدار و قار الله هستند و تعظیم و تکریم ایشان بمقابله آن اکو مکرم  
 عند الله اتقیکو میباشد پس مؤذّب گردانند مریدان را با وظایف هر طاعات و  
 عبادات و مؤذّب گردانند باطن مریدان را بحاسبه و مجاهده و مراقبه قال تعالی  
 أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدِمْ يَمْعُنِ یعنی رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم مامور  
 با و امر الهی شدند با اقتداء بالذین هدی بهم پس دانسته شد با اشارات این لزوم  
 اقتدار بمشایخان و عارفان نامدار که مامور به هدایت بطریق محمدی صلی الله علیه و سلم  
 شده اند فان الشیخ فی قومیه کالتبی فی ائمتّه همین معنی است بعده مطالب  
 مشغول بذکر نفی اثبات دارد و سه مرتبه مرشد چهارم آفراید بعد که بهین طریق طالب  
 صادق با ملاحظه دو واسطه سه مرتبه بحضور مرشد گوید علی الدوام بذكر الله سالک  
 چنان غرق و مستغرق شود که ذکر در میان نماند و فانی بواسطه شیخ چنان شود  
 که از هستی او هیچ اثری و شایه نماند و فانی اشخ بروی ثابت آید بهرین محل  
 فرمود چون محصل صادق به محبت محبوب و امن محبوب گرفت جائے رهایش است  
 و قتی که محبوب امن عاشق گیرد و رهایش نبود تا مرتبه اذکر که بروی حاصل آید و  
 تا کار سالک بانجام رسد و بهرین محل بر لفظ مبارک اند پس مرید سالک باید  
 که مقول حضرت ابو بصیر رضی الله عنهما در هر لحظه یاد آرد که در دنیا زنده  
 ام بذكر محبوب در عقبی زنده باشم بشا به رویت محبوب مرید سالک طالب  
 باید بدوام ذکر الله خود را شتغال آرد و بهرین محل فرمود که شنیده ام از مرشدی

آن قطب الموحیدین عارف سامی حضرت بندگی شاه ابراهیم دامپوری صیغره  
 که شبی از شبهای خواجه جنید بغدادی در مناجات بود گفت الهی چنان  
 زمانه گذشت که اهل طار الاعلی و همه اهل زمینیان بر من میگرفتند پس الحال  
 از مواهبات الانبیات و عنایات لاتناهیات تو من بر ایشان میگشایم اکنون  
 چنان هستم که از خود خبر دارم و نه از ایشان و بعد از آن ده سال به پاسانی دل  
 بودم و دل را از غیر نگا به شستم از گوش باغوش محبوب بودم یعنی از علم الیقین  
 بعین الیقین رسیدم بعد از ده سال مراد دل نگا داشت و الحال نسبت سال  
 است که از یکدیگر اخبار ندارم یوم تبدل الارض غیر الارض و اشرق الارض  
 بنوره تنها ظاهر و هویدا گشته و عاشق عین معشوق آمده و مرتبه قرب فرایض برین  
 هویدا گشته خلائق میدانند که جنید با مشکلم بکلام است حال آنکه حق سبحانه و تعالی  
 بزبان جنید متکلم است و خود را حیر معشوق یعنی یا علم الآن مع الله کما هو فی  
 الازل سالم آمده و همچنان دل از نور من خبر نه و بعد از آن بر لفظ مبارک اند  
 الله سبحانه و تعالی بهرست سال بزبان جنید سخن گفت و جنید در بیان  
 نبود و هم خلائق را خبر نبود نقل حضرت جنید قدس سره الله العزیز حضرت قطبی  
 تمام کرده نعره زد و بیوشش افتاد بعد ساعتی چند بوش آمدند صوفی سلطان محمد  
 عرض داشت کرد حضرت پیر و دستگیر حد ذکر چهار مطالب از کجایان بجا رساند  
 فرمود قال رسول الله صلی الله علیه و سلم حالیکم عن ربّه تعالی اذ کان الغالب علی  
 عبد الله اشتغال بلی جعنت معه و لذته فی ذکری فاذا جعلت همه و لذته فی  
 ذکری عشقی و عشقه و رفعت الحجاب فیما بینی و بینیه و ایشان ابطال حق اند



یعنی شجاع اندر محاربه نفس و شیطان و جاهد و اخی الله حق جهاده کمر بنداشت  
و باک نیکند ایشان در بذل روح بمقاصد غفیرت و فتوحات مشاهدات الهیات  
و چمن نمیشوند در عبادات و ریاضات و مجاہدات و همچنین مرید صادق اباید  
که جهان بمجاہدات نشود و مہرین محل فرمود روزی قطب الموحیدین قطب الاقطاب  
حضرت قطب العالم بندگی عبدالقدوس گنگوہی اسمعیل الحنفی الحسینی قدس اللہ سرہ العزیز  
در آخر عمر بندگی در حجر مشغول بودند چون از حجر بیرون آمدند قطب الموحیدین  
بندگی شیخ رکن الدین عرض داشت کرد حضرت پیر سنگیر عمر شریف حضرت بغایت  
کبر رسیدہ و دہر لمحہ و در ہر لحظہ جمال محبوب حقیقی بے پردہ ہستیاں مشاہدہ نمائی بند  
و مجاز حضرت بحق الیقین بحقیقت ذات محبوب متحد گشتہ تا الی بذکر ہر شہتغال  
داشتن باعث معلوم نیست از زبان گوہر شہار حضرت قطب العالم بندگی شیخ عبدالقدوس  
فرمود کہ بابا رکن الدین نشیندہ یک خاک بیز در کوچہ بازار بنجاک بیزی شغول  
بود اتفاقاً گذر بادشاہ آن زمان در آن کوچہ افتاد و بہ ندیمان خود با پرسید کہ  
آن شخص بچہ کا مشغول است - مقربان در گاہ عرض داشت کرد کہ جہان پناہ عالم  
و عالمیان بنجاک بیزی اشتغال دارد آنچه از نصیب مطابق قسمت بدست  
مے آید قوت عیال و اطفال خود ہامی نماید فی الحال بادشاہ یک لعل در آن خاک  
انداخت و آن خاک بیز لعل یافت بجائہ رفت روز دیگر باز بنجاک بیزی شغول  
شد اتفاقاً گذر بادشاہ روز دیگر در آن کوچہ افتاد آن شخص او دید و شناخت شاید  
کہ لعلی کہ در آن خاک انداخت آنجاک بیز را بہمان اشتغال یافت حتی سہ روز  
مقواتر لعل در آن خاک انداخت و یافت شاہ عالم و عالمیان بحضور خود طلبیدہ گفت

اے حریص چندان حرص کردن چه فایده دارد یک قیمت لعل در تمام عمر تو کافی است  
فاما الحریص لا یقنع ولا یشبع بر تو متبذرت گشتہ - آن خاک بیز زمین خدمت بوسیدہ  
عرض داشت کرد کہ اے شاہ عالم و عالمیان بے خاک بیز کہ از بیزیدن اینچنین خاک  
لعل بدست آید چرا باید گذاشت - مہرین محل قطب العالم بندگی شیخ عبدالقدوس  
فرمود کہ بابا رکن الدین از آن جہر کہ از کیفیت بے کیف سیدم و چونی کیفیت ابرہی کیفی  
خود مطالعہ کردم آن جہر را چرا باید گذاشت حضرت قطبی بلفظ مبارک اند کہ ذکر  
لسانی سالک بحدے کند کہ قلب آن سالک بندگرا اللہ مستقیم شود و از ہتھفات  
طمانیت نفس است حال آنکہ در طمانیت نفس شیطان الرجیم نا امید شود کما قال  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان جاثر علی قلب ابن ادم فاذا  
ذکر اللہ تولى و خنس و اذا غفل التفت قلب فحدثه و مناکہ پس از خطر نفسانی  
و شیطانی بعبید گردد و از بعد شدن نفس و شیطان سالک بجلو در جات مترقی شود  
و حصول دولت اشواق و اذواق بیفزاید چون مراد این از مقامے بمقامے بمقام  
مقربین عارفین و صلیین رسید گشت قلب مرآن سالک سماوی و مزین شد  
بر منتہ الکو اکب ذکر اللہ پس عروج کرد بیاطن خود بجلو در جات و منور شد نفس  
مطمئنہ و خطرہ ملکی نیز خلف ماند کملت جبرائیل علیہ السلام فی لیلۃ المعراج عن  
رسول اللہ صلعم قال لو دفوت قدرا نملتہ لاحرق و مہرین محل فرمود خواطر ہا  
مر سالک اورابتداء سیر سلوک چہار اندہ - اول خطرہ از نفس است دوم خطرہ از  
حق است و سیم خطرہ از شیطان است و چہارم خطرہ از ملک است کہ کاتب  
خیر است - اما آن خطرہ کہ از نفس است پیدا میشود در تمام زمین قلب و خطرہ ملکی پیدا



میشود از بسیار قلب و قتی که مودب شد سالک با آداب نفس خود برسد و تقوی کونس  
 وجود بذر الهی پس مصنفی شد وجود و سالک مستقیم شد ظاهر و باطن و بدام ذکر الله  
 سالک از زبان بقلب سید و از قلب مبررسد و از سر بروح رسد و قتی که بر مرتبه  
 رسیدند بزرگ روح ساکت مانند سر و قلب لسان و آن ذکر روح ذکر مشاهده مشوق  
 حقیقی است در هر لحظات و در هر لحاظ و در هر مرتبه از مراتب الهی چه در عالم ناست  
 و چه در عالم جبروت و چه در عالم لا الهوت مناسب هر مرتبه با عاشق رنگ نموده گردد  
 و چشم عاشق از پر تو نور جمال روشن نماید و بگوید بعلم یقین و عین یقین و  
 حق یقین و حقیقت الحق و حق الحقیقت و حق در هر مرتبه با عاشق رنگ نماید و مختلفه  
 و گاهی یک رنگی ظاهر و پدید گردد و بجای میرنگی حاصل آید یا بد که بایاران مدور  
 بنشینند و ذکر هر گویا انتقال از ذکر بد ذکر بدین طریق کند اول تجدید وضو  
 ساخته چهار رکعت از تجدید بگذارد و بالا نماز تجدید ذکر کردیم و بعده بیت و یک بار  
 استغفر الله الذی لا اله الا هو الحق القیوم عفا الذنوب و الذنوب الیه  
 بخواند و بعده بیت و یکبار صلوة بر پیغمبر صلی الله علیه وسلم بفرساید بعده سه مرتبه  
 بالتسمیه کلمه طیب با از بلند گوید و در از گذشت تمام و در مد با ملاحظه و واسطه  
 کشیده شود و ملاحظه و واسطه را نگه دارد و ذکر لا اله الا الله بگوید و دو صد مرتبه  
 بعده اثبات چهار صد مرتبه و بعده اسم ذات شش صد مرتبه بگوید چند تا که مشوق  
 و ذوق مع الله دست دهد بعد ساعتی دم در کشیده سرور مراقبه آرد با مراقبه فانی  
 مشغول شود و یا مراقبه صفا بعد از کلمه طیب سه بار تمام گوید بعده دست بر شسته  
 این دعا بخواند اللهم احرق عدا و ضل و بنار عشقك و شوقنا الی جلالك

در بیان فضیلت نماز

و جمالك و اقطع حجابا بیننا و بینك و اسر زقنا کاسا من شرب محبتك و  
 خلعت و صالك و تشریف لقائك یا ذا الجلال و الاکرام الهی نورنا بحق نورك  
 و ثبتنا فی حضورك یا هادی اهدنا الصراط المستقیم و اسر زقنا انریدنا  
 مشاهدة لقائك الکریم و لطفك الکریم صلوات الله علی خیر خلقه محمد و آله  
 اجمعین بر حمتك یا اسرار حمیر الرحمن علی الترتیب بیان همه اذکار و اشتغال مراقبه  
 بنا بران ناساختیم در رساله ارشاد الطالبین حضرت قطب الاقطاب فردا افراد  
 بندگی شیخ جلال الحق و الدین قضا نیمی قدس سره تعالی نوشته اند  
 این جا احتیاج نوشتن نبود و وقت فراغت نداشت بنا بران موقوف و شسته ایم

### باب تسبیح و در بیان فضیلت نماز معکوس

نقل است روزی حضرت شیخ و مولائی ذخیر فی عند الله در پانی پت بزیارات  
 سلطان العارفين بر بان العاشقین قطب الاقطاب فردا افراد دست ذوالجلال  
 حضرت مخدوم شاه شرف الدین بوعلی قلندر قدس الله سره الغریز تشریف داشت  
 و در آن مجلس شریف از مریدان چنانچه صوفی سلطان محمد و صوفی سیف الله و محمد باقر  
 ماهر و وال و سید غلام محی الدین همشیره زاوه حقیقی حضرت شیخ اسمعیل و محمد باقر  
 بوذه کبیره وال و سید هدایت الله و محمد ساقی و حافظ علی اکبر و این فقیر و یاران  
 دیگر حاضر بودند و در آن خانقاه مجذوبی حاضر آمد آن مجذوبی طلب طعام نمود  
 طعام موجود بود و پیش آن مجذوب نهادند شیخ اسمعیل سوال کرد حضرت پیر و ستیگر  
 مجذوب من کل البوذه نسیان باوراک عقول و فهم از فیض کون و بمرسم شریعت  
 است یا وجودی که عقول و فهم ایشان ادراک با کل شرب از کجای نماید از زبان گوهر

در بیان فضیلت نماز

در بیان فضیلت نماز



شار فرمود آری چنین است تسمیه قلندر به ایشان ثبت بر این معنی است بگو ایشان  
 بسکر طیبیت قلوبی باشد حتی که خراب می کنند عادات و تقیدات خود را و آداب مجالست  
 و مخالطات با خلق الهی سازند و سیر و اسفار ایشان در میادین طبیعت قلوبی باشد  
 و می کنند آن چیز را که در آن عایت استجاب آواکش منع نباشد با وجودیکه طلب  
 ایشان باکل و شرب مثل آن شخص که در حالت نوم چیز را در اندام نایم خلیه و عین  
 حالت نوم اندام خود را می خارد و نمیداند که چه فعل از ما سرزد میشود و طلب مجذوب  
 باکل و شرب هم برین موال است - و در آن مجالس شریف عزیز طالع علم بودال  
 در معنی شریعت از حضرت قطبی نمود - از زبان دربار فرمود نزدیک علماء شریعت  
 سراج ظلمت جملات از کتاب سنت است و هر چیز که مخالف کتاب و  
 سنت است خارج است از دین نبوی صلی الله علیه و سلم و معنی شریعت نزدیک  
 علماء طریقت حمله عظیم الامانت مراد از شریعت قائم کردن و نظایف عبودیت  
 بر ریاضات و مجاهدات و مراد از حقیقت مشاهد ریو بیت چون محبوب حقیقی از غفلت سر  
 عالم بطون خود را بصحرای عالم ظهور تجلی وجودی ظاهر و هویدا ساخت و جو مجرب  
 در کون و شهادت بوجود آمد و بر رسم شریعت در سیر فی الله بر بد و تقوی باطلاع  
 مجاهدات اکتساب نماید - یکمین متفق که خبر او ذره نبود - چون گشت ظاهر این همه  
 اغیار آمده - و قتیکه محبت بطون خود را با بخلا مرآة قلب صفا نماید - هر چه دوی  
 دلت مصفا تر - زو تجلی تر امینا تر - چون مکن آن محبوب حقیقی از غایت تصفیه رانده  
 قلب محب بجلوه ظهور آید محب بطالع شدن تجلیات محبوب بر تبه اختفا گردد و در صورت  
 محبوب ادراک آینه خود ظاهر و عیان بیند و یگانگی محض پدید آید حضرت قطبی این کلام

تمام کرده بیوشش افتاد و بعد ساعتی چند بعالم افاقت آمدند در همین علمیه شتیاق  
 فرمود که این کنایت از عالم جبروت است - آندم که بر آینه بنا بد خورشید  
 آینه انا الشمس نگوید چکند - همدین محل فرمود شریعت و حقیقت هر دو متلازم  
 اند هیچ وجه من الوجوه در میان اینها بقا عدد بتاین نیست و طرق الله سبحانه تعالی  
 تعلق به ظاهر و باطن دارد پس ظاهر شریعت محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم است و  
 و باطن شریعت محمد صلی الله علیه و سلم است پس بطون حقیقت در شریعت مثل  
 آینه است چنانچه زید و رکبن است و یا کنوز در معدن است هر سال که که مجاهد تهر  
 شریعت شد مطلع بحقیقت گشت و بعد ازین مقدمات این فقیر اجازت بجای  
 نماز معکوس درخواست زبان گهر بار فرمود که این نماز حضرت سالت پناه صلی الله  
 علیه و سلم و جمیع پیران خواجگان چشت اهل بهشت و اغلب مشایخان کبار گذارده  
 اند و درین نماز حضوری بیشتر است و مرتبه عظیم صلیانیت که در چاه خود را  
 آویزند و یا بخلوت باشند کسی نامحرم را آنجا گنجایش نبود مگر خادم را رخصت است  
 چنانچه این نقل بر لفظ مبارک اند از قطب الاقطاب شیخ الشیوخ العالم قطب  
 علامه الدهر شیخ فرید الحق والدین خواجه سعوده سلیمان اوجوهی قدس سره العزیز  
 منقول است رفته از پیر خود حضرت خواجه قطب الدین قدس سره اجازت چله  
 تو اتم فرمودند که با فرید الدین موجب شهرت است عرض داشت کردم که دلایت  
 حضرت مخدومی و مولائی حاضر است مطلوب شهرت خیر است و فرمود اگر مطلوب  
 چله داری چله معکوس بگذار که جائی مسجد باشد و درون مسجد چاه باشد بالا س  
 چاه درخت باشد پس حضرت شیخ فرید الحق والدین بمطابق امر عالی متعالی پیر کثیر



از مقام بمقام شهر به شهر می گشتند و در آنچه همون ملاقات مسجد یافت و  
مؤذن مسجد یافت و مؤذن مسجد را با خلاص مفتون ساختند و او می آمد بعد فراغ نماز  
عشاء حضرت شیخ رامی آویخت و پیش از صبح میکشاد و اغلب بزرگان رزادیه  
حجّه خود گذارده اند طریق این است باید که اول غسل کند و اگر تواند وضو و جردید  
کند و دو گانه بر زمین ادا نماید و فاتحه بزرگ حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم  
و برح حضرت فرید الحق والدین و برح جمیع پیران خواجگان چشت بخواند  
طریق نماز معکوس این است حلقه آویزد و متکا باندازد و دوالی و یار سنی و یگر و  
آویزد دست کله و دست راست کند یک حلقه در پائے راست اندازد و بر سر  
چوب ساند و آنرا بدست گیرد و بدست چپ آن حلقه بیائے چپ پوشاند و  
پائے را بر سر چوب برابر کند و فرود آید سرنگون کرده صلوة آغاز کند و وقت فرود  
آمدن دوالی و یار سنی را گرفته بآهستگی فرود آید سه سجدا کنگره عشق بلند است  
و بلند + تا تو سر پا کنی کار تو اینجا رسد + صلوة با شارت بگذار و اول فے  
مستقبل قبله سه مرتبه کت لفظ حق حق حق بآواز بلند گوید بعد از آن دو رکعت  
دو گانه ادا نماید تا در فتح باب کشاده گردد و اول دو گانه شکر الوضو بگذارد و بخواند  
در هر رکعت سه مرتبه سورة اخلاص و بعده دو رکعت شکر الله بنیت مذکور  
میگذارد و بعده دو رکعت صلوة معکوس ادا نماید و بخواند بعد فاتحه آیه الکرسی  
یک بار و اذاجار و اخلاص مرتبه بخواند بعده چهل و یک مرتبه این دعا بخواند  
یا غیاثی عند کل کربة و معاذنی عند کل شدّة و مجیبی عند کل دعوی  
و رحمانی تنفطع جیلتی یا غیاثی نو و نه مرتبه حسینی سترتی گوید و بعده چهار

رکعت دیگر بنیت معکوس بگذارد و در رکعت اول بعد فاتحه چهار قل چهار گانه  
و در رکعت دوم سه گانه بار و در رکعت سیوم دو گانه بار و در رکعت چهارم  
یکان بار - دوم ترتیب اینست در هر رکعت بعد فاتحه سورة اذاجاء نصر الله  
پنج بار و اسم حق صد و بیست و یکبار و بعد از سلام چهل و یکبار الله هادی  
گوید و بعد از آن شش رکعت صلوة المعکوس ادا نماید و نزد یک بعضی مشایخان  
دو رکعت معمول حضرات خواجگان است بدین طریق اول دو رکعت بگذارد و  
در هر رکعت بعد فاتحه اخلاص یکبار بار و اگر مبتدی باشد در هر رکعت سه بار  
بخواند هر روز زیاده کند تا بنهر رکعت رساند الغرض از سه مرتبه کم کند ایضا  
بعضی بعد از حرف اخلاص در هر رکعت گذارده اند و آن چهل و هفت میشوند  
در هر رکعت بعد فاتحه چهل و هفت بار سورة اخلاص بخواند بعد از آن سلام گوید  
یا حنیّ یا حنیّ فی دیمومة مملکة و بقائه یا حنیّ یا قیوم بخواند و بعد از آن  
چهار رکعت دیگر بگذارد و بخواند در رکعت اول فاتحه سورة مزمل یکبار و سورة  
الکافرون یکبار و در رکعت دوم آیه الکرسی یکبار و در رکعت سیوم و لفظی  
یکبار و قل اعوذ برب الفلق یکبار و در رکعت چهارم الحمد شکر یکبار و قل  
اعوذ برب الناس یکبار و بعد از سلام در دو ختمه سه بار گوید و رسول الله صلی  
الله علیه و سلم را در تصویر آرد و یا واسطه مرشد در تصویر آرد پس در ذکر سه پایه  
و یا بهونکم و یا مراقبه مشغول شود اگر تواند سورة اذاجاء نصر الله و الفتح برائے  
فتح باب بخواند و بعده متصل این سی صد و هفت مرتبه این اسم بخواند یا سرائی  
الطاهر من کل افة یقتد سبه یا سرائی بخواند چنانچه منقول است قطب الاقطار



خواجه معین الدین چشتی قدس سره از اجازت باطن پندوستان متوجه شدند  
از پیر خود قطب الاقطاب خواجه عثمان هارونی التماس چهل اسم باری تعالی کردند پس حضرت  
خواجه فرمودند یا معین الدین ملک بندوستان یک اسم کافی است یا آنرا یکی  
الطاهر من کل آفة یقصد سیه یا از آنکه بعد از آن سرکه لفظ حق حق بنگذمت  
باستگی فرو داید و ثمرات این کسب بعد از عمل خواهد شد و بظهور خواهد آمد و فواید دیگر  
شب اول هر ماه فاتحه و آیه الکرسی و اخلاص هر یک سی بار و شش رکعت نماز  
بسم سلام بگذارد و بخواند در هر کسے بعد فاتحه و اخلاص یا زه بار از مشایخان  
که این مقولست و رمان حقتعالی باشد

### باب چهارم در بیان فضیلت او را و نماز ماه حرم و لیلة الزفاف و عیلة

نقل است روزی حضرت شیخی مولائی ذخیرتی عند الله برای مجلس عرس قطب الاقطاب  
حجة الاصلین برهان العاشقین بندگی شیخ عبدالقدوس خفی الحشتی در گنگوه تشریف  
داشت و در آن مجلس شریف از مریدان چنانچه صوفی سلطان محمد و صوفی سیف الله  
و محمد باقر ماہر دوال و محمد ماه سهارنپوری و محمد باقر بڈوہ کھیڑه دال و سید فتح محمد  
و شیخ محمد پیر قنایسری و این فقیر و یاران دیگر حاضر بودند صاحبزاده بر جاده محمدی  
سراج ظلمات جهلات در عین مجلس عرس حضرت قطبی آمده سوال کرد که  
قطب الاقطاب قطب لعالم جدی و مولائی در شرح قصیده امالی که تالیف نمائ  
است این قول فضل اصحاب بر او لیا میفرمایند معنی این قول با در اک عقول  
مایان نمی آید حضرت ارشاد فرمایند تا از معنی قول حاضر مجلسیان استفاد و بهر یابند  
از زبان گهربار فرمود که کلام است صاحبزاده آن قول بیان کرد و فضل الصلابة

بسم الله الرحمن الرحیم  
و فی لیلة الزفاف  
و فی لیلة الزفاف

علینا قطعی لانعم یرون اللہ علیہ وسلم فی صلات الجبروت و سخن  
مروا فی صلات الکابلیس فی الغور از زبان گهربار فرمود وجود هایلون سرور انبیاء  
صلی الله علیه وسلم جبر و تمیزت و کنوزک مراتب وجود مطلق و نبوت فردیت بر ذات  
محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم در مقام جمعیت الهی است که هیچ یک مراتب اسوائے مرتبه  
ذات حدیث گنجایش نه و جمیع اضافات وجود موجودات از لا نبوت و جبروت  
و ملکوت الله سبحانه و تعالی در ذات حبیب نبی خود صلی الله علیه وسلم نهاده و هر  
لطافت در نظافت و رین تعین محمدی مندرج ساخته لازمی بود و مجسم و یاروحی بود  
مصور و کذا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما من نور الله و المؤمنون من  
نور نبی اشارات با اشارات این معنی است و جائے دیگر فرموده انی و ان کنسایان  
ادم صور تا ویل فیہ معنی و مشاهد یا توفی پس بدستی و رستی را در آن دم  
علیه السلام معینست که گواه است به پدر من یعنی آن حقایق آدم که پیدا شده از  
حقیقت محمدیست که نور البین اول و قابلیت اولی می نامند و بر واحد از اول و ان  
چه انبیاء و چه اولیاء و چه خواص چه عوام منظر اسم کلی است و جمیع کلیات داخل تحت  
این اسم عظیم است که جامع الهی است پس بتدار کرد الله سبحانه و تعالی حبیب خود را  
بامر وجود با بجا و روح اولاد ختم ساخت الله سبحانه و تعالی بامر الرسالت اخرا پس  
اصحاب کرام حسن محبوبتی بصورت و معنی و سستی خود را مبدل بهستی محبوب ساخته  
که حقیقت آنحضرت که الطیف الحقایق موجودات و اقرب الاقرب بحضرت الذات بقوہ  
است هو الاول هو الآخر هو الظاهر هو الباطن بر این معنی مثبت است  
که بر صبر عین مشاهده و حفظ می یابند و نصیب اولیاء عظام بعد فنا ظاهر و درع



و تقوی کمال ریاضات و مجاہدات و کنس و جود انکد و رات تمام و رائیة ابلیس  
یعنی بمرآة عالم تبلیس یعنی در حضرت عالم مثال متجسد میشود و رات اے را ارواح  
منور رسول علیه الصلوة و السلام در حضرت مثال بصورت جسد مثالی و مشابہ آن  
صورت کہ بودند صلی اللہ علیہ وسلم در حال طغولیت و جوانی و ممکن نیست مرابلیس  
لعین تبلیس امتصور میشود بصورت جسد مثالی صلی اللہ علیہ وسلم عصمتہ من اللہ  
در حق راتے زیر کہ حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم مظہر اسم ہادیت  
و مبعوث برائے ہدایت و شیاطین لعین مظہر اسم مصل و مخلوق مہرست برائے  
ضلالت اگر تمثال میشود بصورت علیہ السلام ہر آئینہ متغزل میشود و اہدایت چرا کہ  
سُدت اللہ جاری برین است تمثال نمیشود و هیچ نشی از اشیا بصورت و حسیہ  
علیہ السلام از جہت تعظیماً نشاء علیہ الصلوة و السلام باز از زبان در بار فرمود عارف  
صاحب کشف اگر صورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا صورت ولی و خیران حضرت  
عالم مثال مطلق و یا مقید و ید و افاضہ علوم معارف و عطایاے آہی بر صاحب  
کشف گردید پس نیست صورت مشہود مگر عین صاحب کشف و ناطق نباشد مگر بآن کہ  
مگر زبان او۔ پس بدان اے عزیز ناموسی عین موسی بود و ناموس ہر پیغامبر  
اوست و شکم بود ناموس ہر پیغامبر مگر بلسان او۔ ہمدین محل این فقیر و ضدت  
کرد۔ حضرت شیخ و مرشدی صاحب فصوص حضرت شیخ محی الدین عربی قدس سرہ  
در فصوص الحکم میفرماید فای صاحب کشف شاہد امورنا تلقی الیہ مالہ  
لیکن عندہ من المعارف و تمنیہ مالہ لیکن قبل ذلک فی یدہ فکالت الصور  
ہو عینہ لا غیر و باز از زبان در بار فرمود آرسے پیر بزرگ عین القضاہ ہلنی

مطلع انوار عنایات سبحانی می فرماید انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سبع مائتہ مرتبہ و کل مرتبہ حسب رسول اللہ اکا ان الیوم علمت انہ ما کان  
ما رأیتہ الا انما یعنی برستی و رستی کہ من دیدم در رویا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم مقصد مرتبہ پنجم کہ در خواب سول خدا را دیدم لیکن امروز داتم کہ نبوده  
است چیزے کہ دیدم در خواب گزین ہمدین محل فرمود اولیاء عظام کہ حسن پیکر نخستہ  
منظر سرور انبیاء را مطابق ہتعداد و در لباس کون و یا در لباس صورت ملکی  
و یا در لباس صورت حتی در حضرت عالم مثال مطلق یا مفید مشاہدہ سے نمایند و  
عارفان از ان جن لذت و حظی یا بتدیس فضل اصحاب برادیا را ولی و ان خرات  
چرا کہ اصحاب کرام بر صبر عین مشاہدہ می نمایند و اولیاء عظام در حضرت عالم مثال  
حظ و لذتے گیرند بعد این مقدمات این فقیر برائے نماز ماہ رجب لیلة الرغائب  
اجازت خواست فرمود این نماز را قطب الموحیدین بندگی شیخ رکن الدین در آمین  
خود نوشته اند اندرون حجرہ از کتب خانہ بیار مطابق امر عالی متعالی از کتب خانہ  
آوردہ نماز ماہ رجب لیلة الرغائب درین محفوظات ثبت نمودیم کہ رجب شہریت  
رجب قدرہ سہ سال متعبد است تفریق این ہر چہا نوعست کہ سہ سال مومنان  
محرّم است و سہ سال عابدان ماہ رجب است و سہ سال محرمان چون قاتل میزان آید  
و سہ سال منجمان چون آفتاب در حمل آید قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجب  
شہر اللہ و شعبان شہر ہی و ر۔ زمان شہر امنی و شرح آمدہ است قبل  
یا رسول اللہ ما معنی قولک شہر اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
لانہ مخصوص بالمغفرت و فیہ تخصیص الرما و فیہ اثاب اللہ علی انبیائہ



حَفِيفُ الْقَوْلِ أَوَّلِيَّةً مِنْ يَدِ عَدَائِهِ شَبَّ أَوَّلَ مَهِ رَجَبٍ مِنْ نَازِمِ رَكْعَتِ نَازِمِ رَكْعَتِ  
 بَكَدَارِ دُخَانِ دُرِّ هَرِ رَكْعَتِ بَعْدَ فَاتِحَةِ اخْلَاصِ كِبَارِ دُرِّ مَهِ اسْتِغْفَارِ بَسْمِ  
 بَخَانِ قَرِيبِ كَلِمَةِ وَيَا هَفَا وَبَارِ بَارِ سَانِدِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ  
 اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَكَلِمَةِ تَوْحِيدِ كَلِمَةِ رَسَانِدِ آمْرِيهِ شُودِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دُرِّ مَهِ  
 مَهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ مِنْ جَمِيعِ الذُّنُوبِ وَالْآثَامِ هَزَارِ بَارِ كَوْنِ  
 آمْرِيهِ شُودِ وَصُوفِي سُلْطَانِ مُحَمَّدٍ عَزَّ وَجَلَّ شَدِّتْ كَرْدِ لَيْلَةِ الرِّغَابِ وَرَكْعَتِ شَبِّ وَقَعِ  
 مِشْهُوَ اَزْزَبَانِ دُرِّ بَارِ فَرَمُو دُرِّ اَوْرَاوَنُوشْتِ اسْتِغْفِرُ اللَّهَ بَسْمِ بَارِ كَوْنِ كَرْدِ نَازِمِ رَكْعَتِ  
 رُودِ دُرِّ دُخَانِ دُرِّ مَهِ دُرِّ اَوْرَاوَنُوشْتِ اَدَا بَيْنِ دُورِ رَكْعَتِ نَازِمِ  
 بَجَاعَتِ شَشِ سَلَامِ بَكَدَارِ دُخَانِ دُرِّ هَرِ رَكْعَتِ بَعْدَ فَاتِحَةِ اخْلَاصِ سَبَّارِ  
 وَاخْلَاصِ دُورِ دُرِّ بَارِ بَعْدَ فَرَاغِ نَازِمِ هَفَا دُورِ بَخَانِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ  
 النَّبِيِّ الْأَمِيِّ وَالْإِلَهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ بِسْمِ رُجْدِ رُودِ وَاسْتِغْفِرُ اللَّهَ قَدْ وَصَلْتُ رَهْمَتًا  
 وَرَبِّ أَمَلًا نَكَّةً وَالرَّحْمَةُ هَفَا دُورِ بَخَانِ بَسْمِ بَارِ كَوْنِ بَسْمِ رُجْدِ رُودِ وَاسْتِغْفِرُ اللَّهَ  
 وَتَجَاوَزَ عَمَّا تَقَلُّمُ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ هَفَا دُورِ بَخَانِ بَارِ دُورِ مَهِ  
 سَجْدِ رُودِ وَاسْتِغْفِرُ اللَّهَ قَدْ وَصَلْتُ رَهْمَتًا وَرَبِّ أَمَلًا نَكَّةً وَالرَّحْمَةُ هَفَا دُورِ بَخَانِ  
 وَاسْتِغْفِرُ اللَّهَ قَدْ وَصَلْتُ رَهْمَتًا وَرَبِّ أَمَلًا نَكَّةً وَالرَّحْمَةُ هَفَا دُورِ بَخَانِ بَارِ دُورِ مَهِ  
 لَكَ وَخَلَقَكَ شَفِيعُ الْأَمَّةِ وَكَاشَفْتَ الْغَمَّةَ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَاسْتِغْفِرُ اللَّهَ قَدْ وَصَلْتُ رَهْمَتًا وَرَبِّ أَمَلًا نَكَّةً وَالرَّحْمَةُ هَفَا دُورِ بَخَانِ  
 بَكَدَارِ دُخَانِ دُرِّ هَرِ رَكْعَتِ بَعْدَ فَاتِحَةِ اخْلَاصِ كِبَارِ دُرِّ مَهِ اسْتِغْفَارِ بَسْمِ  
 نَوَابِ اسْتِغْفِرُ اللَّهَ قَدْ وَصَلْتُ رَهْمَتًا وَرَبِّ أَمَلًا نَكَّةً وَالرَّحْمَةُ هَفَا دُورِ بَخَانِ

**باب پانزدهم در بیان فضیلت ماه رمضان المبارک**  
 نقل است از دُرِّ حضرت شیخی و مولائی و خیرتی عند الشُّبَّارِ مَجَالِسِ عَسْرِ  
 قَصَبِ کَرْنَالِ شِیخِ رُکْنِ الدِّینِ بَنْدِگِیِ بُوَدِ اَرْمَاشَا نَخَانِ اَیْنِ دِیَا رَشْرِیفِ دَاشْتِ دُرِّ اَن  
 مَجَالِسِ شَرِیفِ اَزْمِرِیْدَانِ چِنَا نَخِ صُوفِی سُلْطَانِ مُحَمَّدٍ وَصُوفِی سَیْفِ اللَّهِ وَ مُحَمَّدٍ بَاقَرِ اَبْرَهَامِ  
 وَ مِیْرِ فِضْلِ اللَّهِ وَ حَافِظِ عَلِیِّ الْکَبَرِ دِیْمِ سَیِّدِ فَتَحِ مُحَمَّدٍ وَ صُوفِی مُحَمَّدِ سَاقِیِ کَرْنَالِیِ وَ سَیِّدِ  
 غَلَامِ مُحَمَّدِ الدِّینِ هَمِشِرِهْ زَادِهْ حَقِیقِی حضرت و شیخ بَیْکُو وَ شیخ سَمِیْعِی وَ مِیْرِ سَیِّدِ طَلَّانِ وَ  
 سَیِّدِ هَدَایَتِ اللَّهِ وَ اَیْنِ قَیِّمِ دِیَا رَانِ دِیْگَرِ حَاضِرِ بُوَدِ چُونِ بُوَقْتِ شَرِبِ حضرت قَطْبِ  
 دُرِّ اَن مَجَالِسِ شَرِیفِ حَاضِرِ شَدِّتْ مَطْرَبِ دَسْتِ بَرَنَاتِ نِوَرِ تَرْمِکِ مِیَزِ چُونِ حضرت  
 شِیخِ رَا بَاسْتِمَاعِ صَدَقَاتِ نِعْمَاتِ حَالَتِ وَ جَدِ پِیْدَا شَدِ چُونِ أَقْبَابِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ  
 وَ اَلْاَرْضُ وَ رَأْسُهَا رُفُوحِ حضرت قَطْبِ طَلْعَتِ نُوُودِ هَمِ قِیُودِ هَمِ کُوْنِ مَعْمُولِ مِثْلِ شِیخِ  
 گَرُویدِ وَ قِیَمَتِکِ ذَاتِ مَحَبِّ عَیْنِ ذَاتِ مَحْبُوبِ گَرُویدِ هَمِ کِیْرَنِگِیِ عِیَانِ شَدِ چِنْدَانِ شَرِشِ  
 دُرِّ بَطْنِ مَحَبِّ عِشْقِ اَن دَاخِلِ وَ جُو دِ کُوْنِ دَا دُرِّ حَرِکَتِ آدِرِ مَحْبُوبِ صُوفِ بَصَفَاتِ  
 ذَاتِ مَحْبُوبِ گَرُویدِ سَمِیْعِی عِشْقِ شُورِ اَنگِیْرِ شُرُوشُورِیِ فَلَکِ دُرِّ عَالَمِ  
 چِنْدَانِ بَقِیْرِی وَ هَضْرَتِ اَرِیِ پِیْدَا شَدِ گَاهِ بَزْمِیْنِ مِی غَلَطِیدِ وَ گَاهِ بَالَا چُو شَدِ  
 دُرِّ اَن مَجَالِسِ شَرِیفِ جَمَاعَتِ صُوفِیَانِ وَ اَصَاغُرِ وَ اکَا بَرِ شَهْرِ حَاضِرِ بُوَدِ  
 چِنَا کَرِ اَزْ اَعِیَانِ مُحَمَّدِ سَاجِدِ وَ شِیخِ بُوُودِ هَمِ فَضْلِ بَیْگِ مِغْلِ سَیِّدِ مُحَمَّدِ سَیِّدِ وَ اَلِ  
 عَنقَرِیْبِ دُورِ کَسِ اَزْ قَقَارِ وَ مَخْلُصَانِ اَنبَارِ وَ نِیَا بُوَدِ دُرِّ مَهِ فَضْلِ بَیْگِ  
 بَاقَرِ شُورِ کَرْدِ کِهْ چَپَارِ پَایِ اَزْ خَانِ حَاضِرِ اَرْمِ حضرت شِیخِ رَا بَخَانِ مَالِ مَتَصِلِ اَزْ اَن  
 مَسْجِدِ هَسْتِ مِی بَرَمَنِیِ اَلْفُورِ اَزْ خَانِ چَپَارِ پَایِ حَاضِرِ آدِرِ چِنْدِ کَسِ مَرْدَانِ بَرِ چَپَارِ پَایِ

در بیان فضیلت ماه رمضان  
 نقل است از دُرِّ حضرت شیخی و مولائی و خیرتی عند الشُّبَّارِ مَجَالِسِ عَسْرِ



غلطانیدند چون خواستند که بخانه مرزا افضل بیگ برند هر چند مردمان بقوت پاک  
 پیش از آمدن چهارپائی از جای نهجید آخر الامر هزاران هزار خداوند قوی بهفتاد و یا  
 هشتاد و مردمان برداشتند و دوسه قدم بردند چون پلاک گشته و زخمی بردست  
 و پائے آنها رسیده لاجار و عاجز شده آن چهارپائی را بر زمین نهادند آخر الامر  
 بعد یکپاسی حضرت قطبی و در آن مسجد که منازل نزول فرموده بود آنجا آوردند  
 چون وقت طلوع صبح صادق رسید حضرت قطبی در عالم صحو آمدند باواز بلند  
 فرمود که کسی حاضر است سید هدایت اللہ بیدار بود جواب داد که غلام هدایت اللہ حاضر  
 است فرمود که یومئذ لنجیر در کلام سوره سید مذکور در صحن مسجد آمده بشیخ پیر  
 نقانیری پرسیده جواب داد که حضرت پیر و تکیه در سوره عاویات واقع است  
 چون مؤذن مسجد منادی بصلوة و فلاح مومنان مشغول شد حضرت قطبی تمام و کمال  
 وضو ساخته سنن و فرائض ادا نموده و بعد فراغ ادعیه های تسبیحات  
 و نماز اشراق نموده رُخ بجانب صوفیان نمودند سید هدایت اللہ باشارات بابشارت  
 صوفی سلطان محمد برائے مقدمات شب که بر ذات حضرت شیخی تالی شده بود سوال  
 فرمود اے عزیز اظهار سیر از حضرت یار بر عوام انهدام شریعت است اما یک نقل  
 یاد دارم بگویش جان بشنور روزی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از سکرستی شهود  
 حضرت الذات از خانه حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا قدم میمنت لزوم مسجد  
 آوردند و در هر دو کتف میمون حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ گرفته و جلوس  
 فرموده و سر مبارک خود را سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم با وجود کمال صحت حال و ضبط  
 احوال در اشواق و اذواق میم الله وقت که ای معنی فیہ ملائک مقربین لا

یعنی مدخل برزانوئے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نهاده است و استراحت فرمودند  
 چون سرور انبیاء از اشواق سکرستی شهود حضرت الذات و از غلبه عشق درین عالم  
 کمونات چندان بمقار بودند حتی که عشق بر حیدر کار ظاهر و هویدا شد باوجود این عظمت  
 و قوت برزانوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ چندان گران بار شد گویا که هزاران هزار کوه با  
 برزانوئے نهاده و گوشت زانوئے قطره قطره گردید و از گرانی بار امانت حضرت  
 العشق حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بمقار شد تا بجلالت که ابتداء بر  
 نهادن سر مبارک آن سرور انبیاء علیه الصلوٰة و السلام برزانوی حضرت علی بن ابیطالب  
 بود رفت آن حالت کالبرق یعنی چون آنحال که کالبرق بود گذشت بعد از آن  
 سرور انبیاء علیه الصلوٰة و السلام بعالم صحو آمدند چون بعد ازین مقدمات این  
 فقیر ضداشت کرد حضرت پیر و تکیه اگر ماه رمضان ببیند چه دعا بخواند فرمود  
 که این دعا را از او را و قطب الموحیدین بندگی شیخ رکن الدین یاد دارم اللهم صل علی  
 علی محمد و علی آل محمد اللهم هذا شهر رمضان فادخله علينا بالامن  
 و الايمان و صحة من الشقة و فراغ من الشغل و اعنا علی القيام و القيام و  
 تلاوت القرآن حتی یتقضى عنا و قد غفرت لنا و مرضیت لنا اللهم هذا  
 شهر رمضان قد حضر تسامه لنا و سلمنا له و تسلمه فی بصر منک و  
 حافية اللهم ارضنا صیامه و قیامه یقول منا یا ایمان و احتساب  
 اللهم ارضنا کسل و الفترة و السامة و ارضنا فی الخیر و الاجر  
 و القوة و النشاعة کما تحب و ترضی و صلی اللہ علی خیر خلقه محمد و آله  
 اجمعین و در شب اول دو رکعت بگذار و بخواند و هر رکعت بعد فاتحه و بفتح



سے بار بخواند تا سال دیگر در حفظ خدا تعالی باشد و درین ماه بیشتر تلاوت قرآن  
باشد تا هر روز یک ختم و یا دو ختم شرب روز شود و چشم و گوش از یاد غیر و غیر  
مشروع و کلام بالا یعنی نگاہ دارد و در اول ماه میانہ و آخر دعا کا کہ بخواند نقل  
بسیار است و در وقت روزه کشدن گوید **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ**  
**مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ لَكَ قُتِمَتْ وَبِكَ اُمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ**  
**اَفْطَرْتُ وَبِصَوْمِ رَمَضَانَ غَدَا فَوَيْتُ اِنْشَاءَ اللَّهِ تَعَالَى وَابْنِ دَعَاءِ طَهَامٍ**  
پنجم بخواند و افطار کند حق تعالی غنیمت و عافیت روزی گرداند **سُبْحَانَكَ**  
**اللَّهُمَّ بِحَمْدِكَ تَقْبَلُهُ مَنَى إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي**  
**اعاننى فصمت و رزقنى فافطرت يا واسع المعفرة اغفر لى صلوات الله على**  
**خير خلقه محمد و آله و اجمعين - دعا رکعت سیم** **بِسْمِ اللَّهِ**  
**الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّي وَعَلَانِيَتِي وَلَا يَخْفَى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِنْ**  
**أَمْرِي وَأَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيرُ الْمُسْتَغِيثُ الْمُسْتَجِيرُ بِالرَّجُلِ الْمَشْفُوقِ الْمَقْرُوعِ**  
**بِذَنْبِي اسألك مسأله المسكين و اعموك دعا الخاضع الذليل دعا**  
**من خضعت رقبته و فاضت لك عيناه و جدك و رغمك الفقه**  
**اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي بِدَعَائِكَ شَقِيًّا وَكُنْ لِي سَوْفًا حَيًّا يَا خَيْرَ الْمُسْتُولِينَ**  
**و يا خير المعطيين اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا فَأَتَكَ لَا تَغْفِرُ إِلَّا لِلذُّبِ**  
**الْأَنْتَ فَاعْفُ عَنِّي مَغْفِرَةً وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ اللَّهُمَّ إِنِّي**  
**ضعيف فقوتى بعنناك و عبيدك ببابك يرجو رحمتك و كاف عقوبتك**  
**يا محسن قد أدناك المسنى و قدما مرت الحسن منا ان يقبلا من المسنى فقبلا**

عن قليم ما عندى بجميل ما عندك يا كريم يا رحمن الرحمين و صلى الله  
على خير خلقه محمد و آله اجمعين ايضا نماز تراویح هر شب بعد از نماز فطری  
و سنت عشاء سیرت رکعت بده سلام بگذارد و اگر میسر شود ختم کلام الله میگوید  
که تراویح با ختم مکرر است بعد و گاه اول تسبیح یا کَرِیمُ الْمَعْرُوفُ یا قَدِیمُ  
الْاِخْتِیارِ احسن الینا یا احسانک القدیم بعد و گاه دوم تسبیح گوید بعد چهارگانی  
اول این تسبیح بخواند **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَشْهَدُ**  
**أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ** سه بار بعد تسبیح دست بردارد و این دعا بخواند **اللَّهُمَّ**  
**أَنَا نَسَاكُ الْحَقِّ وَ تَعَوَّذُكَ مِنَ النَّاسِ يَا خَالِقَ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا**  
**أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ** یا عزیز یا غفار یا کریم یا ستر یا رحیم یا یاسر  
**اللَّهُمَّ اجزنا من الناس یا مجیر یا مجیر یا مجیر** بعد چهارگانی **سُبْحَانَ**  
**اللَّهِ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ**  
**الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ** سه بار بعد چهارگانی چهارم **سُبْحَانَ اللَّهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ**  
**الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَ بِحَمْدِهِ** استغفر الله سرقی من كل ذنب و ائوب الیه سه بار بعد  
چهارگانی پنجم **سُبْحَانَ الْمَلِكِ وَ الْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْعَرْشِ وَ الْعِظَمَةِ وَ الْهِبَةِ**  
**وَ الْقُدْرَةِ وَ الْكِبَرِيَاءِ وَ الْجَلَالِ وَ الْجَمَالِ وَ الْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْمَعْبُودِ**  
**سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْمَقْصُودِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْمَوْجُودِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا**  
**يَنَامُ وَ لَا يَمُوتُ وَ لَا يَغِيثُ أَبَدًا** ایداً و الجلال و الاکرام بیدک الخیر  
و هو علی کل شیء قدير پس در سجده رود و حاجت خواهد پس بشیند و دست  
بردارد و این دعا بخواند **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ**



اللَّهُمَّ مَدِّدِي فِي عَمْرِي وَوَسِّعِي عَلَى سِرِّي وَصَحِّحِي فِي جَسَمِي وَبَلِّغْنِي أَمَلِي فَإِنَّكَ تَحْوِي  
مَاتَاءً وَتَبْتُ وَعِنْدَكَ أُمُّ الْكِتَابِ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا شَهْرُ مَضَانَ قَدْ حَضَرَ  
أَنْتَ فَرَضْتَ عَلَيْنَا صِيَامَهُ فَلَسْمَهُ لَنَا وَسَلَّمْنَاهُ مِنْ غَيْرِ ضَرٍّ وَمَضَرَّةٍ وَلَا  
فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ  
وَالِهِ أَجْمَعِينَ إِنْ كُنْ لَفْظُ جَمْعٍ نَحْوَانِ بِتَهْنِئَةٍ تَأْجِجُ عَمَّتْ حَاضِرَانِ وَوَسْتَانِ وَ  
فَرْزَانِ وَرُوعَا وَرَأَيْنَا اللَّهُمَّ مَدِّدِنَا فِي أَعْمَلِنَا وَوَسِّعِي أَسْرَافِنَا وَ  
صَحِّحِي أَسْجَانَنَا وَبَلِّغْنَا أَمَلِنَا إِلَى آخِرِهِ وَتَرَبَّاجُمَا عَمَّتْ بَكْرًا وَوَبَعْدَ سَلَامٍ  
إِنْ دُعَا بَهْرَتِ نَحْوَانَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ اجْعَلْ  
مِنْ أَعْظَمِ عِبَادَتِكَ نَيْبِيَا فِي كُلِّ خَيْرٍ تَقْسِمُهُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي شَهْرِ مَضَانَ  
مِنْ نُورٍ يَهْتَدِي بِهِ أَوْ رَحْمَةٍ تَنْشُرُهَا أَوْ رِزْقٍ تَبْسِطُ أَوْ بَلَاءٍ تَرْفَعُهُ أَوْ  
شَرٍّ تَدْفَعُهُ أَوْ فَضْلٍ تَقْسِمُهُ لِقَيْنَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ بَلَاءُ إِلَهَ الْآلَاءِ أَنْتَ اللَّهُمَّ  
لِقَيْنَا رُوحَانَا وَتَقْبِلْ صِيَامَ شَهْرِ مَضَانَ مِنَّا وَعَلَى قِيَامِهِ قَاعِنَا  
وَعَلَى قِيَامِ نَيْلَةِ الْقَدْرِ فَوْقَنَا وَبِعِبَادَتِكَ فَصَبِّرْنَا وَبِالْقَلْبِ فَاشْفِنَا  
وَبِالْإِيمَانِ فَاهْدِنَا وَبِالْإِسْلَامِ فَاشْرَحْ صَدْرَنَا وَمِنْ الْأَحْيَاءِ الْمَرْبُورِينَ  
فَاجْعَلْنَا وَاجْعَلْ دَارَ النَّسَاءِ دَارَنَا وَاجْعَلْ فِيهَا خَلَدَنَا وَمَقَامَنَا وَمِنْ النُّظَرِ  
إِلَى وَجْهِكَ الْكَرِيمِ فَلَا تَغْرِمْنَا وَاجْعَلْ الْمُؤْمِنِينَ أَصْحَابَنَا وَاجْعَلْ الْجَنَّةَ مَاوَانَا  
وَمَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ فَاجْمَعْنَا وَكَمَا أَتَيْتَ إِبْرَاهِيمَ شَدِيدًا  
فَارْشِدْنَا وَكَمَا أَعْطَيْتَ مُوسَى سِوَاهُ فَاعْظِمْنَا سِرَّ النَّاسِ وَكَمَا غَفَرْتَ بِمُحَمَّدٍ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَنْبَهُ فَاعْظِمْنَا ذُنُوبَنَا بِإِلَهَ الْآلَاءِ أَنْتَ يَا مُجِيبَ الدُّعَا

وَيَا مُقْبِلَ الْعَشْرَاتِ وَيَا مَنْزِلَ الْبَرَكَاتِ وَيَا مُنْجِيًا مِنَ الْغَمَلَاتِ وَيَا أَرْحَمَ  
تَقَرُّعِ الْأَصْوَاتِ وَيَا غَافِرَ الذُّنُوبِ وَالسَّيِّئَاتِ احْبِبْ دُعَاؤَنَا وَاقِلْ وَاعْفُ لَنَا  
ذُنُوبَنَا وَكُفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوْفِقْنَا مَعَ الْأَبْرَارِ وَقَاعِذَابِ النََّارِ اللَّهُمَّ خَلَقْتَنَا  
مَجَانًا وَرَزَقْتَنَا مَجَانًا نَجِّنَا مِنَ النَّارِ مَجَانًا وَادْخُلْنَا الْجَنَّةَ مَجَانًا بِرَحْمَتِكَ يَا  
أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ وَإِنْ دُعَا بَهْرَتِ  
نَحْوَانَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اللَّهُمَّ إِنَّ  
هَذَا شَهْرُ مَبَارَكٍ عَظُمَتْ فِيهِ قَدَرُ الْمُؤْمِنِينَ فَعَظِّمْ بِقَدْرِ هَمِّ قَدْرِي  
وَشَرِّحَتْ صَدْرِي الْعَارِفِينَ فَاشْرَحْ بِي كِتَابَ صَدْرِي وَصَلِّحَتْ أُمُورِي  
الْمُؤْمِنِينَ فَاصْلَحْ بِحَرَمِ مَتَهَرِّمِي وَضَاعَفَتْ أَجْرِي لِصَائِمِينَ فَضَاعَفْ  
بِحَقِّهِمْ أَجْرِي وَخَفَّفَتْ أَوْزَارَ التَّائِبِينَ خَفِّفْ بِشَفَاعَتِهِمْ وَرَدِّي وَرَفَعْتَ  
ذِكْرَ الْعَارِفِينَ فَارْفَعْ بِفَضْلِهِمْ ذِكْرِي وَرَدِّتْ نِعْمَةَ الشَّاكِرِينَ فَأَوْزِعْنِي شُكْرَ  
نِعْمَتِكَ عِنْدِي وَوَفِّيتْ ثَوَابَ الصَّابِرِينَ فَزِدْنِي عَلَى فُضَاءِ أَمْرِكَ صَبْرِي  
وَبَارِكْ فِي ذَخْرِ الْمُنْفِقِينَ فَبَارِكْ عِنْدَكَ فِي ذَخْرِي وَكَثِّرْ خَيْرَ الْمُنْفِقِينَ  
فَاكْثِرْ بِرَحْمَتِكَ خَيْرِي وَتَوَلَّيْتُ نَصْرَ الْمُتَوَكِّلِينَ فَتَوَلَّ بِمَنْزِلَتِهِمْ نَصْرِي  
وَشَدَّدْتَ أَرْسَالَ الْمُؤْمِنِينَ فَاشْدُدْ وَاجْهَكَ أَرْزِي وَبَيِّرْتَ عَسْرَ  
الْمُؤْمِنِينَ فَبَيِّرْ بِحَرَمِ مَتَهَرِّمِي وَاحْفَظْ لِسَانِي مِنَ اللَّغْوِ وَجَنَانِي مِنَ  
السُّهُوِّ وَارْكَانِي مِنَ الْهَوِّ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُسْتَغْفَرِينَ بِالسَّحَابِ وَمِنَ الْمُسَبِّحِينَ  
لَكَ أَمَّا اللَّيْلُ وَأَطْرَافُ اللَّيْلِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْمُسْتَطَفِّ  
وَعَلَى آلِهِ وَعَشْرَتِهِ الْأَبْرَارِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ



بایست از نوزدهم در فضیلت ماه نو دیدن

## بایست از نوزدهم در فضیلت ماه نو دیدن

نقل است روز حضرت قطبی و مولائی برائے مجالس عرس قطب الاقطاب  
 بندگی شیخ عبدالقدوس سمیع الحقی الحقیقی در گنگوہ تشریف داشت دوران  
 مجالس شریف از مریدان چنانچه صوفی سلطان محمد و صوفی سیف الله و عجمی  
 ماهر و وال و لطف علی و حافظ علی اکبر و میر فیض الله و محمد ماه سهار پوری شیخ محمد  
 و محمد عابد تھانی سیدی شیخ سمیع و سید فتح محمد و سید غلام محی الدین همیشه زاده  
 حقیقی حضرت و شیخ بھیکو و این فقیر و یاران دیگر حاضر بودند حضرت قطبی البعد  
 فراغ نماز فجر و ادعیه ہائے در عین صلوة اشراق فنار باطن مستولی شد چون  
 بعالم صحو آمدند معنی فنار باطن بر لفظ مبارک اند یعنی محو آثار وجود نزدیک لمعاذ  
 لمعان نور شہود ذات حالانکہ این حاصل نمیشود مگر در تجلی ذات کہ این اکل اقسام یقین  
 در دنیا نزدیک عارفان و جانبازان است - ہمیدین محل فرمود کہ شنیدہ ام از  
 مرشدی نامی عارف سامی بتدگی شاہ ابرہیم رامپوری میفرمودے آن تجلی کہ  
 حکم ذات دارد و نخواہد شد مگر در آخرت و آن مقامی است کہ سرور انبیاء صلی اللہ  
 علیہ السلام دنی فت دلی فکان قاب قوسین او ادنی از مودب با و اب حضرت  
 اکبری بفیوضات لا تنہای رسیدند و فی قولہ تعالی ما تراء فی البصر و ما طغی  
 سبحان اللہ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تحلف نکرده اند از بصیرت و قصور  
 فرمودہ از ما طغی حق کہ مستقیم و مستقل بود بصیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 مع البصیرة و الظاهر مع الباطن و القلب مع القالب و النظر مع القدم  
 پس و قیقکہ اعتدال شد احوال رسول اللہ علیہ وسلم گشت قلب مبارک آنحضرت مثل

قالب قالب مثل قلب ظاہر آنحضرت مثل باطن و باطن مثل ظاہر و بصیر مثل بصیرت  
 و بصیرت مثل بصیرہ پس جائے کہ لامکان بود اتنی شد نظر و علم رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم پس مقارن شدند قدم و حال سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مران لامکان اجرا  
 کہ مقاصد اصلی ہون ذات بحت بود از برائے ہین تحلف نکرد قدم براق از موضع  
 نظر کما جاء فی حدیث المعراج فکان البراق بقالبہ مشاکلا لمعنا و متنصفا  
 لصفاتہ بقوت حالہ و معنا سبحان اللہ حفظ نمودند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 در شب معراج و منع کردہ شد حضرت موسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام بنج اتنی  
 از برائے تجاوز نظر از حد موضع خود و تحلف قدم از حد موضع نظر ہذا ہوا لاخلال  
 من قولہ تعالی ما تراء البصر و ما طغی و خارج شدند حضرت موسیٰ از جمال  
 حیامن اللہ و تواضع الی اللہ - ہمیدین محل صوفی سلطان محمد عرض داشت کرد  
 کہ حضرت پیر و تکیہ گیر دیدہ ام در احادیث معراج کہ اغلب محشیان بر توضیح حدیث  
 حاشیہ می نویسند کہ روایت کردہ شد از حضرت ابی بکر صدیق و عبداللہ بن عباس  
 رضی اللہ عنہما بدستی و راستی سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم دید و مشاہدہ کہ در شب  
 معراج ذات اللہ بر بصر العین بلا کیف چنانچہ موعود ہست در حق مومنان در جنت  
 خواہند دید بالبصار عیون ہم چون سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم در شب معراج مشاہدہ کرد  
 ذات اللہ را بدستی و راستی کہ خارج شدند از عالم ملک ملکوت پس گشتند آنحضرت  
 در حکم آخرت چون حضرت قطبی ہای ہای بگریست بیہوش افتاد بعد ساعتی چند  
 بعالم صحو آمدند و محمد ماہ سہار پوری عرض داشت کرد حضرت پیر و تکیہ گیر معنی این اشعار  
 عربی بفہوم کسی نمی آید ارشاد فرمایند تا ما حضرت مجلسیان پیر و ہتقادہ یابند از زبان



كبريا فرمود كه كدام هست محمد ماه آن شعر را از اول تا آخر بخواند حضرت قطبي معنى آن  
 شعر بر لفظ مبارك فى الفور راند و اين فقير را بعنايات الطاف فرمود كه معانى اين  
 شعر را بيقيد قلم آر و اين مصرع بر لفظ مبارك اندك سخن ابنوك سلم بندي كن  
 مطابق امر على متعالى حضرت قطبي اين فقير معانى آن اشعار بزبان عربى بخط عربى  
 قلم بنده نموده بنظر فيض اثر گذار بايد از زبان درر بار فرمود كه ترجمه اين بيت عربى  
 در زبان فارسى بنويس كه تا عامه طالبان فائده گيرند جامعيت اهل فى بنده مثلكه  
 و صليت خمساً بالامام سجداً و كنت صحيح البدن الماحضر لم تغسلني الاك اليوم مشهداً  
 هل بازى ما قد فعلت تعجداً و كنت على دين نبى حمداً سمعنا من شيعتنا و عندنا  
 محمد الشريعت يا ولى رحمة الله قال لما دخل محب الصادق فى محبت  
 المحبوب يدخل صفات المحبوب على سبيل البديلية من صفات المحب كما  
 قال الله تعالى فاذا احببته كنت له سمعاً و بصراً ابى يسمع و بى يبصر و بى  
 ينطق و ان الحق سبحانه و تعالى يتعلى على قلوب المحب الصادق بحسب تعادله  
 و هذا الحكم يثبت بعين الثابت بحكم الغيظ الا قدس يعطى الاستعداد متعين  
 متجليا على صورته المراته هذا اعظم فرد من افراد التجلى عند العارفين فلما  
 كان العارف بتصور الجمال فيكون لذيقه مشوقاً بعضو منه الجمال الحسن  
 فى الوصول المحبوب بفناء تام متلذذ اياه بجماع سروحى مع الصور الغيبية  
 الحسنة الجمال و فى ذلك الوقت يكون العارف الكامل منزها عن الشهوات  
 البشرية المنزلة المنطقية و عن الشهوات النفسية ذلك لا يحصل الا فى  
 المشاهدة على سبيل الاستغراق الاعلى وجه الحال والاتحاد وكذا قال قطب الاقطاب

رتبين الاولياء غوث الاعظم محي الملة والدين فى الاوراد سير الاسماء الا  
 لهية حتى يستعد قلبى بمشاهدة تلك على وجه الاستغراق فاذا خرجنا  
 من ذلك فجا معننا مع الصور الحسنة مشافهاً معها متلذذاً بجماع سروحى  
 منزّهته عن الشهوات البشرية المنزلة المنطقية فلما هم هذه الحالة على  
 العارفين لا يجب عليه الغسل فحكم الشرع جاء على من كان فى النشأة العنصرية  
 و هذا اعظم وصلة بين الرجل والمرأة بالنكاح اى بالجماع عن الشهوات  
 البشرية منزلة المنطقية بعموم الشهوات الا لذاتية من جميع اجزاء  
 البدن و لهذا ان الرجل يحب النساء والنساء يحب الرجل وان كان فى نظير  
 العارف الكامل فى الحقيقة عين الرّحمان فالعارف فى حالة الالذذ اذ يتلذذ  
 بالحق سبحانه و تعالى فى عالم الملك والشهادت فى تلك الصورة تكون الصوفى  
 مشغول بالحق ولا با غير كما قال فى المثنوى المولوى المعنوى سه مردون  
 يكجا شوند آم توئى چونكه هر دو محو شد انهم توئى و مكان بين ذات الحق وذات  
 الانسان الكامل و علم الحق و علم الانسان الكامل مضاهات من حيث المظهرية  
 فكما بين الرجل والمرأة مضاهات من حيث الكلية والجزيئية كما قال رسول الله  
 صلى الله عليه وسلم حبيب من دنياكم ثلثة النساء والطيب و قرأ جينى فى القلب  
 فحينئذ كان تلك الصورة متعينة و متمنا فى عالم الاكوان والامكان متسمة  
 بتسميته الحقائق فيكون عالم الاكوان والشهادة بهذه الصفات الدنيوية التثنية  
 محل التلاصق والتجاسس و فى تلك الحالة وجب عليه الغسل فى شرح المحمدي  
 صلى الله عليه وسلم والله اعلم بالصواب مطابق امر على حضرت قطبي ترجمه



نموده شد و قتیکه محب صادق با بخلائے مرآة قلب خیل شده در محبت حقیقی نازل  
می شوند در آن صفات محبوب بر سبیل هدایت از صفات محب بدان اے عزیزان پاک  
باطن خود را بجا بذات و ریاضیات شاقه تصفیه کنند و هستی خود را در راه محبت محبوب  
بذل کنند حصول این دولت ابدی و نعمت سرمدی بروی ممکن نبود و کما قال الله تعالی  
فاذا احببت کنت له سمعاً وبصراً و بی یسمع و بی یبصر و بی ینطق بکفری و رقی  
الله سبحانه و تعالی تجلی نمی کند بر قلوب محب صادق مگر مطابق استعداد و حال آنکه  
نزول تجلیات لانهایات ثابت است و در ازل بصور اعیان ثابت که آنرا معلوم  
الله و عالم صفات و عالم جبروت عبد البعض و روح اضافی می نامند بحکم فیض  
اقدس که داده میشود و استعداد معین ادر ازل که بود در آن حالتی که متجلی است  
صوفی بوقت کنس وجود تصفیه قلب نزدیک و در وادرات تجلی نسائی که این عظم  
افراد تجلیست نزدیک عارفان و قتیکه گشت عارفان متصور بنور جمال تجلی نسائی  
و اختفا گردید تعیین وجود کونی محب صفات محبوب حقیقی پس گشت محب مشوق  
و لذت بتازگی جمال حسنه در وصال معشوق بقدر تمام و مستلذذ شد محب با بصورت  
عینه حسنه بجماعت و وحی و متصف شدن نور جمال نسائی بلطافت اعیان ثابت  
همچنین آورده اند حضرت غوث صمدانی محبوب سجانی قطب ربانی محی الملک و الدین  
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس الله ستره و سیر الاسما که ادراد از آن حضرت  
است بمطابق الهامات الهی هر اسمی که از اسما جلیل اسم بود الهام می شد موافق آن  
الهام الهی عبارت نوشته و وظیفه خود و مریدان ساخته و نام آن و در وادرات الاسما  
نهاده پس درین وقت عارف کامل منزله و پاک است از شهوات بشریه و نفسانی که

مزیل است منطفه را حال آنکه حصول این دولت ابدی و نعمت سرمدی نمیشود و مگر در  
مشاهده مرار با تکیه بر اهل حق است یعنی بمرتبه حق الیقین است و در طریق  
حلول و اتحاد و این مذاهب اهل زندگی و الحاد است پس دقتیکه بمرتبه صحت رسید  
این حالات و اوقات بر عارفین کاملین واجب نمیشود بر آن عارف غسل حکم شرع شریف  
چرا که مزیل منطفه شهواتیه انیت پس حکم شرع شریف جاری ساری بر آن کسی  
است که باشد آن کس در نشاء عنصریه حال آنکه این نشاء عنصریه عظم اتصال است  
در میان مرد و زن با نکاح یعنی بجماعت حلال و نه حرام از شهوات بشریه  
که مزیل گردد و منطفه از موبول شهوات التذافیه یعنی که از جمیع اجزاء بدن  
انسان و از برای همین لذت دوست میدارد مرد و عورت را و عورت دوست  
نمیدارد مرد را پس اتحادی مابین بجموع شهوات التذافیه است اگر چه در نظر عارف  
کامل فی الحقیقت عین همان است پس عارف در حالت التذافیه متذوق است بحق  
و نه غیر چرا که عارف کامل به تنزیل از جمیع تعینات و تمامی عالم را محبوب پندارد  
و خالق را در خلق مشاهده می نماید چنانچه در مثنوی مولوی معنوی مقرر نمایند  
مرد و زن یکجا شوند آنهم توفی چونکه هر دو محو شد آنهم توفی  
و نیز دیگر تأیید است چنانکه در میان ذات حق و ذات انسان کامل علم حق و علم  
انسان کامل متقابل است من حیث المظهریه پس همچنین در میان مرد و زن متقابل  
است من حیث الکلی و الجزئی کما قال رسول الله صلی الله علیه و سلم حبیبی  
دنیا کم ثلثة النساءی و الطیب و قرة عینی فی الصلوة درین هنگام آن  
صورت نسائی متعین و ممتاز است در عالم کون و شهادت پس از برای همین رسول الله



علیه صلوة و سلام و رحمت مقدم آورده ذکر تسبیح را و موقوف ساخت قره عیسی  
 فی الصلوة چنانکه تسبیح از قبل در اصل ظهور کائنات است پس علی اشواق بسوی  
 عورت چنانچه اشتیاق کل بسوی جعفر خود می باشد بدان سه غریز عورت باعتبار  
 حقیقت عین مرد است فاما باعتبار تعینات کونی یک تنیست میان هر دو  
 پس اشتیاق سرور کائنات صلی الله علیه و سلم بسوی ایشان چنانچه اشتیاق کل  
 بسوی جعفر خود می باشد پس از برای همین نامیده می شود بسوی حدوث و هست عالم  
 کون و شهادت باین صفات موصوف بدینا سه ذی که محل تقیان و خجاست  
 پس دین هنگام واجب میشود غسل در شرع محمدی صلی الله علیه و سلم و الله اعلم بالصواب  
 بهرین محل این فقیر نمیداشت که در حضرت پیرو شکی اگر ماه نو هر یک در تمامی سال  
 به پیش قدمی دعا بخواند از زبان گهرا بر فرود و سه بار بر بنی و ربانک الله بگوید و یک مرتبه  
 این دعا بخواند لا اله الا الله و الله اکبر الله اکبر و لله الحمد الحمد لله الذی  
 خلقتنی و خلقک و صورنی و صورک و قدرک منازل و جعلک ایه للعالمین  
 اللهم املنا بالامن و الايمان و السلامة و الاسلام و التوفیق كما تحب  
 و ترضی اللهم اجعله لنا شهرا بركة و اجر و نور و روح و معافاة  
 اللهم قاسم الخیر بین عبادک و اقسمنافیه من خیر ما تقسم بین  
 عبادک الصالحین اللهم اننا نسئلك خیر شهرنا و خیر ما قدرنا فیہ  
 اللهم احسن لنا شهرنا المأمنی برضوانک و اقم لنا شهرنا المستقبل برحمتک  
 یا ارحم الراحمین و بعد این دعا سه بار سورة فاتحه بخواند بکرم الله سبحانه و تعالی  
 و در آن ماه در اسن امان حق تعالی باشد قال رسول الله صلی الله علیه و سلم

خصوصاً اگر ماه محرم به نیت این دعا بخواند مرجعاً بالنسبة لاجل بد و شهر الجدید و یوم الجدید و الله اعلم  
 مرجعاً بالکاتب و الشاهد الکسبانی صلی الله علیه و سلم و الله الرحمن الرحیم و فی  
 أشهد أن لا اله الا الله وحده لا شریک له و أشهد أن محمداً عبده و  
 رسوله و ان الجنة حق و النار حق و ان الساعة آتیة لا ریب فیها و ان الله  
 یبعث من فی القبور بعدة همان شب که ماه نو به نیت نماز یک رکعت ادا نماید و نیت  
 چنین کند نوید ان اصلی لله تعالی رکعة واحدة و ان الله یبعث من فی القبور بعدة  
 متوجه الی جهة الکعبة الشریفة الله اکبر و بخواند فاتحه بیت و خیار و قل هو الله  
 یکبار و بعد سلام کند است بر زمین بند بیت و پنج بار بگوید الهی بحرمة الوقت  
 ساعت که تو بودی و بیکس نمود و بعد که پیر بر زمین بند است و پنج بار بگوید الهی بحرمة الوقت و  
 ساعت تو باشی و بیکس نباشد و بعد که پیشانی سجده بند و بگوید خدایا تو یکبار رکعت من  
 یکبار است حاجت من و اگر خواه طالب و نیاز باشد خواه طالب دیدار و این عمل حضرت  
 علی بابو و که امه در هر ماهی ادا نمود و الله اعلم

### باب هفتم در بیان فضیلت ماه محرم حرام

نقلت روز پنجشنبه شریف حضرت شیخی و مولائی و ذخیر فی عند الله سخن  
 بتحقیق معنی بعضی قول بزرگان میرفت و در آن مجالس شریف از میدان چنانچه صوفی  
 سلطان محمد و صوفی سیف الله و صوفی محمد باقر ما هر دو ال و میر فیض الله و حافظ علی اکبر  
 و شیخ پیر محمد تقی نیری و لطف علی درویش و شیخ سمیع و صوفی نور محمد خاندان  
 و صوفی محمد ساقی و محمد باقر بویه کبیره و ال و مستید غلام محی الدین بهشیره زاده حقیقی  
 حضرت داین فقیر و یاران دیگر حاضر بودند صوفی سلطان محمد عرض داشت که در حضرت  
 پیر و سگیم معنی حسنات برابر سیاقاً المقربین اکثر علماء طریقت و جماعه عظیم الامانت

کتب معتبره



برین فتنه اند که معرفت سیئات چنانچه که عمل برخصت در بعضی اعمال باین جسانات برآ  
مراد داشته اند حضرت معنی این قول ارشاد فرمایند تا اشتباه خطره خطیر ازو لم ترفع  
شود از زبان و در بار فرمود چون هر سال که که بمیادین ذریع و تقوی بکنس وجود شتافت  
بر قدر صفائی حال خود و نوبی یافت که ملائم حال ایشان باشد و شناخت آن ذنوب را  
ذنوبی که محجوب احوال ایشانست پس بعد از تصفیه قلب بمجاهدات و ریاضات شاقه  
اشتغال داشت خالص کرده شد ارواح ایشان ابسوی مقام قرب ازلی ریخت  
اللہ سبحانه و تعالی بمواهب انوار خود نوی بر قلوب ایشان حتی که ترقی گردانند از  
مقام بمقام پس انتها نمودند بدرجه اعلی عبارتست از درجه مقربان پس این نسبت  
حسانت ابرار سیئات مقربین که بدرجه قرب میرسند می شناسند بعد از این فقر  
عرض داشت کرد حضرت قطبی صاحب عارف در عوارف المعارف میفرماید که المراسم  
من یطلع علی محال ملاد من الخطایات از خطایات متصفین چه مراد داشته اند  
از زبان گهرا فرمود و قتی که مقرب شد سالک بقرب استعدا خود بسوی بیاط قریبی  
با بخلانی مرآة قلب حتی که رسید صوفی بدرجه علی و شتید بلا حظات روحی قیام دارت  
ان یحول حول مرکز الاحدیت که آنجا ذات صرف هست و اخذ کرد قلوب صوفی مراد و اق  
اسرار و انهایات از خطایات آبی پستتر قریب شدند بسوی مقام قرب ازلی پس درین  
اوقات از نظر سالک حجاب از صورت و معنی برداشته شود از غلبه ذات صرف همه  
قیودات تعینات چه عینی و چه عیانی مضحک و متلاشی گردند و هستی آن محب مبدل  
بهستی محبوب حقیقی گرد و پس درین اوقات بنی لسمع و بنی بصیر و عرف بنی برنی  
در اینجا مثبت آید و بنظر دوام شواهدات طلعات انوار ذات مطلق که لاهوتیت مشرف

و معزز گردد و یهدهی الله لنور من يشاء اعلام بر خاص عام است همدین محل حضرت  
قطبی فرمودند حالانکه ممکن نیست عرفان ظهور نور وجود حق سبحانه و تعالی در عالم  
اکوان بدون هدایت الهی از برای همین قال الله تعالى يهدي الله للناس  
من يشاء ويضرب الله الامثال للناس پس معلوم شد که الهی سبحانه و تعالی  
بر کسی که می خواهد از خاص عام هدایت میکند مر عرفان نور خود ذوقاً و وجداناً الیه  
و انسب آنست که آن صوفی واقف شود علی کل شئی من الجزیات العلوم البقیة  
این است مراد صوفی در کل مراد وهو نور علی نوره اعلام بر اعلام بر عام و خاص است  
و بعد این هر مقدمات حضرت قطبی احاطه پیدا شده عنقریب یکپاس بعالم صحو آمدند  
فرمود که امر در شب ماه محرم است شش رکعت نوافل دانماید که معمول حضرات  
خواجگان است - همدین محل فرمود که در او را دو قطب الاقطاب خواجه عین الحق  
والشرع والدين حسن بنحري رضی الله دیده او هر که در اول شب ماه محرم شش رکعت  
نماز بگذارد و بخواند در هر رکعتی بعد فاتحه اخلاص ده بار الله سبحانه و تعالی او را بیست  
دو هزار کوشک بدهد و در هر کوشک هزار دریاقوت باشد و در هر درے یک تخت  
از نرجه باشد و بر آن حورشسته و گذارنده ازان این شش رکعت عطا نمایند و  
هزار بلا ندیده و دور گردانند و بدله هر رکعتی شش هزار یکی در نامه اعمال و نویسد  
و ابتداء وانتهای هر رکعتی سه بار بگوید سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ایضا بر د است  
دیگر دو رکعت بگذارد و در هر رکعت اول بعد از فاتحه سورۃ انعام و در دوم سورۃ  
یسین بخواند و در هر شب از ماه محرم صد بار بگوید لا اله الا الله وحده لا شریک  
له تا قدیر الله لانه لما اعطيت ولا مَعْطِي لما منعت ولا مَنَعْتِي



الحمد بعد از آن این دعا بخواند و بر هر دوست بد و بد و بر روی خود بخالد - الله سبحانه و  
تعالی در امن خویش نگاهدار و - والله اعلم

## باب هشتم در بیان فضیلت نماز و اعیان اهل سال

نقل است روزی بحاجس شریف و محل منیف حضرت شیخی و مولائی و ذخیرتی عند الله  
سخن در معنی رضا افتاد و در آن مجالس شریف از مردان چنانکه صوفی سلطان محمد و  
صوفی سیف الله و سید فتح محمد و محمد باقر ماثر و وال و میر فیض الله و حافظ علی اکبر و  
محمد باقر بوذه کهیژه وال و محمد ماه سهار پوری و صوفی لطف علی و محمد ساقی و سید  
غلام محی الدین همیشره زاده حقیقی حضرت و شیخ عبداللطیف برادر خود حقیقی حضرت و  
این فقیر و یاران دیگر حاضر بودند از زبان دربار فرمود قال رسول الله صلی الله  
علیه و سلم ذاق طعام الايمان من رضى بالله رباً و بهر لای که بر مسلمان  
نازل شود باید که صابر و شاکر باشد و با و تکرار و موانست نماید صوفی سلطان محمد  
عرضداشت کرد حضرت پیر و دستگیر مرتبه تکرار و موانست در رضام مسلمان را  
کمال احوال معرفت است راضی برضار الله نخواهد شد مگر عارف بانی حالانکه نیست  
جمع مسلمان یا بنده علاوت ایمان از معرفت سبحانی از زبان گهربار فرمود که آری  
پس چنین است مبداء این حدیث نبوی صلی الله علیه و سلم در شان اصحاب کالین است  
که در امتداد احوال با دراک صحبت رسول الله صلی الله علیه و سلم وجود کوفی خود را  
بر تصفیه و تزکیه مشغول ساخت و تحت جریان حکم با و امر و نواهی الله و رسول گشتند  
تا قلوب اصحاب کرام ضوان الله تعالی اجمعین سکون با دراک صحبت سرور نیار یافت  
و هی السکینه انزلت فی قلوب المومنین لیزداد ایماناً مع ایمانهم شأن ایشان

بکمال شرف و کمال

باز صوفی سلطان محمد عرضداشت کرد و لفظ سکینه که در آیه واقع است چه مراد داشته  
اند از زبان گهربار فرمود که معنی سکینه که آن طهارت قلب و صف خاصان حضرت حق  
است که بمرتبه حق یقین رسیده و از خود فانی گشته اند و نصیب علماء و نیا پس  
و قتی که مقررین به بساط قرب الهی رسید و البصر عن الله بر ایشان ثبت شد یعنی البصر عن الله  
مقررین انبی باشد که در آن مقامات مشاهدات و رجوع میکنند آنها از مولائی خود  
بر رجوع القهقری استخیار و اجلالاً و از مقاربت وصال محبوب لذت دارند و از مهابت  
بهران جمال معشوق حقیقی موانست گرفته و راضی برضار الله و قدره گشتند و متیقن شدند  
بکم ما شاء الله کان و ما ولی شاء له و لیکن و نه هر لای که بدینا می دانی مشغول  
است و نه هر لای که انفسو می که ما شغولک عن الله فهو طاغوتک تحت حکم خیر است و  
حالانکه این مرتبه نه غیر عارف ابرهاست چون عارف بانی متور نور الله و سرمد توحید  
بیل تزکیه و چشم کشد و کثرت حقیقی که در مرتبه افعال الله که در آن ظهور کمونات بود  
از دیده جهان بین بر خیزد و جز وجود حق در دیده شهو و خدا بین نیاید سمیت  
دیدن می ترا دیده جان بین باید و این کجا مرتبه چشم جهان بین هست

و اذا جاء الحق و زهق الباطل هو بیهة حق سبحانه و تعالی که در مرتبه اطلاق است  
بر آن عارف بانی هو الاول هو الاخر هو الظاهر هو الباطن ظاهر و هوید گردد و بهرین  
محل فرمود که قال رسول الله صلی الله علیه و سلم هر که دو رکعت نماز ادا کند و محرم داد  
نماید و هر چه از قرآن مجید یاد باشد بخواند و بعد از سلام بوقت مرتبه این دعا بخواند الله سبحانه  
و تعالی برائے محافظت آن بنده و ذوق شکر بر گمارد و تا دور اند شرهمه آفات و بلیات  
تا آخر سال نگاهدار و دعا اینست اللهم انت الله الایم القویوم الخالق فیقیدم الخائن







یعنی هیچ اثری و شائبه از هستی نماند مآل نهایت هو الرجوع الی البدایت نمایند و در  
 عین حال خود بلسان فصیح خبر میدهند لی مع الله وقت لا یسعی فیہ ملک مقرب  
 و لا نبی مرسل چون در حقیقت بر امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی الله عنه منقوح  
 گردیدی و محبوب حقیقی آئینه ایشان شدی و بتعمق نظر در بطون خود میندیدی و  
 خود را عین محبوب یافتی و نقوش مجاز که با و متابعت منتهی رسول الله صلی الله علیه و سلم  
 بجای آوردی از میان مرتفع یافتی همه عین حقیقت محبوب مانی و از واسطه سرور انبیاء  
 صلی الله علیه و سلم که بر صبر عین خود مشاهد می نمودی بمعنی محمد صلی الله علیه و سلم بذات  
 محبوب پیوستی و در آن عین حالت از متابعت ظاهری رسول الله صلی الله علیه و سلم  
 معذور بودی چرا که جمال محبوبی را بے پرده آشیا مشاهده کردی و مجاز خود را  
 بحق الیقین بحقیقت محبوب متحد یافتی و در آن عین حالت متابعت محمد صلی الله علیه و سلم  
 که بجای آوردی باز چون امیر المومنین بصورت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم عبادات  
 و ریاضات فانی شدی و نمودی و لو اعرف محمد اعبادت الله ما عیدته  
 یعنی چون بذات محمد صلی الله علیه و سلم فارغی از رسول گشتی و مجاز خود را عین فانی  
 انبیاء یافتی و در آن عین حالت عبادات سبحانه و تعالی که بجای آوردی و از برای  
 همین رسول علیه الصلوٰه و السلام بلسان فصیح در شان ایشان فرمودی یا علی اَنْتَ  
 هَیْ وَاَنَا مِنْکَ سُبْحَانَ اللَّهِ هَیْ کَمَالَات و نه سلطانات بود که تا الی الان  
 بر او لیار چهارده خانوادہ ایشان جاری و ساری است - مهدیین محل صوفی  
 سلطان محمد عرض داشت کرد حضرت پیر و شکیباده ام در فتوحات از برای همین  
 صاحب فصوص فتوحات مکیه حضرت محی الدین عربی قدس الله سره در فتوحات

می فرمایند که خاتم ولایت مطلقه یعنی باطن نبوت مطلقه حضرت علی ولی است از برای  
 همین حضرت علی ابن ابی طالب رضی الله عنه می فرمایند اگر همه اهل کتب جمع شوند حکم  
 کنم هر یک را از ایشان بکتاب او و جماعت محدثین اهل سنت جماعت بقول  
 حضرت عمر ابن الخطاب رضی الله عنه انه قال لی علی رضی الله عنه سمعت  
 رسول الله صلی الله علیه و سلم یقول انا خاتم الانبیاء و انت علی خاتم  
 الاولیاء ائمہ محدثین بر این حدیث این خاتم را خاتم کبیر یعنی خاتم ولایت مطلقه بذات  
 حضرت علی ابن ابی طالب نبوت داشتند و خاتم صغیر یعنی خاتم ولایت مقبیده  
 از ولایت محمدی امام مهدی است که در آخر الزمان پیدا خواهد شد و اسم او محمد است  
 و خلق و صورت مانند رسول الله صلی الله علیه و سلم باشد و بعد از وی هیچ ولی  
 و سلطان نشود و این نوع از ولایت با و ختم میگردد و او را ختم صغیر گویند فاما  
 باب البع عاشر از فتوحات مقرر و محرز شد که خاتمان لایت چهار اند خاتم ولایت  
 عامه حضرت عیسی ابن مریم است علیه السلام و خاتم ولایت محمدیه شیخ محی الدین عینی  
 است رضی الله عنه و خاتم ولایت مطلقه حضرت علی ابن ابی طالب رضی الله عنه و  
 خاتم ولایت مقبیده امام مهدی است رضی الله عنه و درین ضمن صوفی سلطان محمد  
 بتحقیق معنی قبض ببطع عرض داشت کرد از زبان دربار فرمود قبض ببطع را و تئ  
 است معین در او ایل حالات و اوقات مرسلات محبت در محبت خاصه در مقام  
 اضافت و اثبات از تعلقات کونیه که محبوب اند از الله سبحانه و تعالی پیدایش  
 و ببطع مرسلات واقع میشود و از انوار اسرار الهیات در تجلیات عالیات حالانکه وجود  
 قبض ظهور صفات نفس است و غلبات آن نفس نزدیک است شئی از اعمال حسنہ چنانچه



که ریاضات و مجاهدات و ظهور ببط صفات قلب است و غلبان قلب نزدیک  
 ظهور احوال باز صوفی سلطان محمد عرفه داشت کرد و معنی فنا و بقا از زبان گوهر  
 نثار فرمود و قتی که سلب کرده شد از سالک اختیار او و ارواح او و مرتفع شوند  
 آثار وجود نثار عنصری بشری نزدیک درود و ارادات انوار تجلیات شهود ذات  
 فیهونی البقار و هو بحضور مع الحق سبحانه و تعالی فاذا تم الفقر فهو ذلك فضل  
 الله یؤتیہ من یشاء و ین ضمن این فقیر عرض داشت کرد حضرت پیوستگی  
 امر در شب عاشوره چند رکعت نماز و انما ید فرمود حضرت قطبی که معمول بعضی مشائخ  
 صد رکعت بگذارد و در هر رکعتی بعد از فاتحه قل هو الله احد سه بار ثواب بسیار  
 است چون از نماز فارغ شود بگوید سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَأَلَا  
 اَلَا اللَّهُ وَاللَّهُ اَكْبَرُ و لا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم و ایضا نزدیک بعضی  
 مشائخ چهار رکعت نماز بگذارد و در هر رکعتی بعد از فاتحه اخلاص پنجاه بار بخواند  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَكَأَنَّمَا صَامَ الدَّهْرَ  
 یعنی هر که روز عاشوره را روزه دارد چنان نیست که همه عمر روزه داشته باشد  
 ایضا نماز و دعا عاشوره چون آفتاب بلند بر آید دو رکعت نماز بگذارد و دو رکعت  
 اول بعد از فاتحه آیه الکرسی و در دوم آخر سوره حشر بخواند بعد از سلام صلوة بگوید و  
 این دعا بخواند یا اَوَّلُ الْاَوَّلِینَ یا اَخِرُ الْاَخِرِینَ لا اله الا انت خلقت اول  
 ما خلقت فی مثل هذا الیوم اعطنی فیهِ خیر ما اوتیت فیهِ انبیاءک و اصفیاءک  
 من ثواب البلاء یا واسعه علی ما اعطیتهم فیهِ مِنَ الْکَرَمَةِ بحق محمد  
 علیه السلام ایضا روز عاشوره شش رکعت نماز بگذارد و در هر رکعت اول بعد از

فاتحه و الشمس و در دوم انا انزلنا و در سوم اذ انزلت الارض و در چهارم  
 اخلاص و در پنجم قل اعوذ برب الفلق و در ششم قل اعوذ برب الناس  
 بخواند بعد از نماز چون فارغ شود سربسجده نهد و هفت بار قل یا ایها الکافر  
 بخواند و هر حاجتی که خواهد داشت شبته فیه روا گرد و هر که روز عاشوره بمقتاد بار  
 این دعا بخواند در زمره مشائخ نامدار برخیزد و پیامرزد و الله تعالی  
 سبحانه و تعالی حبیبی الله و نعم الوکیل نعم المولی و نعم النصیر و نیز پیغمبر  
 صلی الله علیه و سلم فرمود هر که روز عاشوره بمقتاد بار این دعا بخواند پیامرزد و  
 الله تبارک و تعالی لا اله الا الله العلی الا علی لا اله الا الله رب العالمین و لا اله الا الله رب العالمین  
 و ما بینهما و مات تحت الثوری خدا تعالی مر آن نیند هر این نظر رحمت بسنگرد  
 ایضا این دعا بخواند اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي كَمَالَ الْحَسَنِ وَسَعَادَاتِ الْعَقْبَى وَخَيْرَ  
 الْآخِرَةِ وَكَأُولَى الْيُسَى دعا روز عاشوره هر که در این روز یکبار این دعا بخواند  
 حق تعالی تا عاشوره دیگر زنده دارد و لبس الله الرحمن الرحیم سبحان الله  
 ملاعالمیزان و منتهی العلم و مبلغ الرضاء و زینة العرش و لا ملجاء  
 و لا منجاء من الله الا الیه سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدُ الشَّفَعِ وَالْوَتَرِ عَدَدُ کَلِمَاتِ  
 التَّامَاتِ وَاسْتَلْهُ السَّلَامَةَ بِرَحْمَتِهِ وَلا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم  
 حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ  
 مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ ایضا نماز خوشنودی حضان در روز عاشوره چهار رکعت  
 نماز بگذارد و در هر رکعت اول بعد از فاتحه یازده بار اخلاص و در دوم الکافرون  
 سه بار و اخلاص یازده بار و در سوم سوره الکافر یکبار و اخلاص پانزده بار و در



چهارم آیت الکرسی تبار و اخلاص بیست و پنج بار بخواند هر که این نماز را بگذارد و حق تعالی او را براندازد و بر او کور و خصمان او را خوشنود گرداند و این دعا بخواند  
 اللَّهُمَّ اكْسِرْ شَهْوَتِي عَنْ كُلِّ مَحْرَمٍ وَادْنِ جِرْصِي عَنْ كُلِّ مَآثِرٍ وَامْنَعْنِي عَنِ ذِي  
 كُلِّ مَسْلَمٍ وَمُسْلِمَةٍ بِفَضْلِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَرَأَوُلْ وَآخِرُ صَلَوةٍ كَوَيْتُهَا  
 براندازد و از گور و مولهائے قیامت و خصمان او را خوشنود گرداند و بفضل و  
 کرم خود در خیر است هر که روز عاشوره چهار رکعت نماز بگذارد و بخواند در هر رکعت  
 بعد از فاتحه آیت الکرسی یکبار و اخلاص ده بار و حاجت خواهد بیشک مستجاب گردد  
 ایضاً چهار رکعت بگذارد و برائے خوشنودی خصمان و بخواند در هر رکعت بعد از  
 فاتحه چهار قل یکبار بخواند هر که روز عاشوره ده بار این دعا بخواند حق تعالی او را  
 اهل بیت او را از شر بوائے و محنت بوائے بیرون آورد و از پریشانی نگاهدارد و  
 عزیز گرداند اینست اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ الْحُسَيْنِ وَآخِيهِ وَامَةِ وَابْنِهِ  
 وَجَدِّهِ وَبَنِيهِ فَرِّجْ عَنِّي مَا أَنَا فِيهِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ هر که برنج  
 حسن حسین رضی الله عنهما در روز عاشوره چهار رکعت نماز بگذارد و در هر رکعت  
 بعد از فاتحه پانزده بار اخلاص بخواند و فضیلت این نماز در سیر الابرار مذکور است  
 که شیخ شبلی گفت رحمه الله علیه بروز عاشوره بروح خواجه زادگان هر دو سرائے  
 نماز گذار و دم هم در آن روز ایشان احوال بدم که در مرغزار بهشت نشسته اند  
 سلام کرد و روئے مبارک از من گردانید و علیک دادند من نعره زدم که ای  
 فرزندان رسول صلی الله علیه و سلم من چه گناه کرده ام و چه خطا از من افتاد که از من  
 روئے مبارک گردانید نگفتند هیچ خطا نکردی فاما از شرم روئے تو توانستم که

بسوئے تو روئے آرام که حق تو دگرگون مانده از سبب این چهار رکعت نماز  
 که کردی بشارت مرزا باد و کسانیکه بروح ما این نماز گذارند و در بهشت نرویم  
 تا اورا از خدا تعالی نخواهیم

ده سنت است روز عاشور	و آنکو که بگرد گشت مغفور
سر بے پدران تو دست میمال	بسیار طعام هست مشهور
چون روزه نماز و غسل و سمره	و از بهر خدا پسر رنجور
هم عالم را بکن زیارت	تا بیابی تو مُردہ بے محصور
میخوان تو دعا و صلح بدہان	از بهر چیز هائے موفور
بو بکر بگرد تقسم این را	از بهر رضاے خالق نور

دیگر بدانکه روز عاشوره بزرگ است و از آن عاشورہ گویند که ده هزار پیغمبران  
 زاده شده اند و بقولے از آن گویند که ده هزار پیغمبران در آن روز به پیغمبری  
 رسیده اند و بعضے گویند که ده چیز در آن روز آفریده است عرش و کرسی و  
 لوح و قلم و آدم و حوا و ارواح و زمین و آسمان - و بعضے گویند که  
 که بهشت همدین روز آفریده است ده چیز که سنت است باید کرد فضیلت بسیار  
 است و الله اعلم بالصواب

### باب تبیین فضیلت نماز و دعا آخر سال

نقل است روزے مجالس شریف حضرت شیخ مولانی و ذیقرتی عند الله سخن فرمود  
 و خرقه رسول الله صلی الله علیه و سلم میرفت و در آن مجالس شریف از مردان چنانچه  
 صفی سلطان محمد و صفی سیف الله و میر فیض الله و حافظ علی اکبر و شیخ محمد پیر تھانی

بسم الله الرحمن الرحیم  
 در بیان فضیلت نماز و دعا



و محمد باقر و ابراهیم و علی و محمد باقر و محمد باقر  
 بوده کثیره و ال و این فقیر و یاران دیگر حاضر بودند از زبان دربار و گوهرنثار  
 این آیت بخواند سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ  
 الْأَقْصَى الَّذِي وَفَرَمُوهُ أَنْ عَرُوجَ عِزِّهِمْ مِنْ عَرُوجِ بَسْمِ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَفَرَمُوهُ أَنْ  
 يَعْنِي حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم در عین حالت  
 بیداری و در تمام و کمال هوشیاری و در شب معراج از غلبه اشتیاق بنهادر  
 صرف ذات بخت بکلیه خود با عروج فرمودند یعنی بسر و برنج و بقلب و  
 بقلب تمامی خود با سیر نمودن از عالم اکوان که این حضرت عالم حس و شهادت  
 مانند مشرق شدند رسول صلی الله علیه و سلم بسوی عالم بطون که عالم غیب است  
 که ماورای حس و شهادت است که بر براق سوار شده و جبرائیل علیه السلام بر کباب  
 سعادت همراه گشته عروج فرمودند و بر هر بلای آسمان که بود رسیدند و در بانان  
 باب آسمان بایستاد و نمودند و منتظر آمدن رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم چشمه های  
 ملائکه چار و چار بودند چون سرور انبیاء صلی الله علیه و سلم سفر نمود از عالم کثیف  
 بسوی عالم لطیف و بهر منزل که رسیدی وجود مبارکش بحکم آثار و احکام آن  
 منازلها که طے فرمودی موصوف بصفات لطیف الطیف مطابق آن منزل  
 شدی و بهرین محل حضرت قطبی فرمود معراج عروج در شب معراج با شراق  
 بطون سرور انبیاء را معلوم گردید که برین حدیث که العلماء امتی کا نبیاء  
 بیتی انسابین مشورت موسی بعینی علیها السلام رفته که امشب رسول الله صلی الله  
 علیه و آله و سلم بجای محمدی که آن برزخ اولی که مابین احدیت و واحدیت است

می رسند خواهیم پرسید که آن کدام کسانند بقابل درجه میان فرموده حتی که حضرت  
 عیسی صلی الله علیه و آله و سلم باین مقام سوال مانع آمده اند هیچ مؤثر نشد چون سرور انبیاء  
 صلی الله علیه و آله و سلم از همه ارواح بایستاد ارواح امام محمد غزالی را درست ساخته  
 و چون قطب الاقطاب العالم بندگی شیخ عبدالقدوس میفرمایند که در آن وقت  
 اخذ ارواح روح ما حاضر بود و هر چند مرا آرزو بود که روح مرا حضرت محمد  
 رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم بقید شربت گرفته همراه برند تا بسوال حضرت  
 موسی پیش آیم اما میان طبع مبارک برین بود که روح امام محمد غزالی همراه نمود  
 چون سرور انبیاء صلی الله علیه و سلم از مقام بمقام موسی رسید حضرت  
 موسی بصد هزاران هزار اعزاز و اکرام استقبال نموده سوال کرد که یا رسول الله آن  
 کدام کسانند که در حق ایشان فرموده علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل  
 چون محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم بسان فصیح فرمود که یک از آن  
 کسان این است چون حضرت موسی بمحرم مشاهده امام محمد غزالی گفت  
 السّلام علیک چون امام اقیار جواب داد و علیک السّلام و رحمة الله  
 و بركاته باز حضرت موسی سوال کرد که چرا چندان تکلف و طوالت در کلام  
 که رحمة الله و بركاته نمودند امام الاصفیاء گفت یا موسی وقت تکلم بکلام  
 الهی که الله سبحانه و تعالی بشما پُر سیده بود ما تلك بیمینک یا موسی  
 شما در جواب الهی فرمود که الهی هی عصای اتو کو علیها و اهش بها علی  
 غنمی ولی فیها ما ادب اخروی یا موسی جواب الهی همین از عصای پیش  
 نبود چرا تجاوز از حد و تخلف با ادب الهی نمودند که عصای اتو کو علیها و اهش بها



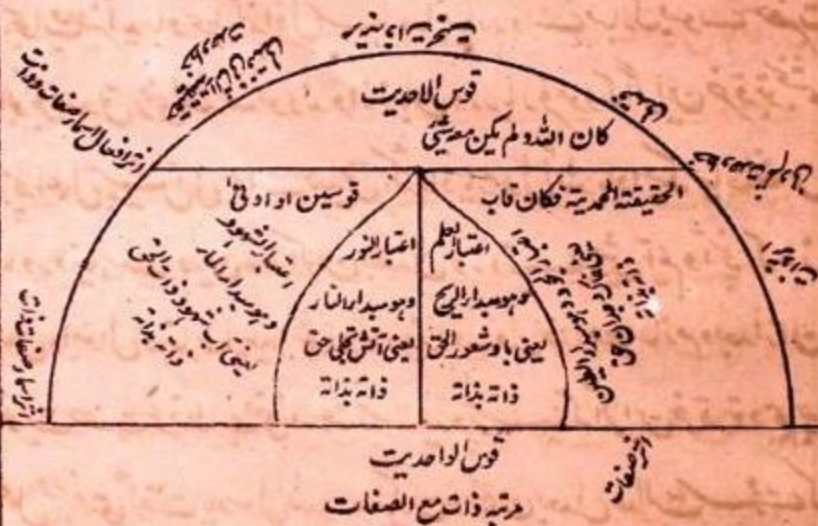
علی غنی ولی فیها مآدب اخروی چون حضرت موسی از کمال حیا بحضور محمد صلی الله  
 علیه و سلم بر مرتبه سکوت ماند و فرمود که یارب الله آنچه که فرمودی احق الحق است  
 حتی که رسید سرور انبیاء صلی الله علیه و سلم بمقام قاب قوسین او  
 ادنی یعنی آن مقامی است که قرب قوسین است اول قرب قوس الاعدیت و  
 وثانی قوس الواحدیت بل قرب الاقرب من ذلک چون رسول الله صلی الله  
 علیه و سلم رسید قریب تر از آن قرب الهی بقوله سُبْحَانَ الَّذِي اسْمُهُ بَعِيدٌ  
 لِيَلَا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي يَبْنِيهِ الْمَلَائِكَةُ  
 وَتَعَالَى رَأْسُكَ بَرْدِ بَرْدِ خُودِ رُشْبِ از مسجد حرام سوره مسجد اقصی  
 همدین محل صوفی سلطان محمد عرشدانست که در حضرت پیوستگی در جمع العجین  
 قطب الموحیدین بندگی شیخ رکن الدین القدوسی الکنکوی معنی این آیه ضبط نمی  
 نمایند یعنی بر دهنده خاص خود را و رشب از مسجد حرام سوره مسجد اقصی یعنی از عالم  
 کون و مکان بر دور ساند تا بمسجد اقصی که آنرا حقیقت محمدری و برزخ اولی  
 ما بین احدیت و واحدیت می نامند همدین محل حضرت قطبی بر لفظ مبارک راند  
 که آسے همچنین است آن مقامیست بمقام قرب قوسین که آنجا مقام اتصال ذات  
 ذات الله سبحانه و تعالی است یعنی رسول الله صلی الله علیه و سلم جان  
 رسید که محض نوس مطلق ماند و آنجا شایسته نام غیر و غیریت ماند و همه قیود  
 دین مقام تمیز و اثباتیه اعتباریست از میان مرتفع گردید قلم بقیق الهمو  
 هُوَ الْأَوَّلُ هُوَ الْآخِرُ هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ وَهُوَ كُلُّ شَيْءٍ عَلَيْهِمْ حُجُوجُ  
 بحر بیخ و خور گفت که نه بکنان که خوف عوی همه نشاء او قرب قوسین است

و خبر مقام قاب قوسین نشاء ناوک بلند گشتی نبود و بلند اندازی مقام علیا نمودی  
 مع الله وقت که یسعی فیہ ملک مقرب و لا نبی مرسلی یعنی مرا ابواب  
 خلوت سرای قرب الله سبحانه و تعالی مفتوح گردیده که در آن مقام نه جبرائیل  
 ملک مقرب گنجد و نه نبی که مرسل است در و سنج باز از زبان گوهر نثار فرمود  
 اگر چه در بدایت احوال احتیاجی بیاری جبرائیل علیه السلام بود اما چون رسول  
 صلی الله علیه و سلم را غیب بحضوری ذات مطلق مبدل شد که جبرائیل ملک  
 مقرب الهی در کرانه بماند که آنجا جبرائیل آمد غلی نیست قال لودلوت قدر اتملة  
 لا حرقت کار بهنایت رسید و کمال با کمال انجامید و محمد که مرسل است آن هم  
 در میان نماند و آواز قف یا محمد ان ربک یصلی بکوشش هوش سرور انبیاء  
 صلی الله علیه و سلم رسید چون حضرت قطبی این حدیث بخواند در جوشش  
 خروش آمدند سبحان الله آنچه که احوال بر او لیاء کالمین ماسلف در کرب  
 متشیخ مطالعه کردیم هین عین در ذات پیر خود عیان بود یا فیتیم بعد ساعتی چند  
 چون بعالم صحوا آمدند فرمود که رسول الله صلی الله علیه و سلم خواسته بود که در  
 شود حضرت الذات که للکیف است انجامند و متلاشی شوم حکم شد که قف  
 یا محمد ان ربک یصلی یعنی تعینات و کونیات و اضافیات خود را نگاها که  
 مشاهده شهود حضرت الذات بسر است نه بطهور قوله فان ربک یصلی یعنی پروردگار  
 عالم و عالمیان ملققت بذات صرف خود است که آن مرتبه عالم تنزیه است سبحان الله  
 در خلوت سوره احدیت خبر سرا آگاه و راهی نه تعینات و اضافیات الزان  
 مقام آگاه نه و نعره سرور انبیاء یا لیت رب محمد الم یخلق محمدا از اینجاست



که بر جاست و از ان خصوص مشاهده ذات بحت بسوئے عالم اکوان برائے هدایت  
 عالمیان آرند از برائے همین سرور انبیاء صلی الله علیه و سلم فرمود کاشکے که در  
 قید صفات محمدیت نمی شدم و بتعینات کونیة غصیرہ بنفید نمی شدم همان مقامیکه  
 سرانجام منج بود بخصوص مشاهده شهود ذات می ماند و صدائے سرزشتن قف  
 نمی شنودم چون باین مقدمات حضرت قطبی رسید نعره زنان بیوش افتاد  
 بعد از ساعتی چند بهوش آمدند از زبان دربار فرمود چون آنحضرت صلی الله علیه و سلم  
 از سرگرمی شهود حضرت لذات و قرب واجب الوجود که نزدیک محققان جابجا از ان  
 مرتبه ولایت است ولی مع الله وقت اشارات با اشارات از ان است و فرمود  
 کاشکے موصوف بصفات محمدیت نمی شدم و در خلوت خانه مشاهده شهود  
 ذات محبوب نمی آرم و تا از مقام صرف وحدت بسوئے عالم کثرت نمی خورم  
 و بر خودی خود بائے که آن مرتبه نبوت است نمی آرم تا محمدر را محمد حجاب نمی کشی و  
 برین مؤید است الولایت افضل من النبوة فی شخص احد یعنی لفظ ولایت مطلقا  
 و شامل است بر انبیاء و اولیاء بر لفظ مبارک اند ظهور اولیاء الله بفقروائی و  
 بعبادات کامله و ریاضات شامله ما و امیکه دنیا باقی است منقطع نخواهد شد و از  
 برائے همین رسول الله صلی الله علیه و سلم فرموده که انبی بعد کما شترجا حالانکه  
 خواص ولایت ولی آنست که بمجاهدات و ریاضات شاقه بواسطه مرشد کامل  
 فنا فی الحق باشد و نزدیک این فنا تمام مطلع میشود ولی بر حقائق و معارف الهی  
 و اطلاق لفظ اسم ولی اسمیت از اسماء الله تعالی کما قال الله تعالی  
 الله ولی الذین آمنوا و جاوے و یقر فرمود و هو الولی الحمید سبحان الله

اسم ولی بر بندگان خاص کالمین محققین است ما و امیکه دنیا و آخرت است چون  
 رسول الله صلی الله علیه و سلم در عین مقام جمعیت احدیت و واحدیت رسید احتیاج  
 رسالت مرسل نماند و جبرائیل هم بر کراته بماند کار بنهایت سید کمال با کمال انجامید  
 و معرفت قاب قوسین او ادنی انیت فافهم درین ستریت از سر راهی  
 فہم من فہم قوس الاحدیت



بعده حضرت شیخی و مولائی چشم پر آب کرد و فرمود هر دو پیشه که رفعت و جاه  
 طلبید و خود را اسیر لطائف خلایق بلبس بکثافت کثیف گردانید و صحبت  
 عارفان بلطف لطیف گذارشت پس یقین میدان که او در ویش نیست زیر اینچ  
 اهل فقر را اعراض نیا و اهل دنیا فی کل الاوقات ہمدین محل حضرت قطبی فرمود  
 کہ شنیدہ ام از مرشد نامی و عارف سالی قطب الاقطاب بندگی شاہ ابرہیم  
 رامپوری میفرمودے کہ در لغو غلطات خود قطب الموحیدین حضرت شیخ فرید الحق



والدین مسعود اجدھنی میفرماید چون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از معراج  
 مشاہدہ قرب ذات الہی استخیار و اجلا رجوع القہقری برائے ہدایت عالمیان  
 از عالم لطیف بسوئے عالم کثیف رسیدند و صحابہ اکرمین اپیش خود طلبیدہ  
 فرمود کہ این خرقہ از مواہبات و عنایات لائہیات حضرت الہی یا فتم حالانکہ مر  
 اللہ سبحانہ و تعالیٰ بد اون شما حکم فرمودہ و این خرقہ بآن کسے بد ہی کہ موجب  
 جواب تو گردد و دہر آنکس از صحابہ ماکہ این سخنہ بشما مطابق او امر الہی می پرسم  
 بجواب حاضر آید باو عطا کنم اول سرور انبیاء و سوائے مبارک بسوئے حضرت  
 ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نمودند و از زبان دربار فرمود کہ اگر این خرقہ تو بخشم  
 بچہ اعمال پیشانی جواب صدیق اکبر داد یا رسول اللہ مادامیکہ حیات انفس  
 ما در دنیا است درین عالم اکوان بصدق و روزے پیش آیم و آنچه کہ از  
 مال و اموال دنیا بر ما پیدا شود و لایہ خدا و رسول خدا عطا سازم و بعد از ان  
 نوبت حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ رسید و پرسید کہ اگر این خرقہ تو فدیم چه  
 عمل دین می گفت یا رسول اللہ در عالم کون و مکان بعدل عدالت سوئے کہ  
 اعدا و احوال اقرب للتقوی حکم ناطق است و بالانصاف و رزی ظلم ظالمان و  
 مظلومان ستم رسیدگان را بعدالت محمدی بالانصاف رسام بعد از آن حضرت عثمان  
 ابن عفان رضی اللہ عنہ را پر رسید جواب داد کہ یا رسول اللہ آنچه کہ حقوق خرقہ  
 باشد بجا آورم و سخاوت کنم و ہر کارے کہ از ما بوقوع آید حیاء من اللہ باشد  
 بعد از ان سرور انبیاء بسوئے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرمودند و  
 داد کہ یا رسول اللہ پردہ پوشی عالمیان کنم و ہمہ عیوب خلایق الہی بصفات شای

پوشتم پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بزبان گہر بار فرمود بگیر کہ مستحق  
 خرقہ تویی و این خرقہ خلافت مادامیکہ دنیا باقی است بر او بیار عارفین کا ملین  
 خاندان تو جاری و ساری خواهد شد و مرا امر الہی بود ہر صحابی کہ باین جواب تو  
 پیش آید باو عطا کنی بعد ہذا حضرت قطبی چشم پر آب کرد و فرمود درویشی  
 پردہ پوشی و مصائب نوشی است در میان خلایق الہی چہا چیز مرد و ریش را  
 واجب است کہ زوم معمول عمل خود گرداند اول گوش خود را صم بگم سازد تا ہر چیز  
 کہ ملایم نشیند نیست از او اعراض کند و دوم چشم خود را نابینا کند تا عیوب  
 برادر مسلمین مشاہدہ نکند سیوم زبان خود را انگ گسازد تا کلمات ناشائستہ  
 نگوید و چہارم پائے خود را انگ سازد تا نفس بد خصال از افعال شنیعہ فریاد  
 کہ فلان جائے باید رفت باید کہ باز دارد چون درویش بواہب الہی با خصال  
 اربع موصوف شد کارش تمام شد و الا حاشا کہ مدعیست و دروغ زن است  
 از اخبار درویشی آگاہی ندارد و خود را در عالم بدرویشی اشتہار نماید الحیاذ  
 باللہ من ذلک بعد از ان حضرت قطبی بر لفظ مبارک راند قال رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم ہر کہ دو رکعت نماز در آخر سال و آخر روز از ماہ ذیحجہ ادا نماید و بخواند  
 دہر رکعتے بعد فاتحہ آیتہ الکرسی صد بار و بعد سلام سہفت بار این عابخواند حق تعالیٰ  
 اورا پیام زد و در آن سال ہر گناہ صغائر و کبائر کہ کردہ باشد در یک ساعت  
 از فضل عظیم خویش محو و متلاشی گرداند و شیطان الرحیم از وسوسہ دست بردارد  
 و گوید و او را ہر چہ درین سال گنہ کردہ بود ہمہ در یک ساعت نیست و ناپید شد  
 و عاین است اللہم ما عملت من عمل فی هذه السنة الماضية مما نهيتني



ولم ترضه ونسيتہ ولم تنسه وحملت عني بعد قدرتك على عفوتي و  
 دعوتني الى التوبة بعد جراتي عليك اللهم فاني استغفرک منها يا غفور  
 واغفرها لي وما عملت من عمل ترضاه وعدتني عليه الثواب فتقبله مني ولا  
 تقطع رجاء مني منك يا عظيم الرجاء برحمتك يا ارحم الراحمين وبعد اذان  
 برلفظ مبارک اند هر آن بنده که نوع و کس بجانۀ آرد و آنچه که سست استجاب است  
 باید که دور کعبت نماز برگزیده دامنۀ عروس بگذارد و دست بر پیشانی او مالده و  
 این دعا بخواند اللهم انی اسئلك خیرها و خیر ما جلت علیها و اعوذ بك  
 من شرها و شر ما جلت علیها و بعد اذان فرمود برائے دفع اعدائے و  
 هلاکت ایشان و دفع لشکر غنیم و زخم تیغ و غیر آن و بستن زبان غمازان و  
 حسد حاسدان و بجهت هلاکی خصم دعوت سوره تبت پیدا بخواند باید که در روز شنبه  
 اذل وقت غسل کند و روزه دارد و سوره تبت پیدا و دوازده هزار بار بخواند و سخن  
 دیگر نکند و اگر آن روز دعوت تمام شود همون روز دشمن هلاک و کارش تمام شود  
 و بعد اذان فرمود چون از نماز جنازه فارغ شود این دعا بخواند اللهم اغفر له  
 وارحمه و تجاوز عنه و عافه و عاف عنه و اکرم منزله ووسع مدخله و  
 انس وحشته وارحم غربته و لقن حجتہ و برود مضجعه و نور مهجده بر حجتک  
 یا ارحم الراحمين چون گورش تمام شود این تلقین بر سر بالین برده بخواند  
 یا عبد الله ابن امتہ نبی الله و اذ جاء سائلان لا تخف و البشر فقل بلسان  
 خصیم و اعتقاد قلیح اشهد ان لا اله الا الله و هذه لا شریک له و  
 اشهد ان محمدا عبده و رسوله و قل رهنیت بالله ربنا و یا الاسلامیة

و بحمد رب رسول الله صلی الله علیه و سلم نبیا القرآن المجید اماما و بالکعبة  
 قبله و بالمؤمنین اخوانا و بالمؤمنات اخواتا و بجلال الله تعالی حلاوة و بحرام  
 الله عندنا و بالجنة ثوابا و بالنار عقابا و ان الساعة آتیة لا ریب فیها  
 و ان الله یشبع من فی القبور و بعد فراغ این کلمات حضرت دراز مشغول شد الحمد لله عز وجل

### باب بیست و یکم در بیان فضیلت تواریخ اعراض و منقولات

خوارق عادات حضرت پیران خواجگان چشت اهل بهشت قدس الله و ارحم  
 درین باب فصل بیان کردیم - فصل اول در بیان خوارق و تاریخ عرس قطب الموحیدین  
 بندگی شیخ محمد شریف نیا ولی قدس الله سره - نقل است قطب الاقطاب  
 شیخ المشائخ و الاولیاء شیخ محمد شریف در ابتدای عمرده ساگی داشت چون  
 قطب البدال امام الاصفیاء حجة الاولیاء بندگی شیخ ابراهیم آراپوری در قره  
 نیاول تشریف داشت چون حضرت قطبی دولت قدوس حاصل نمود و بجز و نظر  
 فیض اثر نور وجود و آئینه عاشق ظاهر و هویدا شد سبحان الله مرشد حقیقی  
 بعموم الطاف و اضعاف اعطاف التفات بجانب مرید رشید نمود و نقول  
 مجازی حضرت قطبی ابجقیت کامله خود با متحد یافت و در قریه سید پوره که  
 آنجا مقام خاص الخاص یاضات و مجاہدات و مشاہدات حضرت قطب الموحیدین  
 بندگی شاه ابراهیم آراپوری بود همراه خود بردند آنچه امانت پیران عظام بود  
 مطابق حکم معالی حضرت مجدد علی که ان الله یا مکره ان تودا الامانات الی اهلها  
 سینۀ بسینۀ رسیده بود بمطابق حدیث نبوی صلی الله علیه و سلم الاسرار و اح  
 جنود مجتذة فما تعارف ایلتف و ما تناكرت ما اختلف بموجب تعارف ازلی

در بیان فضیلت تواریخ  
 اعراض و منقولات  
 باب بیست و یکم  
 در بیان خوارق عادات حضرت پیران خواجگان چشت اهل بهشت قدس الله و ارحم



سینه بے کینه حضرت بندگی محمد شریف املو ساخت و بعد ارشاد از یک  
 اسم ذات حقایق همه اشیا از عرش تا فرش و از شرق تا غرب منکشف  
 گردید و روح اضافی حضرت قطبی بحقیقت متحد شد و رنگ حقائق یافت الوان  
 محبت لون محبوب یافت این همه نگهائے پر بی رنگ خشم و خنده همه بگریخت  
 چون حضرت شیخی بعد از ارشاد از حجره بیرون آمدند و آنچه که بعد از ارشاد  
 مصافحه که سنت پیران عظام ماست از همه مریدان قطب الموحیدین بندگی  
 شیخ ابراهیم آراپوری میگردند و هر مریدے که بحضرت قطبی مصافحه نمودی  
 بے اختیار فنا مطلق مستولی شدی بر زمین افتادے و از سرگرمی نشود  
 بندگی شیخ محمد شریف سرشار بود هیچ خبرے از عالم اوان نداشت چون  
 بعالم صحو آمدند از آن یومیکه از قطب الموحیدین بندگی شیخ ابراهیم آراپوری  
 نام خدا یتعالے از جهر و خفی تلقین شدند بلبل زبان را در قفس زبان کا  
 محبوب گویان گردانید و مثل شاهوار هدایت تاج یاضات و مجاہدات بر نهاده  
 سجدات عبودیت میکروی و طاوس عرفان ابیادین معرفت الہی لیستان  
 مراقبه ساعت بساعت جلوه دادی حتی که از عالم ناموت و از ملک ملکوت  
 و از عالم جبروت تا بعالم لاہوت کہ آنجا ذات بحت است عبور فرمودند  
 سبحان الله زہے کمالات و خے سلطان حالات بر حضرت قطبی و ابوالحسن علی نقی  
 نقل است حضرت قطبی مولائی ذخیرتی عند الله در است و سیر و سلوک  
 بہ مجاہدات چنان مشغول بودند کہ هیچ یکے مرید از مریدان قطب الموحیدین بندگی  
 شیخ ابراهیم سبقت نبرد و ہمہ مریدان بحضرت شیخی آمدہ آنچه کہ مشکلات و حقایق

و معارف الہی بودے از ایشان حل نمودے نقل است روز شیخ المشائخ  
 والاویا حضرت قطبی بندگی شیخ محمد شریف بیدار از اقل شب تا سحر  
 بر یاضات شاق و مجاہدات محبوب می بود حضرت الذات حسن خود را در آئینہ  
 محب روشن ساخت و تعینات کونی خود را متور بنور حق یافت و از سرگرمی  
 حضرت الذات در صحن سجد قرینہ نیا دل ایستاده بودند عزیزے یک شیشہ  
 پُر از عرق گلاب گذاریند و در عین حالت شیشہ را از دست روان ساخت  
 حتی کہ بخانه ہیبت خان اجوت افتاد و شیشہ ہمون طوے کہ صحیح و سالم بود  
 بر اصل خود ماند و کسی جائے زخم نرسید سبحان الله چه کمال با کمال بود سخن  
 در گفتن و نوشتن نبی افتاد الحمد لله علی خلک نقل است روزے قطب  
 الموحیدین شیخ المشائخ والاویا شیخ محمد شریف برائے نماز جمعہ در کعبۃ اللہ  
 رسیدہ بود شیخ عبداللہ حاجی در حرم حریم حضرت کعبۃ اللہ کریم بحضرت شیخی  
 حصول دولت پانپوس نمود و مرۃ آخری در مسجد مدینہ معظمہ ہمراہ حضرت  
 قطبی نماز جمعہ حاجی نمودند و بخدمات خادمہ پیشانی مدہ عرضداشت کرد کہ  
 بسیار اولیاء اللہ را دیدہ ام اما اینقدر کہ از دیدن حضرت سکینت دلم را  
 نشدہ میخوام تو جہات آنحضرت نوعی مرافقائے حاصل آید وجود کونی ما در  
 تصرفات و جذبات الہی در آید و مائی و منی از ما بر خیزد و بذات محبوب حقیقی  
 متحد شوم۔ از زبان دربار فرمود بمقام خاص قرینہ تیا دل بیانی بہ مقصود و مقاصد  
 رسی و محبوب پیوستی و بعد از مدت یکسال حاجی عبداللہ بقصبہ کرناں رسید  
 مردمان قصبہ آپ رسیدند و صراحتاً از محمد ساقی متکلم بکلام شد کہ شیخ المشائخ والاویا



حضرت شیخ محمد شریف نیاولی از بیت الله شریف شریف آورده یانه و  
 محمد ساقی و مردمان آنجا جواب داد که در تمام عمر خود با ایشان بکعبه الله شریف زمره  
 اند آن حاجی عبد الله را تعجب پیدا شد که من ایشانرا آنجا بکعبه الله دیده ام از  
 قصبه کرناال چون حاجی بقریه نیاول سیده حصول دولت پابوس نمود حضرت  
 شیخی شناخت که حاجی بر وعده خود با رسیدی به مجرد رسیدن حاجی ماجر گذشت  
 اظهار می نمود حضرت شیخی و مولائی انگشت گران در دهن میمون فرمود که ای حاجی  
 اسرار الهی و تعالی را اظهار کن الله سبحانه و تعالی بذات محبان خود با  
 یک قوتی الخ ساخته در یک لمح از فرشتان بعرضش بگذرند و از شرق تا غرب  
 سیر نمایند و نسبت مجازی در میان ایشان نماند و همه یک رنگی عیان گرد و موجب  
 عین ذات محبوب شود هر جا که خواهند در عالم طیر آیند حاجی عبد الله بیعت  
 نمود و در سلک مریدان منسلک گردید - الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى ذَلِكَ  
 نقل است روزی شیخ المشائخ و الاولیاء حضرت شیخ محمد شریف بیدار  
 همه شب از مشاهده محبوب از حجره بیرون آمدند خواست که از غلبه اشتیاق  
 و کثرت اذواق دیدن دیدار فائض الانوار آن مرشد کامل در دریای معانی  
 و غرغله گزاری سبانی فلک الولایت شمس الدرایت قطب العالم بندگی شیخ  
 ابراهیم آراپوری بر اسب ناپه سوار شده در عین حالت سُکر مستی شهود حضرت  
 الذات روانه شدند حتی که بساحل حین رسیدند از سبب مستی برسات یکشتی  
 یافت و نه ملائی این صرع بخواند که کشتی اندران دریای طالع عجب کار است  
 در عین موسم برسات حین بر کمال خودی خود با طلب بساحل می افتد و از تشریف

مستی غلبه آب هر چیز که در فتاوی معدوم و غارت شای بیچ نامی و نشانی  
 از نماند چون حضرت شیخی بواسطه مرشد نامی فانی شده باقی بخت مانده  
 قبحی زده اسب ناپه را در حین انداخت هر چند که هزاران هزار آرزوئی  
 حین خواست که حصول دولت پابوس نایم از سبب خودی باز به پابوسی  
 حضرت قطبی نیافت چون حضرت شیخی و مولائی و ذخیرتی عند الله بمقام سید پور  
 رسید که آنجا مقام خاص حضرت شیخ کبیر است حصول دولت پابوس نمود  
 بمحرو دیدن حضرت بندگی شاه ابراهیم آراپوری فرمود که بابا محمد شریف  
 ولایت پیران عظام شامل بود الحمد لله از غلبه حین بخیر و عافیت رسیدی - الحمد لله  
 نقل است روزی محمد غوث کهار ولی شیخ اسمعیل گفت که از بیت  
 جلال حضرت شیخ نتوانستم که عرض داشت نایم که صوفی لاهوتی که امیگویند  
 که شامریه خاص اید مگر بواسطه شما حقایق این مقدمات مرا معلوم گردد مطابق  
 سوال سایل شیخ اسمعیل بحضرت قطبی شیخ المشائخ و الاولیاء شیخ محمد شریف  
 دامت برکاته سوال کرد حضرت پیر دستگیر صوفی لاهوتی کرامی گویند و  
 بچه علامات و خوارق عادات معلوم می شود بجز و استماع این سخن حضرت  
 قطبی الرزه در تمام اندام مبارک پیدا شد و بهیوش افتاد سید غلام علی الدین  
 همیشه زاده حقیقی حضرت و یاران دیگر تحت بالا پوشش نموده دوده دانه  
 فقر را بشداید قوت بر چهار پائی نهادند و الا از غلبه لرزه شدید بر زمین افتاد  
 سبحان الله چه کمال با کمال بود چنانچه حالات و افعات بر اولیاء کاملین  
 ماسلف بود و ذات شریف و عنصر لطیف حضرت قطبی محمد شریف مرشد



نامی و عارف سامی مظاهر و مہود بود و مجرد استماع ازین سخن مجاز خود را  
 بحقیقت ذات محبوب متحد ساخت و حقیقت ذات مطلق را در محب از خود  
 جودہ گرفت یافت و باندک سخن محبوب حقیقی بایل بسوئے محب شد و روح علوی  
 خود را آئینہ حسن بیکیف یافت پس بے کیفت اب بے کیفی خود مشاہدہ  
 یافت و نسبت مائی و منی در میان نماند و ناظری روئے خود ستان یا  
 دیگرے را درین میان چہ کار + بعد یکپاس حضرت قطبی بعالم صوآمدند  
 از زبان دربار فرمود و کجاست سائل شیخ اسماعیل عرضداشت کرد حضرت  
 پیروست گیر جانم است بر لفظ مبارک اندان درویش کجاست کہ از تو  
 پرسیدہ شیخ اسماعیل جواب داد کہ او حاضر نہ - از زبان گوہر شہار فرمود  
 و فتیکہ سالک بزد و ورع و تقوی کمال و بریاضات و مجاہدات شاقہ خود را  
 از صورت معنی رسانید و حجاب صورت یعنی از بیان سالک مسالک فضائے عالم  
 حقایق منقرض گردید یعنی مراد از صورت عالم ملک ملکوت است و مراد از معنی  
 اسمی عام جبروت است - چون معنی ازین ہر دو مقام مشترک باشد و محبوب حقیقی  
 کہ مرتبہ ذات است حتی کہ ذات مطلق قید تعینات چہ عینی و چہ عیانی سالک  
 را مشہد گردانید و بیچ شائبہ ازین تعینات و تعینات سالک نامہ مضمحل  
 و متلاشی گردد بمانا کہ صرف ذات بحت بماند کہ در فہم ہر کسے ناگس نگنجد و معنی  
 خبر خرقہ فنا رکلی در بر کردن چارہ و علان خود نہ اندانہ و برین مقام حدیث نبوی  
 صلی اللہ علیہ وسلم دال و مشاہد حال کہ تفکر دانی اکملہ اللہ و لا تفکر دانی ذات  
 اللہ و سبحان اللہ ہستی محب صادق ہستی محبوب حقیقی بدل یافت و نسبت

اضافات و تعینات و کونیات و عنصریات خود را در میان نیافت و ہر چہ  
 یافت از نایافت خود محبوب و ہوتہ حق ہو الاول اول ہو الآخر ہو الظاہر ہو  
 الباطن و ہو بکل شیئی محیط اورا باو بینی بی یسمع و بی یبصر ازینجا است  
 و معرفت سربانی بر بی سالک را درین مقام بر جاست و ھدی اللہ لئنوسرہ  
 من یشاء کسے ہدایت راست و بنظر دوام شہود ذات بحت امعز و  
 مشرف یافت کہ اندام لاہوت است و چون حضرت قطبی بعد اتمام این کلمات  
 بیہوش افتاد و چون بعالم صوآمدند شیخ اسماعیل سوال کرد حضرت پیروستگیر  
 قول کسے بزرگ است کہ سالک اباید علی الدوام در ہر لمحہ و در ہر لحظہ بزرگ  
 مدام و بفکر تمام اشتغال دارد و برین قول بزرگے اعتراض دارد و میشود  
 اگر سالک فکر تمام در ذات اللہ سبحانہ و تعالی نماید حد در ذات باری  
 لازم آید حالانکہ ذات مطلق را حد و نہایت نہ بر لفظ مبارک راند و  
 مراد از فکر تمام سالک اباید در واسطہ شیخ بحدت بصر چندان فکر تمام کند کہ در واسطہ  
 شیخ فانی گردد و بیچ نامی و نشانے از ہستی او نہاند و یا آنکہ این مراد داشته باشند کہ  
 دو سالک در صفات الہی فکر تمام کند بحکم این حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تفکروا  
 فی اکملہ اللہ و لا تفکروا فی ذات اللہ الحمد للہ علی ذلک -

نقلست شیخ نشیوخ العالم قطب علامتہ لدہر حضرت شیخ محمد شریف الملک  
 قطب الاقطاب فلک اللولایت شمس الہ رایت بندگی حضرت شیخ ابراہیم آر اپوری  
 در قریہ بوڈہ کھیرہ کہ آنجا مقام خاص الخیص حضرت عالم پناہ قطب الاقطاب فرد الائمہ  
 مست ذو الجلال برہان عاشقین حمزہ الوصلین حضرت شاد شرف الدین



ابوعلی قلندر قدس سره الغریز حضرت قطبی را دست بردست گرفته اندرون  
 حریم که آنجا نشست گاه حضرت خاص است آورده عرض نمود که محمد شریف  
 را بجانب معنی گذاشته ام هر وجهی من الوجوه اولی والنسب واندوگیری  
 نمایند و از جناب عالیآب خودها گاهی جدا نمکنند حضرت مخدوم شاه شرف الدین  
 از زبان دربار و گوهرنثار بحضور بندگی شیخ ابراهیم در حضرت عالم مثال  
 فرمود خوش باش با ما باش هر جا که باشی خانه تست به  
 نقلست روزی شیخ شیوخ العالم قطب علامه الدهر حضرت شیخ محمد شریف  
 الملک برائے مجالس عرس شریف قطب الاقطاب فردا افراد حضرت شیخ  
 مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب رضی الله تعالی عنه بکلیه شریف تشریف  
 داشت همین که روضه متبرکه حضرت مخدوم قدس سره مقدار یک پر تاب  
 تیر بلکه عنقریب بماند حضرت قطبی را در آنجا فنا مطلق مستولی شد و هر دو  
 دست دراز کرده در آن مقام ایستاده شدند مقدار دو و نیم کامل در آن مقام  
 استاده شدند و پیرین از عرق بدن سیلاب گردید چون بعالم صحو آمدند  
 باز بمقام خود که منازل فرموده بود بغیر از زیارت مرقد زیارت پاک تشریف  
 آوردند بعضی یاران پرسیدند که حضرت برائے زیارت رفته بودند زیارت  
 نکردند باز آمدند باعث معلوم نشد از زبان دربار فرمود که ارواح مبارک  
 حضرت در حضرت عالم مثال جسد جسمانی گرفته حضرت مخدوم صاحب اینجام  
 تشریف می داشتند بعضی شبهات آئیه کریمه و لقد ساء من آیات  
 ربهم الکبریٰ حل کرده بودم چون حضرت قطبی بعد فراغ عرس در بوده کعبه

در بعضی  
 از این  
 روایات

اندرون حریم حضرت شاه شرف الدین ابوعلی قلندر قدس سره الغریز تشریف  
 آورده در مراقبه شدند حضرت ابوعلی قلندر قدس سره از زبان گوهرنثار فرمود  
 که ای محمد شریف چه شبهات از ما حل نشده بود که آنجا برائے دفع شبهات  
 رفته بودی سبحان الله زب کمالات حضرت شیخی و مولائی بود که  
 با ولیب اعظام این چنین مجالست می داشتند الحمد لله علی ذلک  
 نقل است روزی شیخ الشیوخ العالم حضرت شیخ محمد شریف  
 قدس سره برائے مجالس عرس قطب الاقطاب حضرت بندگی شیخ عبدالقدوس  
 گنگوہی قدس سره الغریز در گنگوه تشریف داشت همین که در اثنا راه باجئات  
 ققرار در سایه زیر درخت بمراتبه شسته بودند همین که ناگاه می بینند بالار هوا  
 عالم لطافت می رود چون حضرت قطبی در عالم هوا شدند می بینند که تخت سرور  
 انبیا محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم می رود متصل تخت رسیده  
 عرض داشت کردند که یا رسول الله کجا تشریف می بری رسول الله صلی الله  
 علیه و آله وسلم فرمود برائے عرس شیخ عبدالقدوس می روم چون حضرت  
 قطبی بمقام تشریف آوردند بشب در مجلس حاضر شدند بعد فراغ ثلث قوالان  
 دست بر تار تنبور نرمک نرمک می زد و همین که از اول شب تا صبح در وجد  
 ماندند بعد فراغ حالت وجد نماز فجر معه ادعیه های ادا نمودند چون بعضی  
 یاران پرسیدند که حضرت بعدتی سال این حالت وجد بر آنحضرت رعایت  
 کردم باعث معلوم نشد از زبان دربار فرمود در اثنا راه بنیر سایه درخت  
 نشسته بودم عالم لطافت امحانید کردم که بالار هوا می رود چون آنجا رسیدم



دیدم که تخت سرور انبیاء محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم بر تو متصل تحت  
 رسیده عرض داشت کردم که یا رسول الله کجا تشریف می برید فرمود رسول الله  
 صلی الله علیه و سلم برائے مجلس عرس شیخ عبدالقدوس میروم چون مجلس  
 شرب آمده حاضر شدم همون تخت سرور انبیاء صلی الله علیه و سلم را  
 مع عالم ارواح در میان مجلس مشاهده کردم بمجر و معانی رسول الله صلی الله علیه  
 و سلم مرا حالت وجد پیدا شد تا که تخت رسول الله صلی الله علیه و سلم بوقت صبح  
 رخصت شدند سبحان الله عجب حالت بر قطبی ما بود الحمد لله علی ذلك  
**نقل است** روزی درویش در ایش بخدمت حضرت قطبی شیخی و مولائی  
 ذخیرتی عند الله در غنیم آباد آمده حصول سعادت ابدیه از لیه نمودند و حضرت  
 شیخی و مولائی سوال عجایب فرمایید کردند که آن قمری باغ احدیت بسان فصیح بترنم  
 الوہیت حضرت امیر المؤمنین و امام الاثنی عشرین شمس المشرق و المغرب حضرت  
 علی بن ابی طالب کرم الله وجهه و رحمة الله علیه می فرمایند لوعرفت الله  
 ب محمد لما تبعته و لوعرفت محمداً بعبادات الله لما عبدته از  
 زبان در بار معنی این قول فرمودند یعنی شناختم من الله را بقا مطلق که  
 جامع جمیع صفات کمالات فاتیہ از روئے عاشقی که آئینہ معشوق آمد و در آن  
 حالتی که قمار مطلق بر ما مستولی شود حسن بکیفی خود را بر من جلوه گر  
 گرداند و رفع مجبہائے ظلمانی و نورانی از میان مرتفع گردد و نقوش  
 مجازی از ما برداشته شود از هستی خود معدوم گردد و وحدت حقیقی بر من  
 ظاهر و هویدا شود و محض یگانگی حق هویدا آید و نسبت دوگانگی از میان

برداشته شود و در آن وقت ہر آئینہ متابعت حضرت محمد مصطفی صلی الله  
 علیہ و آلہ و سلم از ما کے درست آید و متابعت محمدی صلی الله علیہ و آلہ و سلم  
 از ہستی است و کسی کہ از خود فانی در ذات مطلق شود او از متابعت  
 در آن وقت معذور است و مرآن ذات را حد و نہایت نیست و  
 ہمچنین طالب طلب را حد و نہایت نہ و کما قال اعرف الخلق  
 محمد مصطفی صلی الله علیہ و سلم را الی الزنا الا شیار کما ہی و نیز جائے  
 دیگر فرمود ما عرفناک حق معرفتک و از برائے ہین درین حالت  
 حضرت علی ابن ابی طالب نعرہ می مع الله وقت لا یسعی فیہ ملک  
 مقرب و کما بنی مرسل زدند و لوعرفت محمداً بعبادات الله لما  
 عبدته یعنی اگر شناختم من حقیقت محمد را یعنی نقوش مجازی  
 از ما برداشته شود و در ذات محمد صلی الله علیہ و سلم فانی شوم و در آن  
 وقت عبادت الله سبحانه و تعالی از ما کے درست آید حالانکہ  
 عبادت الله تعالی از ہستی است و نہ ہر فانی و از عبادات در آن  
 وقت معذور است و عبادت حضرت حق کار افعال جوارح است  
 و در وقت قمار ہمہ افعال جوارح معطل است

**نقل است** بعد وفات حضرت قطبی و مولائی حضرت محمد شریف قدس سرہ  
 ساکنان بقعہ نیاول را سیہ غلام محی الدین ہمیشہ زادہ حقیقی حضرت و برادر  
 خود حقیقی شیخ عبداللطیف نزاع افتاد کہ حضرت ایشا از درین نہا نقاہ  
 خواہیم نہاد آخر الامر برائے رفع فساد تا بر سیدن سادات عظام از قصبہ



بیہ ولی تابوت حضرت شیخ را دین خانقاہ نہادند بعد ہذا برادر علاقہ شیخ  
 عبد اللطیف وغیرہ شرفا از عظم آباد آمدہ قابو بروقت یافتہ بعد امضاء  
 مدت بیت روز در عظم آباد بودند و روضہ متبرکہ حضرت شیخ ہر وہجاست  
 و از مدت بہت سال حضرت شاہ شرف الدین ابو علی قلندر قدس سرہ  
 حضرت شیخ را قبل وفات ولایت شہر عظم آباد عنایت فرمودہ الحمد للہ علی کلک  
 چون عمر شش عزیز ہشتاد و شش سال در دنیا تمام شد وفات آن  
 شمس الدریات آن مشائخ کبار و الاولیاء نامدار حضرت شیعہ محمد شریف  
 روز شنبہ بعد مغرب سیزدہم شہر جمادی الآخر ۱۲۲۲ھ قواہم  
 اسرار صلاک یا محمد مائتہ و الف و اربع و عشرين جان بکمان  
 سپردند - تاریخ تولد **شہ زول محمد شریف** کلجری  
 فصل اول - در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراض  
 از مرشد نامی کہ بمعمر رسید درین نسخہ مستدرج ساختہ  
 نقل است قطب الاقطاب آن سرور مشائخ کبار آن بادشاہ اولیاء  
 نامدار حضرت بنگی شیخ ابراہیم آراپوری بطالعہ علمی قصبات قدوم  
 میمنت لزوم براہ نہادند تا بشہر مراد آباد رسیدند چند مدت بخدمت  
 استاد ماندہ بعلوم مت خوارق عادات نسخہ بہ نسخہ ورق بورق حجاب بمقتضائے  
 این قول العلم حجاب الکبر واقع است از میان دوری نمودند حتی کہ  
 ہر نسخہ کا فیہ کہ تالیف خاص الخاص ابن الحاجب ہست تا ابتدائے ہر اے  
 شروع پیش استاد آوردند چون کتابے پیش استاد نمودند از زبان

حالات حضرت شیخ  
 ابراہیم آراپوری

گوہر شارا کلمۃ لفظ وضع ملعی مفرد بر آوردہ مجرور خواندن این کلمات از توش  
 سکر طبعیت قلوب از جذبہ الہی از ہوش ہوش ہوش ہوش قفا و کل الوجہ  
 و رآن حالت نسیان با دراک عقول و فہوم از فرائض و سنن کہ مراسم  
 شریعت است ہیچ خبرے و اثرے نہاند برادر حقیقی شیخ عبد الحکیم را در  
 آراپور خبر کردند از ان حالت جذبہ بہ آراپور بردند چون بعد مدت جذبہ  
 الہی فرو شد کار خیر قطب الموحیدین حضرت شیخ ابراہیم رہ نمودند -  
 نقل است روزے قطب شیخ ابوسعید برائے عرس قطب الموحیدین  
 شیخ جلال الحق والدین تقانیری تشریف بردند پیراہن از گلے خویش  
 بہ شیخ ابراہیم پوشانیدہ و در عین مجلس شاہ حسین سنوری مقابلاہ شیخ  
 ابوسعید نشستہ بودند و درین ضمن شاہ حسین بلسان فصیح ذکر علوم معارف  
 الہی مے کردند قطب الموحیدین شیخ ابراہیم ایستادہ بود جواب میدادند  
 شاہ حسین رخ بجانب ابوسعید کرد و گفت این چنین مردان را امر بہ  
 نشستن کنید ایق و انرب انت کہ بنشینند حضرت ابوسعید شیخ  
 ابراہیم را برابر خود نشانند - الحمد للہ علی ذلک +  
 نقل است روزے جلال خان روہیلہ از غلبہ اشواق و اذواق برائے  
 حصول دولت پائوس حضرت شیخ ابراہیم در آراپور خود را بردند - شیخ  
 عبد الحق خلیفہ حضرت شیخ ابراہیم مانع آمدن وقت رفتن نیست ہر چند کہ  
 مانع آمد از غلبہ اشواق خود را آنجا رسانید می بیند کہ در مراقبہ محبوب حقیقی و  
 مشاہدہ دوست مستغرق اندہین می بیند اسم ذات اللہ بر پیشانی



و بر روی حضرت هویدا شد حتی که بر همه ردا و بر همه در و دیوار هویدا  
 از هیبت عظمت آن بجا برخاست بیرون آمد تا الی همون ردا که برو  
 لفظ الله هویدا بود بر مزار مبارک افتاده است - الحمد لله علی ذلك  
 نقل است متصل قصبه اراپور یک مزرعه سالار پوره بود آنجا یک عوتی  
 صالحه که پسر او گم شده بود از غلبه گریه چشمها سفید شده بود بجناب علی حضرت  
 ابراهیم همیشه آمده عرض احوال خود با میگردی مدت مدید بر آمده که پسر  
 گم شده هیچ اثری و خبری از و نمی یابم روزی حضرت شیخ متوجه شدند  
 و با شراق باطن معلوم کردند که در کوه می گردد فی الفور حاضر شدند که مادر تو  
 از فراق تو نابینا شده حقوق مادر فراموشش کردی بهتر است امروز منزل  
 همون طرف نمایه مجرد فرمودن حضرت شیخ بوطن مالوفه خود نمودند مادر او را  
 تشفی داد پسر تو در چند روز خواهد آمد خاطر جمع دار - بعد چند روز بطن  
 مالوفه آمد و با مادر ملاقات نمود تمامی احوال حضرت شیخ با مادر خود اظهار نمود که  
 حضرت را در کوهستان گذاشته آمده ام مادرش جواب داد که بے در کوه  
 ز رفته حضرت را امروز بجانم گذاشته آمده ام پسرک در حیرت آمد فی الفور آمده و  
 پائے مبارک افتاد از توجه حضرت تا باینجا رسیدم و الا آمدن ناممکن نبود  
 نقل است روزی شیخ ابوسعید فرمودند شیخ ابراهیم عینک بر مصحف  
 مجید است بیار فرمودند حضرت عینک شکسته افتاده است فرمودند  
 حالا صحیح و سالم گذاشته ام چگونه شکسته شد فی الفور عینک را نزد  
 خانه آوردند و چو بیند که فی الواقع شکسته است فرمود شیخ ابراهیم زبان تو

سیف الله است و من خور البسته میدار - الحمد لله علی ذلك  
 نقل است روزی حضرت شیخ ابراهیم بطرف جمن که متصل سید پوره  
 واقع است تشریف بردند برائے ماندن خود با یک کاوه حضرت فرموده  
 بود و متصل کاوه حضرت یک درخت جامن بود که دوکان سادات عظام  
 برائے خوردن جامن آمده بود و یک دختر سرمه دانی حضرت از اندرون کاوه  
 بردند و فقه که حضرت تشریف از جانب جمن پیچ جیتند که سرمه دانی گم شد  
 فی الفور پدر بزرگوار دختر سرمه دانی حضرت آورد و عذر کرد که یا حضرت  
 برائے خوردن جامن با کاوه دوکان آمده بودند همراه کاوه دوکان و سترمه بود  
 سرمه دانی حضرت بردند فرمودند این درخت جامن گاوه بار نخواهد  
 آورد و مالی لان بے ثمر است گاو ثمر نمی آرد - الحمد لله علی ذلك  
 نقل است روزی موسم سرما بود آتش در انگلیطی افروخته بود حضرت  
 شیخ ابراهیم در استغراق بمشاهده محبوب حقیقی مستغرق بود شیخی مولائی  
 محمد شریف متصل نشسته بودند چون حضرت بعالم نحو آمدند آنجا بر زمین  
 استراحت فرمودند بعد چند ساعت پائے مبارک خور او را زد کردند و  
 آتش افتادند به مجرد افتادن هر دو پائے آتش سرودند فرمودند که ام نشسته  
 جواب داد غلام شریف حاضر باز از زبان دربار فرمود محمد شریف  
 این سرار با کس ظاهر نکنی - الحمد لله علی ذلك  
 نقل است روزی حضرت شیخ داود گنگو بی قدس سره برائے حصول  
 دولت ملاقات در سید پوره آمدند فرمودند یا حضرت از سبب هجوم ملائق

منقول از کتاب  
 اشعار و کلام  
 شیخ ابراهیم



سلوة مکتوبه بوقت ادانیشود هزار و شتواری می کنم حضرت شیخ ابراهیم جواب داد  
 آنچه اسما برائے رجوع خلایق میخوانید بگذارید چرا که برادر ابراهیم نمی آید الحمد لله  
 نقل است روزی شیخ محمدی خلیفه بزرگوار شیخ محبت الله برائے  
 حصول دولت پانویس رسید پوره آمد حضرت ابراهیم پشاده محبوب  
 مستغرق بودند چون بعالم صحوا آمدند شیخ محمدی سوال توحید کردند فرمودند تو چه  
 دانی توحید باز از تصرف حضرت زبانش ساکت شد جواب بر نیامد الحمد لله علی کلث  
 نقل است روزی قطب الموحیدین حضرت شیخ ابراهیم آرامپوری در  
 مسجد نشسته بعد نماز فجر در مراقبه مستغرق بذکر جهر مشغول بودند جماعت  
 فقرا نیز مشغول بودند متصل آن حضرت شیخی و مولائی حضرت محمد شریف  
 آتش در انگلیش می افروخت درین ضمن کینک از دولتخانه برآمد گفت  
 یا حضرت اندرون کاره ضروری است تشریف آرند حضرت شیخی حق  
 حق فرموده بعالم صحوا آمدند و فرمودند چیت گفت اندرون کار ضروری  
 است بجزر و گفتن اندرون تشریف بردند بعضی فقره که در حلقه ذکر بودند  
 گفت شیخ محمد شریف گاهی در حلقه بذکر بیاد حق نمیشود حضرت شیخی  
 در حلقه درآمدند و ذکر همراه فقراری کردند درین ضمن شیخ ابراهیم زود از  
 اندرون خانه برآمد فرمود محمد شریف ترا که گفته بود ذکر کن - اے  
 جماعت فقره به یقین دانید آنچه که ابراهیم مجاهده نفس و محاربه می نماید بای  
 شریف خود می نماید شما بکار خود مشغول باشید الحمد لله علی خلاق  
 نقل است قطب الموحیدین بنگی حضرت شیخ ابراهیم برادر حق شیخ عبدالحکیم

حضرت شیخ محمد شریف  
 در حلقه ذکر  
 و مراقبه  
 و توحید  
 و محاربه نفس  
 و محاربه  
 و محاربه  
 و محاربه

مصلحه کرده از برائے نوکری از خانه بیرون شدند فاما قلب عاشق خداوند  
 حق جل و علا میلان بسوئے مشاهده محبوب بود اما از غلبه اشواق جویان  
 محبوب را بهزاران هزار اشتیاق و قطع علایق و عوایق کرد عاشق دار  
 کلبیک کلبیک گویان گویان و پویان و جویان جویان پائے در راه  
 خانقاه قطب الاقطاب آن مشایخ کبار و اولیای نامدار بندگی شیخ  
 ابوسعید گنگوہی نهادند یک بصلی قندسیاه که از سید پوره عزیزی گذرانیده  
 بود پیش حضرت شیخ ابوسعید نهادند ارادت آوردند و در سلک مریدان  
 منسلک گردیدند چون بندگی شیخ ابوسعید دست بردست گرفته اندرون  
 حجره آوردند آنچه که از پیران عظام رسیده بود بمیکینه بندگی شیخ ابراهیم  
 را مملو ساخت همان وقت اندرون حجره عرضداشت کرد حضرت پیر و تنگ  
 بچند مدت وصل بخدا شوم فرمودند که در ده روز یا به میست روز یا پچهل  
 روز یا پیشش ماه حتی که در تمام یکسال \*  
 نقل است قطب الموحیدین بنگی شیخ ابراهیم آرامپوری مشغول شده  
 بیرون حجره آمدند بهمان ساعت ببل زبان را در قفس زبان یادگار محبوب  
 گویان گردانید و در یاد و دست قطع مراحل و منازل پائے طے میکرد و از  
 قلم بیان بر وفا تر جریده ماسوی الله مشق می نمودند و در رحمت محبوب  
 را محبت صادق در صدق دل پرور ایند و مثل شاهوار بهد تلج ریاضات  
 و مجاہدات بر سر نهاده سجدات عبادات میکردی و جواهر و زواهر ذکر جبرو  
 خفی اعلی الدوام در رشته نیاز محبوب منتظم میکردانیدی و زخامت مشقات



و جراحات مجاہدات اسقامت نزل محبوب مرہم دل افکار مستاقان بصیران  
 اشتیاق می شمرودی و طاوس عرفان ابیادین معرفت الہی بہستان بر لقبہ  
 ہر ساعت و ہر لمحہ جلوہ دادی حتی کہ در چہل روز از حضرت عالم ناسوت و از ملک  
 ملکوت و از عالم جبروت تا بعالم لاہوت کہ آنجا ذات بحت است منازل  
 بمنازل و مراتب براتب عبور فرمودند بعد از ولایت سید پور بنام حضرت  
 مسلم ساختہ رخصت نمودند مدت سی سال آنجا بیا و حق مشغول ماندند سبحان اللہ  
 کمالات و خیمہ سلطان حالات بر خلائق اظہر من الشمس خوارق عادات ظاہر ہویدند  
**نقل است** روزے قطب الموحیدین بندگی شاہ ابراہیم آراپوری در  
 صحن مسجد سید پورہ با جماعت فقرا نشستہ بودند عزیز مسافر درویش  
 دل ریش و ران مسجد حصول دولت پائے بس نمودند آن درویش عرض داشت  
 کرد یا حضرت روزے در خانقاہ بخدمت شیخ ابراہیم مراد آبادی نشستہ بودم  
 اتفاقاً یکے از فقرا ایشان از سکر مستی شہود حضرت الذات از حجرہ بیرون  
 آمدہ واقعات الہی و واروات لا متناہی بخدمت شیخ ابراہیم مراد آبادی  
 اظہار می کرد بوقت کلام گاہے در خندہ آمدی و گاہے در گریہ شدی بجزو  
 استماع این سخن قطب الموحیدین حضرت شیخ ابراہیم آراپوری رؤے  
 بنوے شیخ المشائخ والاویار حضرت شیخ محمد شریف نیاولی کردند و  
 بحضور خود طلبیدہ ہر دو دست بر کتف شیخ محمد شریف نہادند بجزو نہادن  
 ہر دو دست ہون حالتی کہ آن معائنہ کردہ بود اینجادیدند از یک سخن گاہے  
 در خندہ آمدی گاہے در گریہ آمدی آن درویش در تعجب آمدہ گفت سبحان اللہ

بے کمالات و خیمہ سلطان حالات کہ از یک توجہ ہون حالت معائنہ کردم اللہ اعلم  
**نقل است** روزے حضرت بندگی شیخ داؤد گنگوہی قدس سرہ بجائے  
 حصول دولت ملاقات در قریہ سید پور بخدمت معلی شاہ ابراہیم آراپوری  
 آمدہ فرمودند کہ بر آن حضرت حقایق خواب و خورش چہیت و در مقام  
 کیست حضرت شیخ ابراہیم آراپوری بگریست و خوش گفت چون محبوب  
 آئینہ محب شود لباس کثرت و نفس مجاز سالک از میان برواشستہ شود  
 و در بحر محیط احدیت بکمریت در آن دریائے عالم جبروت غوطہ خورد  
 و اضافت جسمی کہ در حضرت عالم ناسوت است کہ از خواب و خورش باقی  
 است بالکل از سالک مرتفع شود و تمامی خود را روح اضافی شناسند  
 و قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي ازین روح بار دوح اشارات بابشارت بہت  
 درین حالت اورا نہ اندیش خواب خیال ماند و بعد از ثواب وصال اندک روز  
**نقل است** روزے شیخی و مولائی ذخیرتی عند اللہ حضرت محمد شریف  
 نیاولی دامت برکاتہ می فرمودند کہ حضرت شیخ ابراہیم در موسم سرما  
 یک کلیم می داشتند روزے یکے از میدان دؤ بالاپوشند حضرت  
 شیخ آوردند یکے را گسترانیدند و دیگرے را بر خود انداختند چون  
 نیمہ شب گذشتہ کہ ہاتف بگوش ہوش حضرت شیخ آواز داد کہ ای  
 شیخ ابراہیم چندان آرام محب را بناید کہ کدورتے از دور میان محبوب آید  
**نقل است** روزے شیخی و مولائی ذخیرتی عند اللہ می فرمودند کہ شیخ  
 ابراہیم آراپوری شش ماہ ہوسم گرامر خاموش می ماندی و شش ماہ



از آتش عشق دل پہچو محل جو شیدہ و خرد شیدہ و بزبان جوش  
 بجوش خروش از جوش می کشاوندے دین اوقات اگر کے  
 سامع در میان بودے یا نبودے خود بخود از خود شورش عشق و  
 عالم بقراری و اضطرابی گویان بودے و اسرار محبوب از زبان محبوب  
 بصفہ محبوب گشتہ گویان شدی و خود می گفتی و خود می شنودی  
 خود می گوید راز خود می شنود از ما و شما بہانہ بر ساختہ اند  
 چنانچہ بزبان شجرہ خود می شنودند سبح موسی علیہ السلام پس گویندہ  
 خود باشد و شنودہ خود باشد - بقراری عشق شور انگیز، شروش  
 نکلند در عالم قَدْ اِذَا جَاءَ نَهْرُ اللَّهِ بَطْلَ نَهْرِيْهِ اَشَارَاتٍ بِاَنْبَارَاتٍ  
 این کشف است - الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ +

نقل است روزے شیخی و مولائی ذخیرتی عند اللہ می فرمودند  
 چون حضرت شیخ ابراہیم قدس سرہ و روح وصال یافتند مریدان  
 معتقدان بخانہ خود ہارفتند و در آن مقام من متصل چارپائی پیر خود از  
 ماتم غم جدائی مدہوشش بیہوش از ہوش خود شستہ بودم - چون  
 بوقت وصال یکپاے حضرت شیخ ابراہیم ایستادہ بود و دراز نشدہ بود  
 فی الحال از مشاہدہ احوال بزرگان سلف بخاطر خطرہ خطیرہ در گذشت کہ  
 اکثر بزرگان بعد وصال مریدان و معتقدان را از خوارق عادات تسکین  
 نمودہ اندہین بہ مجرد خطرہ پائے خود ہا آہستہ آہستہ دراز کردند عرضداشت  
 کردم حضرت پیر دستگیر عیان دیدم آنچہ کہ بہ خاطر گذشت بعد وصال حضرت

ابراہیم قدس سرہ و خلیفہ صاحب ارشاد بودند یکے بندگی شیخ محمد شریف  
 نیاولی قدس سرہ دوم خلیفہ حضرت شیخ محمد رامپوری کہ در دہلی آسودہ اند و  
 فضائل و کمالات و خوارق عادات آن قدس سرہ اظہار من الشمس است و شاہ  
 محمد نصیر خلیفہ حضرت شیخ محمد کہ در گرجی عبد اللہ خان آسودہ اند - الحمد للہ علی ذلک  
 نقل است - عمر شریفش از دنیا تمام شد و فات آن قطب الاولیاء و افضل  
 والا حسن آن اکرم مکرم اہل ایمان و آن مالک اولیاء صاحب ایتقان حضرت  
 شیخ ابراہیم رامپوری بتاریخ سیزدہم شہر ربیع الاول روز جمعہ و سنا ربیع  
 و سبعین و الف جان بچانان سپروند +

فصل دوم - در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراض آن پروردہ اسرار  
 نبوت و آن کاشف انوار فتوت و عز و کلزار شیخت سعد سعید حضرت  
 شیخ ابوسعید گنگوہی منقول است - نقل است قطب الموصیین بندگی شیخ  
 ابوسعید گنگوہی روزے بشغل سے پایہ دم در کشیدند و آن شہباز بلند پرواز  
 بعلوم ہمت خود ہا دم فرو نکشاد و غم بالجزم بر مرگ نہاد مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا  
 را بر وجود عنصری تازیانہ ساخت تا کہ محبوب حقیقی - امشاہدہ نمایم دم فرو نکشایم

حضرت شیخ محمد رامپوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت بندگی شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ دوم و حضرت  
 بندگی شاہ محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ کے پیر بھائی جبرے کا مکمل اولیاء اللہ سے گزیرے ہیں - مزار قدس  
 دہلی میں شیخ محمد جبرے کی بامین کے نام سے مشہور اور زیارت گاہ خلق اللہ ہے - ان کے خلیفہ حضرت  
 شاہ محمد نصیر رحمۃ اللہ علیہ ہوئے ان کے خلیفہ حضرت شاہ غلام سادات ہوئے اور ان کے خلیفہ شاہ  
 صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہوئے ان کے خلیفہ حضرت میر عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ ہوئے ان کے خلیفہ حضرت شاہ  
 امیر حسین صاحب اب بقید حیات دہلی مغلہ دریا گنج اپنی خانقاہ میں رونق افروز یا دگار سلف ہیں  
 آپ نے اپنے پوتے شاہ کوار حسین صاحب کو بانشین بنادیا ہے ۱۲

فصل دوم  
 در بیان خوارق عادات  
 و تاریخ اعراض آن  
 پروردہ اسرار



چون دم بدیر کشید ضلع مبارکش را شکستی افتاد و از مقام خود قطره قطره گرد قطب  
الموحیدین بندگی شیخ نظام الحق والدین بهمان حالت در مقام گنگوه فرستاد و ولایت  
قطب العالم بندگی شیخ عبدالقدوس قدس سره موجود بود در حضرت عالم مثال  
حاضر شده از کار و شکم چاک کرده بسوزن آن مقام را دزدیدند - چون شیخ ابوسعید  
از حالت مقام پیدا شدند کار و خون آلوده را پهلوی خود یافت و نوعی گرگی  
با پیدا شد و طعام طلبیده تناول فرمودند - نقلست روزی قطب الموحیدین  
شیخ ابوسعید برائے گوشت خادم را ناکید فرمودند که یک مرغ بیل کنیند ویرین  
ضمن قطب الموحیدین شیخ ابراهیم آراپوری عرض داشت کرد که علی الدوام بلانامه  
گوشت خوردن باعث معلوم نیست قطب الموحیدین بندگی شیخ ابوسعید خادم  
را منع کردند که ذبح نکنند امر و گوشت موقوف ساخت و در صورت دست  
شیخ ابراهیم گرفته برائے قضاای انسانی بر تعلین چوبی سوار شده بیرون از شهر  
شدند همین آن شهباز لاهوتی یک دویزه پرواز بهوا نمودند باز آهسته فرود  
آمدند و فرمودند که ابی شیخ ابراهیم باعث خوردن گوشت همین است اگر  
نخورم از حضرت عالم ناسوت پرواز بحضرت عالم لاهوت ننمایم - الحمد لله علی الدوام  
نقل است روزی یک از مریدان حضرت شیخ ابوسعید بر در حجره خاص  
حضرت رسید چون در حجره را کرد حضرت شیخ را نیافت به تعجب ماندند  
که کجایند پس ساعی گزشت درون حجره یافت چون بوقت نماز از حجره  
بیرون آمدند پرسیدند که حضرت درون نبودند حالا از کجا آمدند از زبان گهر  
نثار فرمود کاروانی بود که جهاز او در قعر دریا غرق می شد او را یاد کرده بود

بر سر جهاز او حاضر شدم الله سبحانه بعز و عظمت خود جهاز او را سلامت  
نقل است عمر تبریفش در دنیا تمام شد وفات آن قطب الاقطاب وافر  
الفصل و الاحسان و اکرام اهل ایمان سعد سعید حضرت شیخ ابوسعید بتاریخ دوم  
شهر ربیع الآخر جان بجان سپردند -

فصل سیوم در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراض حضرت شیخ نظام الحق والدین  
تقانی سری بلخی از مرشد نامی عارف سامی استماع یافته منقول است  
نقل است قطب الاقطاب آن قطب المشایخ و آن عالم علمار لدنی درویش  
عظیم با عظمت صاحب عنایت و ولایت و اکرم با کرامت و مرتضی باریضت  
و در مجاهده لانهایات بود که روزی در معکوس آویزان شدند و با خود عهد کردند  
و عقد موانست وصال محبوب بستند و ترک طلب خود را کردند و خواست نمود  
از میان برداشت عاشق بغیرض با معشوق صحبت داشت حتی که معشوق حقیقی  
یعنی آن مرتبه ذات در هر لحظه و در هر مرتبه چه در حضرت عالم ملکوت و چه  
در عالم جبروت و چه در حضرت عالم لاهوت مناسب آن مراتب باکے بابا بهر  
رنگی نمودن نگیرد از معکوس فرود نیایم چون بدیر رسید فنا کلی نفیوضات  
آبی بر آنحضرت مستولی شد صورت محبوب در آئینه محب ظاهر و هویدا شد  
یعنی تجلی آن ذات مطلق در آئینه محب صورت تقید نمودن گرفت و محب هم  
در کلام آمده و حضرت شیخ مامور بامر مناهی این اسرار شد که این نظام این بهر  
با پیر خود اظهار خواهی کرد فاما با شراق باطن حضرت قطب الموحیدین شیخ جلال الحق  
والدین را حقایق اجمالاً منکشف گردید چون حضرت شیخ نظام الحق والدین بحضور

در مقامات حضرت شیخ ابوسعید  
نظام الموحیدین بنی برادر عالم



پیر خود آمدند فی الفور فرمود که امروز محبوب حقیقی بر تو پر تو انداخت بزبان خود  
 باید نواخت چون حضرت شیخ نظام الحق والدین مامور بامراطهار اسرار حضرت  
 بار نمود بجناب علی پیر خود عرض داشت که دو حکم هم برین عالی متعالی حضرت حجت  
 است غلام تابع فرمان است حضرت شیخ جلال الدین از شیخ نظام الدین  
 همچنان شنید بهائے مانے بگریست بدرگاه حضرت حق عرض داشت کرد  
 که آبی مابنده جلال از پس پرده صفات حجاب می آری چنانکه صاحب  
 قوت القلوب می فرماید محجبت الذات بالصفات و محجبت الصفات بالافعال  
 یعنی پوشیده شده است ذات بصفات یعنی حجاب ذات صفات او آمد  
 حجاب صفات افعال او آمد و آن عالم کون و شهادت است - الحمد لله علی خلائک  
**نقل است** روز قطب الموحیدین حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی قدس سره  
 در حجره مشغول بحق بودند چون احوال حضرت شیخ مشاہدہ کرد حضرت شیخ  
 نظام الدین شبها زلا هوتی بر عرش خرامان فراوان میگرددند چون حضرت شیخ  
 ابوسعید از حجره بیرون آمدند و درون حجره حضرت شیخ رفتند چه بینند که حضرت  
 شیخ در مراقبہ بخداوند حق جل و علی مشغول اند وقت انکشاف حقایق  
 شیخ را هم بر عرش خداوند حق جل و علی خرامان دیدند - الحمد لله علی خلائک  
**نقل است** قطب الموحیدین حضرت شیخ نظام الحق والدین تھامیری غم بالجم  
 خانہ کعبہ معظمہ نموده و یکے از مریدان شیخ پاینده افغان نبوی پشت لبونے  
 قبلہ کرده برخم مقابل پیر خود ساخته هم برین نوال تابعدار می رسیدند  
 و قتی که بر جہاز سوار شدند بعد دوسہ روز جہاز تباہ شدہ بگرداب عمیق افتاد

همین کہ شیخ پاینده را حالتی سگرمستی شہود حضرت الذات در آن دریا  
 پیدا شدہ میان دریا افتاد و بعد از روز او دریا سر برآورده طمانچہ برآورد  
 جہاز زد و در آن گردید و بزبان حال محبت صادق و مخلص و آئق از خود فانی  
 شدہ بصفقت محبوبی گشته خوش می گفت غرق می گردیم فاما نمی کنیم و بعد  
 از ہفت روز جہاز از گرداب روان شد و ساکنان جہاز کہ از زندگانی خود بایس  
 شدہ بودند حالا بجان اُمید زندگانی داشت چون از زیارت کعبہ معظمہ فارغ  
 شدند در رخ بجانب مدینہ منورہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نہادند چون آنجا  
 رسیدند زیارت نمودند بہمان شب شریف روضہ منورہ را امر عالی متعالی  
 سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم صادر و وارو شد کہ شیخ نظام میزبان ما است  
 فلا نے حجرہ عنایت شود شریف مطابق امر معنی دیر و زمنا دی کرد کہ شیخ نظام  
 کدام خاص است کہ درون حجرہ بیاید کہ امر خاص است و در آن مجالس چند  
 کس شیخ نظام پیدا شدند شب دیگر شریف بجانب علی عرض داشت کرد یا  
 رسول اللہ کدام شیخ نظام را امر است فرمودند کہ شیخ نظام بن عبد الشکور  
 تھامیری دیر و ز شریف منادی شد شیخ نظام بن عبد الشکور کدام است چون  
 حضرت شیخ درون حجرہ بمقتضائے امر علی داخل شدند رسول خدا صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ لمعہ از لمعات فخر الدین عراقی در حضرت عالم مثال بصورتی  
 شدہ تعلیم می فرمودند و ہر جا کہ لمعہ در آن بنسخہ انگشت مبارک نہادہ اند آنجا  
 نشان حضرت شیخ کرده اند چنانچہ کہ علمہائے ظاہری و باطنی و ہفت  
 طبق قرآن مجید بر آن حضرت شیخ منکشف گردیدہ اند بگوش ہوش



ہر کس و ناکس بوالہوسی بوالفضولی نیاید مگر کسی کہ از علم ظاہری و باطنی  
بہرہ داشتہ باشد در فہم آید - فہم من فہم -

نقلست قطب الموحیدین حضرت نظام الحق والدین تقائیری از ملک  
ہندوستان غزم بالجزم بجانب لایت بشہر بلخ نمودند نعل سبحانی و  
خلیفۃ الرحمانی دوسر منزل آباد ہوا و با عزاز و اکرام استقبال حضرت شیخ  
نمودند و اسب بادشاہ و حضرت برابر می رفتند و با ہم ہم کلام می بودند -  
ہمین کہ پسر عزیز صاحب تیز حضرت شیخ خواست کہ برابر اسب حضرت  
شیخ روم جاسوسان بادشاہ ہان وقت اہتمام یک ضرب عصائی بصاحبزادہ  
زد و چوای با ہم ضرب صاحبزادہ آہ بر آورد کہ اسے پدر بزرگوار و ابے عارف  
نامدار مارا از وطن مالوف جدا ساختہ دین ملک آوردہ آبرو سے ما بردہ  
و خراب در سو ساختہ چنانچہ فریاد و گروش و گش قطب الموحیدین رسید  
در جذبہ آمدہ پر رسید کہ کسرت ترار بخانیدہ گفت جاسوسان بادشاہ برین  
ضرب بے ادبانتہ اختہ حضرت شیخ فرمود کہ منور گردون ادنشکتہ ہمین  
برزبان مبارک بر آوردہ بودنی انور ہون جاسوس از اسب افتاد و گردون  
ادانتن جدا شد و ببرد - نقلست یکے از علماء عالمان دہر و اکابران ازان  
شہر حیدر حقد بر کمال و جمال حضرت شیخ نظام الحق والدین بردند و ہمہ  
فضلاء و طلباء از شہر بلخ جمع ساختہ متفق با قوم بھندیکہ کہ یعنی آن قوم را  
از سحران میگوبند اتفاق کردند کہ بادشاہ بلخ با حضرت شیخ اعتقاد کمال از  
چنانچہ کہ از جیلہ بے اعتقاد باید کرد ہمین یکے از مردہ مقرر ساخت



صالح ستم و حفظ کلام مجید و فرقان حمید در سینه بیکینه می داشت . چون قطب العالم شیخ عبدالقدوس در تھانیسر تشریف آوردند بر ملاف فرمودند کہ عبدالقدوس خدائے را چشم ظاہر دیدہ است اگر کسی بیاید اولنا ہم چون این سخن بحضرت شیخ جلال الدین رسید چہار و پنجہ طلبا را نزد حضرت شیخ فرستاد و فرمودند کہ بالمائرت آن اولیا را مدار را گوئید کہ ازین سخنان خلاف شرع تو بہ کنی چون طلبا بجناب حضرت شیخ عبدالقدوس رسیدند و گفتند کہ ما را حضرت شیخ جلال الدین عالم علما و ہر نزد شما فرستادہ است این سخنان خلاف شرع گوئید تو بہ کنی حضرت قطب العالم فرمودند کہ من از ہم خلاف شرع تو بہ کردم - دوسہ مرتبہ ہمین نوبت رسید آخر الامر مرتبہ بیوم طلبا را حضرت شیخ جلال الدین فرمود بان شیخ بسختی پیشانیہ باز این چنین سخن گوئید چون ہمہ طلبا رجوع شدہ بجناب حضرت قطب العالم رسیدند و بسختی پیش آمدند قطب العالم بزبان مبارک فرمود اس <sup>بہ</sup> یا بری کو لگی نہیں لگی تبھ جانے گا - چون طلبا بخدمت حضرت جلال الدین رسیدو بعد از ہمہ ماجرائے این سخن ہندوی کہ بزبان پوربی حضرت قطب العالم فرمودہ بود اظہار کردند بچہ و شنیدن این سخن آتش عشق سینه بیکینہ عاشق را در گرفت ہائے کردہ برخاستند فاما بر کس علوم نہ شد چند روز اندرون خانہ با نعم محبت معشوق حقیقی مخفی ماند چون طلبا رجوع شدہ بخدمت عم حضرت جلال الدین فریاد بر آوردند کہ حضرت مدت دوازده روز است کہ سبق نمیشود عم حضرت شیخ جلال الدین را طلبیدہ فرمود

کہ بابا جلال الدین طلبا را چہر تعلیم نمی کنی حضرت شیخ جلال الدین فرمود کہ حضرت یک مسئلہ دارم اگر حل شود تا سبق اینہا را تعلیم کنم حضرت شیخ جلال الدین آن مسئلہ اظہار کرد خانہ شخصی میسوزد و خانہ ہمسایہ میسوزد آب ہمین قدر است کہ خانہ خود را سرد کند یا خانہ ہمسایہ - عم آنحضرت فرمود کہ خانہ خود را سرد کند حضرت شیخ جلال الدین فرمود الحال خانہ ما را آتش عشق در گرفتہ کہ ما را طاقے نیست کہ خانہ دیگران سرد کنم و در ہمین اثنا حضرت قطب العالم باز در تھانیسر تشریف آوردند چون شب شد حضرت شیخ جلال الحق والدین برائے زیارت آمدہ حصول سعادت نمودند و بعد امتحان علوم ظاہری حضرت شیخ جلال الحق والدین را اشواق و اذواق الہی پیدا شد بزبان حال فرمود کہ حضرت ما را در سبک مریدان و معتقدان منسلک نمایند تا از زمرہ حضرت ایشان شوم قطب العالم فرمود حالا برائے عرس حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ میروم انشاء اللہ تعالیٰ آمدہ آنجہ کہ از پیران عظام ہمارا رسیدہ سینه بیکینہ ترا مملو خواہم ساخت دین ضمن حضرت شیخ جلال الدین اینجا ایستادہ شوی ایم حضرت شیخ بموجب فرمودہ پیر خود بر کنار تالاب از صبح تا شام علی الدوام منتظر آمدن قطب العالم دست بستہ بر سر راہ ایستادہ می شد تا بحدیکہ قطب العالم از مقام دہلی نزول طے منازلہا و قطع مراحلہای آیند چون سواری قطب العالم قریب اقرب رسید یک غبار ابر رقیق از آسمان پیدا شدہ و دران ابر برق درخشندہ بر شیخ جلال الدین افتاد و از ہیبت آن درون تالاب پوشیدہ



شدند چون شیخ جلال الدین از تالاب برآورد و دید که قطب العالم با جماعت  
فقرار بر کنار تالاب نشسته اند چون از تالاب بیرون آمد حصول سعادت  
دولت پائیوس نمود و فرمود اے جلال الدین برق قدوسی اتاب نیادری  
خوب کار تو بدیر خواهی شد اما خواستی که ترا در یک لمحہ و یک لحظہ بخدا رسانم اما  
قضائے آہی در اعیان ثابت ہین بود کہ تو خود را درون تالاب پوشیدی۔  
قطب العالم قطب العلامۃ الدہر شیخ عبدالقدوس دست بردست شیخ  
جلال الدین گرفتہ درون حجرہ بردند و آنچہ نعمت کہ از پیران عظام رسیدہ  
بود سینہ بکینہ شیخ جلال الدین را مملو ساخت بہمان ساعت بلبل زبان  
در نفس وہان یادگار محبوب گویان گردانید و در یاد دوست قطع منازلہا  
طے میکرد و مدت بست دوسال پشت مبارک بر زمین نہاد و شبانروز  
درون حجرہ نشستمی ماندند و بعد فراغ نماز عشاء دوم سہ پایہ چنان کشیدی  
بوقت طلوع صبح صادق برائے نماز خلاص کردی آن شہباز لاہوتی بود  
پرداز بر عرش می نمود و پنجاہ و دوسال قوت از نان و برگ رختان ہم نکرده  
بود از آفات جوع بحق رجوع از ستر پایے ہم شدت نبوی بود از یک مو  
تفاوت و تجاوز نکردی و قیام وجود مبارک از تجلیات دوست بود و  
ہمیشہ در مشاہدہ محبوب بود و ورع و تقوی می داشت کہ ہمتائے خود در آن  
زمان دیگرے نہ داشت۔ نقلست روزے خادم را فرمان شد کہ چو کی بجائے  
وضو نہید چون خادم چو کی نہاد حضرت شیخ جلال الحق والدین با استعداد وضو  
بر چو کی نشستند ہمین بخاطر مبارک گذشت کہ روزے برائے بول اینجا نشسته بودم

و بسوئے خادم دید کہ اینجا برائے بول نشسته بودم خادم عرض داشت کہ رو کہ  
چو کی برائے بول اینجا نہادہ بودند فاما بول نکرد و بود و فرمود چو کی بردارید اگر چہ بول نکردم  
بودم اما مقصد بول کرده بودم لیس با اداب من اداب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔  
**نقل است** در تھاغیر کھر کہ تیریک مقام معبد کفار بعد دو ازودہ سال  
مردم ہنود از اطراف وجوانب ہنشاہ جمع می شوند کہ بظاہر بکس عقل تعداد آن  
منی تواند بود و در آن مجمع کفار یک جماعت عارفان نامدار و از صہبائے شہو  
سرشار بطرق ملائیت قال صاحب العوارف ان الملا میتی تشریت  
عروقه طعمہ الاخلاص و تحقق بالصدق فلا یحب ان یطلم  
احدا حالہ را اعالہ باین عنوان در آن مجمع کفار می آیند و در چشم اہل  
شہود آن معبد ہنود کہ منظر اسم معبود است اللہ سبحانہ و تعالیٰ  
قلوب خلایق اند بجنب مناسبت ازلی کہ بآن حقیقت مربوط اند از احتیاء  
بے اختیار منجذب ساختہ۔ پس بدان اے عزیز صاحب تیز ہر مربوط نسبت  
رب خود بر شاہراہ است کو بنسبت رب دیگر گراہست ذات بخت اللہ  
سبحانہ از آنچہ در حیطہ اندیشہ و راہ الہام است و اورا با خلق بوجہ  
من لوجہ نسبت نیست فضلاً عن ان یکون الخلق مظهر الہا۔  
چنانچہ حافظ شیراز خوش می گوید

کس نہانت کہ منزل گم عشوق کجاست + اینقدر ہست کہ بانگ جبر سے می آید  
پس اے عزیز ہوش دار باش و از خواب غفلت بیدار باش غایتہ الامر  
شیونات حضرات اسماء و صفات حق سبحانہ و تعالیٰ کہ عبارات از اعتبارات



است و مرآة اعدام پر تواند اخته و ظهور پیدا ساخته و آن ظهور رسمی  
بعالم است اگرچه افراد عالم من حیث الحقیقت متحد اند فاما من حیث  
التعین مظهر آثار متضاده اند فلاشک ان کل مربوب بالنسبة الی  
مرتبته معتدل بعمل مقتضی علمه و اراده چون حضرت شیخ جلال الحق و الدین  
یک رقعہ نوشتہ بدست خادم داده در ان مجمع کفار و معبد کھر کھتہ  
فرستاد و فرمود در ان مجمع کفار یکے از عارفان عارف نامدار عالی مقدار  
گروه خود حلقہ زده نشستہ اند سلام و رقعہ مارسانی در ان مجمع کفار رسید  
چہ بیند کہ یک جماعت فقر اہل کمال کرد خود دائرہ سفال زده نشستہ اند چونکہ  
خادم حضرت شیخ و رتخیر و تفکر باند کہ این رقعہ کرا بدہم از ان جماعت یکے از عارفان  
نامدار فرمود رقعہ برادر م شیخ جلال الحق و الدین آوردہ بیار چون آن صاحب  
کمال رقعہ را بجا اند در جواب آن فرمود برادر م جلال الحق و الدین را سلام مارسانی و  
بگوئی کہ شامروم اہل شریعت اند جائے آمدن شما نیست انشا اللہ تعالیٰ  
بعد رفع مجمع کفار خود را خواہم رسانید و آن عارف نامدار بعد رفع مجمع کفار  
در عاتقاہ قطب الموصیین حضرت شیخ جلال الحق و الدین برائے حصول ملاقات خود  
را رسانید و فرمود برادر م جلال الحق و الدین را از و خبر کنید کہ بمیانید یکے از خاوان  
حضرت بر بے اویانہ پیش آمد و آن عارف نامدار در جذبہ آمدہ توجہ نمود آن خادم  
بمرد و ریش سیاہ گردید قطب الموصیین را احوال خادم با شراق باطن روشن  
مجرہ منکشف گردید بجلدی تمام از حجرہ بیرون آمدند چہ بینند کہ خادم بمرد و ریش  
سیاہ است و آن عارف نامدار رفت باز شیخ بجلدی تمام درون حجرہ داخل شدند



که یکے از علماء دین صاحب یقین و استحکام بر شرع متین بود آن زمان خدمت  
 احتساب تمامی ممالک محروسه بادشاه آن زمان باو سپرده که بدعت در عهد ما از  
 کسے بوقوع نیاید حتی که ملّا او جعفر تابنوا می گنگوه رسید اعلام بر حضرت قطب العلم  
 فرستاد مضمون آن اعلام همبرین سوال بود اگر تا ب شوی بهتر دالات بیانی و  
 من بجیت ابلاغ احکام شرع شریف بتومی آیم حضرت قطب العالم استقبال  
 اعلام نموده و با عزاز تمام در دست گرفته بوسه دادند و باو اب مودبانه بر سر  
 و دیده نهادند فرمود تا که فقیر حقیر عبد القدوس است پیرامون بدعت نگردد  
 صاحب علام بخدمت مولوی او جعفر حسن سلوک حضرت شیخ العالم معروض داشت  
 مولوی را ابواب عیش بکشاد حضرت قطب العالم سرود و سماع بالکلیه موقوف کردند  
 ساکنان قصبه گنگوه بطعن و تشنیع در آمدند و خلفا و پسران حضرت شیخ بوقوع حجت  
 بر سرے انداختند و بحضرت قطب العالم پسران معروض داشتند چو که حضرت  
 سماع موقوف داشته خلایق اینجا می خندید قطب العالم فرمود رضائے دولت  
 حاصل کنم یا رضائے خلق همین که چند روز گذشته بود کینه کان و دولتخانه حضرت  
 در وقت نیم شب از خروش آسیا این هندوی می گفتند ده و ده که ری چنبل  
 کی گهاٹہ پانہ ڈوبی پتھر اتیرین + حضرت قطب العالم را بر آواز کینه کلن جالتے  
 سماع پیدا شد برقص و راند و در آن وقت قوالان حضرت بمذآلات رباب  
 و غیره حاضر شدند و فرمود که هست او جعفر را خبر کند عشق آتش در داده خشک  
 و تر را همی سوزند اگر طاقته داری بیا آتش را فرو نشان مریدان شادان و  
 فرحان رو بسوئے ملّان او جعفر نهادند چو که قطب العالم فرمود بود باو اظهار کرد

ملان او جعفر جواب داد الحال وقت شب است انشاء الله تعالی بعد فراغ نماز  
 فجر می آیم و مریدان گفتند اگر بیانی مردانه واریا بوقت فجر ملّان او جعفر بر در  
 خانقاه رسید چهره او زرد گردید چون اندرون دروازه رسید دستار زده  
 مدبوش از بوشش بیوش گردید چون به عالم صحو درآمدند از حال خراب ملّان او جعفر  
 اطلاع یافتند قطب العالم آب بر روی زدند بیوشش ملّان او جعفر گفت  
 حالا مسلمان شدم حضرت شیخ العالم فرمودند هنوز مسلمانانی دور است و شاگردان  
 بامولوی در استفسار آمدند که ترا چه شد که دستار بر زمین زدی و چهره متغیر  
 گشتی ملّان او جعفر جواب داد در آن زمان که بدروازه خانقاه رسیدم  
 حضرت شیخ را بر عرش خرامان ورقصان می دیدیم بمجر و معائنہ این حال چهره  
 ام زرد شد چون اندرون آمدم هر دو دست حضرت بر دوشش نهادند گویا که  
 تمام هفت آسمان و زمین بر سرم نهادند از بوشش بیوشش بر زمین  
 افتادم ملّان او جعفر از سر صدق بیعت آورد و یکے از عارفان نامدار عالم تقدّر  
 گشتند و وقت وصال خود وصیت کردند که ما را در پایه نردبان روضہ  
 حضرت دفن کنند مطابق وصیت برابر پایه نردبان نهادند الحمد لله علی ذلک  
 نقل است حضرت قطب العالم را چند روز تگسر بدنی پیدا شد و بعد از آن  
 نماز اندرون خانه که محل خاص عبادات و ریاضات و مشاهدات آنحضرت  
 بود بالائے تخت ارشاد جلوس فرموده بودند چنانکه ابنار و خلفا و مرثان  
 عرفا و اطراف و جوانب قریب پنجهار بلکه زیاده حاضر بودند مثل شیخ عبد الله  
 بهی - و سید ابراهیم ابرچی و شیخ نظام الدین ملتانی و شیخ کمال الحق دہلوی



و شیخ نورالدین برهان پوری و شیخ خواجگی سید پوری و شیخ عبدلله بنتی و  
 شیخ غیاث الدین ناگوری و شیخ کبیر پسر شیخ محمد غوث گوالیری و شیخ صلاح  
 و شیخ عبدالرزاق سہارنپوری و شیخ عبدالرزاق جہانپوری و غیر ہم در مجلس  
 بشرفیت و محفل منیف فیض بخش از سخنان حضرت استفادہ می گرفتند و از  
 کلمات در عالم تحیری بودند کہ این سخن از کدام عالم است و درین ضمن ناگاہ  
 مردی بامحاسن سفید ملکی صفت چہرہ اش مثل خود شید خوش تواضع در آن  
 مواضع با ادب مودب تمام پیدا شد و رقعہ بخط نمکین بر کاغذ سبز نگین با چند گل  
 از دستار و در دست برآورده بدست آنحضرت داد و چونکہ مطالعش نمودند و  
 گل بوئے کرده این مصرع میخواند سے لے گل تو شادیم کہ تو بوئے کسے داری -  
 بر زبان در بار این مصرع رانده نصرہ حق حق حق سہ مرتبہ زودہ جان  
 بحق تسلیم فرمودند چنانکہ قطب الاولیاء موجدان حضرت اللہ حافظ شیرازی  
 می فرمایند سے این جان عاریت کہ بحافظ سپردہ اند + ہونے خوش بینیم و تسلیم و کرم +  
 بعد از تجہیز و تکفین حضرت قطب العالم مردے دیگر باجلہ ہائے سبز در بر کردہ و رسید  
 و امامت بر جنازہ ایشان کردند و از نظر ہائے مردمان غائب پنهان شد آخر  
 الامر معلوم شد کہ حضرت خضر علیہ السلام بود - اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ +  
 نقلست چون عمر عزیزش از دنیا تمام شد وفات آن شاہ درگاہ و صلت  
 آن فلک الالایت شمس الدرایت شامل در ذات قدوس حضرت شیخ عبدالقدوس  
 بتاریخ بیست و سیوم شہر جادی الآخر روز شنبہ بعد از نماز چاشت قوفی  
 سہارن پور و در بعین تسبیحاً بیتہ عمر عزیزش یکصد و یکسال بود و غریو و شہید

یک یک از مجلس برخاست کہ حضرت قطب العالم نمازند چنانچہ بزرگے در تاریخ  
 حضرت گفتہ شیخ اجل یعنی شیخ یحییٰ بن یحییٰ (۱۰۹۳ھ) الحمد للہ علی ذٰلِكَ  
**فصل ہفتم** - در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراس آن پیشوائے جمیع  
 اہل کمال آن سیراب ترشحات ذوق و حال آن نور محض و طلسم جہانی  
 آہر آئین صحو و سکری بانی آن گم گشتہ در بحر ذات سرمد قطب دائرہ وجود  
 شیخ المشائخ حضرت شیخ محمد قدس سترہ و خلف راستین خلیفہ و  
 جانشین مطلق پدر بزرگوار خود حضرت شیخ عارف بن شیخ احمد عبدالحق  
 بودہ و آن حضرت سہرقلہ یادہ نوشتان توحید و سر و قدر و درویشان شرب  
 تجرید و تفرید بود و فقر و فنا و کشف و صفا عجوبہ روزگار و ہمت بر کمال  
 داشت کہ ہمیشہ ذات مطلق یکدم نمی آسود و دیرا استغراق تمام بود کہ  
 ہر ساعت از کثرت بہ وحدتش می بر بود و از عالم کون چنان چشم بر بستہ  
 بود کہ گاہے نمی کشود و مثل اسم مبارک خود بر استہ ہر طائفہ محمود و  
 محمد بود و دیرا بہین تشریف بس است کہ ہم اسم حضرت سالت پناہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم آمدہ و از خوان الوان مشارب سے بہرہ کامل برداشتہ بلکہ خود  
 ذات آن خواجہ دوسرا محو و نایاب گشتہ از وجود خویش اثرے نگذاشتہ  
 ہمین محمد فقط مانده و کمالات قدس سترہ از بنیاقیاس باید کرد کہ مثل  
 قطب العالم حضرت شیخ عبدالقدوس بن شیخ اسماعیل حنفی کہ شاہباز بلند پرواز  
 عالم لاہوت بود و باطن ترتیب ارشاد از روحانیت حضرت شیخ احمد عبدالحق  
 قدس سترہ یافتہ بود این ہمہ کمال و علو حال بموجب اجازت باطن آنحضرت

در حال آنحضرت شیخ  
 محمد و دوقی قاری



مرید حضرت شیخ محمد بن محمد بن خرقه خلافت از دست وای قدس سره پوشیده  
 زیاده ازین کدام خوارق عادات حضرت شیخ محمد بن محمد بن خرقه بود که نوشستن آنرا  
 شاید و حضرت شیخ رکن الدین فرزند ارجمند حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی و  
 لطافت قدسی می فرماید که قصه ارادت پدر بزرگوارین چنان بود که حضرت  
 شیخ محمد بن شیخ عارف بن شیخ احمد عبدالحق قدس الله سرار بهم  
 چون نسبت بهم نسبت پدرم می داشت بنا بران پدرم را توجہ و التفات  
 بوی اندک بود می خواست که بجای دیگر بیعت کند و کلاه مریدی  
 بگیرد و هر بار که این خطره مزاحم می شد روح حضرت شیخ احمد عبدالحق حاضر  
 می گشت و پدرم را فرمود که تو از آن مایه بجای دیگر مرو پدرم سکوت  
 می کرد و عاقبت الامر چون این معامله بسیار تکرار یافت در خاطر پدرم  
 گذشت که بیشک من از ایشان هستم - اما من حیث الظاہر بجای بیعت  
 می باید کرد و چون این خطره غالب شد روحانیت حضرت شیخ احمد عبدالحق  
 قدس سره که متجسم بچشم ظاہری شده رو نما گشت و گفت که مہنوز ترا شبہ  
 باقی است و ما را مرده میدانی هیچ بجای مرو که تو از آن مانی اگر خطره بیعت  
 ظاہری در ول داری بنیسره من شیخ محمد بیعت کن بعد از ان پدرم  
 بخدمت حضرت شیخ محمد قدس سره بیعت کرد و مرید شد و حضرت  
 شیخ محمد اگر چه پیر بودند اما تعظیم و احترام پدرم بسیار می کردند و در اکثر نسخہ  
 می نویسد کہ حضرت شیخ محمد بحضور خود بر سبیل استقلال اصالت  
 امانت پیران چشت مع سجاوگی عواله فرزند خود شیخ بدہ کرد و در پردہ شد

والله اعلم و سنہ وفات حضرت شیخ محمد قدس سره بجای بنظر در نیامده  
 از سنہ شعبان چوید بیست و یکم | آب بجز زندگی زو گشت گم  
**فصل ہشتم** - در بیان خوارق عادات آن مدرس سائل عشق و  
 عرفان آن محدث حقایق و جدو بیان آن قبلہ طالبان وصل و شہود آن فارغ  
 از قید شیخت و نمود آن لسان حق و ترجمان معارف قطب دوران شیخ اشباح  
 حضرت مخدوم شیخ عارف قدس سره وای فرزند ارجمند حضرت مخدوم شیخ  
 احمد عبدالحق و خلیفہ و بجای نشین و بیعت در فقر و فناء بے ہمتا بود و  
 در ریاضات و مجاہدات یکتا ہمت بلند و احوال پست داشت و در  
 تربیت مریدان بے نظیر زمان بود چنانچہ بیک توجہ ساکنان مقام بعد و  
 حرمان ابر تہ وصل و عرفان شرف می ساخت و در بیان اسرار حقایق و  
 نکات قیمتی ہمت داشت و در کشف و کرامات معجزہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم  
 و در رعایت سنن و آثار کمال تابعان احمدی بودہ و بغایت صلاح و خوبی  
 آراستہ و نہایت خلق و مرغوبی پیراستہ روش وای قدس سره در  
 طریقت محبت است و مقبول ہمہ فرقہ بود - نقل است کہ روزی حضرت  
 مخدوم شیخ احمد عبدالحق با اہلخانہ خود گفت کہ این فقیر بد رگاہ حق بسیار گستاخی  
 کرد کہ چند مرتبہ رسولان حق بجهت طلب من آمدہ اند و من ہر بار بہین جواب  
 دادم تا از کار خیر پسر خود فارغ نمی شوم - نمی آیم اے مادر کہوری ہوشیار  
 شو و در استعداد کار خیر کوشش کن و فرزند آنحضرت را شیخ نام  
 کردہ بود از غایت شفقت ویرا کہوری می گفتند پس روزی آن حضرت شیخ زوالین

در بیان حال حضرت  
 مخدوم عارف



خلیفه سید مونی که بخدمتش اعتقاد و اخلاص تمام می داشت گفت که دختر خود  
 در عقد پسر من شیخ عارف در آروے بر فور قبول کرد آنحضرت با جمعی  
 مریدان همراه شیخ نورالدین جانب خانه وے روان شدند تا امروز کار خیرش  
 فارغ شویم چون بر و شیخ نورالدین رفته نشستند وے اندرون رفت و  
 تمام کیفیت با اهلخانه خود بازگفت وے نیز قبول کرد چون این خبر بقاضی  
 شمس خسر شیخ نورالدین رسید وے بنا بر آن که مرد وے صاحب تنگاه  
 بود این امر قبول نکرد و گفت ما را بدر و ایشان چه مناسبت خصوصاً چنین  
 درویشی که در یک کله آتش دار و در یک کله آب آنحضرت بفرست باطن  
 دریافت که قاضی شمس خسر شیخ نورالدین این امر قبول نمی کند و در اینجا حاضر  
 نمی شود بنا بر آن غیرت و در باطن شرفیش راه یافت و تیر جلال جانب و  
 انداخت در حال قاضی شمس مذکور را خون از شکم جاری شد و بر او بسته  
 پیش آنحضرت آوردند و کیفیت بیان کردند وے قدس ستره با استدعای  
 شیخ بختیار تا اتمام کار خیر حضرت شیخ عارف قاضی شمس را مہلت حیات  
 داد - الغرض شیخ نورالدین با اهلخانه خود مشورت کرده نسبت دختر خویش  
 با پسر آنحضرت مقرر کرده و درین فکر بود که چند روز مہلت می باید تا اسباب  
 کار خیر مہیا کرده بودے پر دازم که چه حیلہ باید کرد تا اذن حضرت مہلت  
 حاصل شود و ایشان بخانه خویش باز کردند پس بمشورت اهلخانه خود چند  
 دختر از آراستہ کرده پیش آنحضرت آورد وے قدس ستره گفت شیخ  
 نورالدین این صیت شیخ نورالدین عرض کرد که مخدوم این دختران میگویند



و مادر بزرگوار را خبر بود که بزایه خانه با و نماز تهجد مشغول می شد  
 چون مادرش هربان بعد از فراغ روزی در خوابگاه نمی یافتند و تقص  
 می کردند و زایه از زایه می یافتند و می گفتند ای احمد جد پدر  
 تو هم شیخ بودند لیکن نچنین که تویی و بر تو فرض خدا تعالی فرض نیست  
 نوافل چرا چندین می کنی الغرض مادر شفق حضرت شیخ العالم را از بر خاستن  
 آخر شب منع می فرمودند و بازی داشتند - شیخ العالم را جوش و خروش  
 محبت محبوب غالب آمد فرمودند که مادر نیست راه زن است که کار  
 خود می کند و مادر از یاد حق باز میدارد و سرور عالم کشیدند و از خود بیخود  
 پائے در راه حق بسر نهاده بودند و از ده سال عمر بود بفر آمده بودند -  
**نقل است -** قطب الموحیدین حضرت شیخ احمد عبدالحق از غلبه اشواق  
 و اذواق کمال و وجد لایزال و در گرد عالم می گردیدند و نشانی بر آتش یاز  
 خود نمی یافتند ناگاه در مقام پانی پت رسیدند و پانیوس قطب الاقطاب حضرت  
 شیخ جلال الحق والدین حاصل نموند حضرت شیخ جلال الحق با حضرت صمدیت  
 و با جازات حضرت احدیت قبول فرمودند و کلاه از سر خود کشیده بر سر  
 حضرت شیخ احمد عبدالحق نهادند و فرمودند که بر حکم فرمان الهی است چندان  
 کرم کردند که در احاطه تحریر نمی آید و بعد از حضرت شیخ احمد عبدالحق را بعضی  
 از مریدان حضرت شیخ جلال الحق بهمانی بردند سیخ و کباب آوردند شیخ العالم  
 را چون نظر بر محظورات افتاد و در حال تیر نمودند و فرمودند که این چه شیخی  
 است و همانوقت بر شیخ المشایخ والاویا را شیخ جلال الحق آمدند و طاقیه باز

گردانیده روان شدند چون بیرون شهر افتادند و می رفتند ناگاه در بادیه  
 افتادند و می رفتند ناگاه در بادیه افتادند که هیچ راه در آن بادیه نمی یافتند و  
 بالا و رخت سوار شده چه بینند که دو کس از دور می آیند شیخ العالم از رخت  
 فرود آمدند و جانب آن دو کس جانب قطب الموحیدین می آمدند حتی که با هم  
 پیوستند حضرت شیخ احمد عبدالحق آن دو کس را پرسیدند که راه کدام  
 طرف است ایشان جواب دادند که راه برادر شیخ المشایخ والاویا را گم  
 کردی حضرت شیخ احمد عبدالحق پرسیدند همچنین است ایشان گفتند چنین  
 است تا سه مرتبه میان ایشان و حضرت شیخ سوال جواب رفت و غائب  
 شدند حضرت مخدوم احمد عبدالحق بیقین دانستند که ایشان رسولان خدا  
 عزوجل بودند که فرستاده حضرت حق برین فقیر آمدند و در دل خود با فرمودند  
 ای احمد مقاصد مقصود و جزیر در شیخ جلال الحق نیست از آنچه اعراض نموده  
 بودند توبه نصوح کردند و بدریا انابت غسل کردند و از آن بادیه باز گشتند  
 روئے بسوی شیخ جلال الحق والدین کردند حضرت جلال الدین استاده  
 بر آستانه خود منتظر بودند حتی که شیخ احمد عبدالحق رسیدند و در زیر  
 پائے پیر خود افتادند حضرت جلال الحق به شفقت تمام و به تعظیم عظام در کنا  
 گرفتند و بزبان مبارک فرمودند ای عبدالحق امروز تو همان ماباشی قطب  
 الموحیدین شیخ احمد عبدالحق سر بر زمین نهاده قبول نمودند حضرت شیخ جلال الحق  
 خادم خود را فرمودند هر جنس طعام که ممکن باشد و از هر جنس محظورات که  
 متعل باشد موجود کن مطابق امر معلى خادم طعام موجود کردند حضرت شیخ



جلال الحق والدین شیخ احمد عبدالحق را پیش خود نشانند و بعضی یاران که  
 شایان آن بودند نیز حاضر بودند۔ الغرض که بعد دست شستن دستخوان  
 فراز کردند و طعام از هر جنس که موجود بود یکان یکان آوردند و بعضی معطورت  
 هم آوردند و پیش نهادند و حضرت شیخ جلال الحق شیخ احمد عبدالحق افرمودند  
 اے عبدالحق هر آوندے که از حضرت احدیت او جدا دانی و سعید نه  
 پنداری بر آن آوند دست مزین و ازوے اعراض کن شیخ احمد عبدالحق  
 را بمجرا این اشارت بابتشارت نظر بر جلال وحدت حق افتاد و افواج  
 تجلیات الله نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ دل شیخ احمد عبدالحق را متحن  
 آورد حتی که شیخ العالم از خود فانی شدند و بیہوش افتادند و در عالم  
 جبروت ماندند و از زارے گریستند و می نگرستند و از ہر دو چشمہای  
 چشمہ جیون آب روان شدند و مدتے در زاویہ خانقاہ پیر خود می گریستند  
 و از اطلاع ماسوی اللہ بیزار گشتند و بعد ہذا حضرت شیخ جلال الحق والدین  
 بعموم الطاف و عنایات لائہیات کرم فرمودند و بر سر وقت حضرت  
 حضرت شیخ احمد عبدالحق آمدند و فرمودند اے عبدالحق چیزے اختیار کن  
 تا بہوش خود باز آئی شیخ عبدالحق از غایت کمال در آتش باطن کہ سرود  
 نمی شد ہیچ چیز اختیار نمی کردند و می فرمودند تا غایت کار نمی دانستم کہ چه  
 میخورم و از کجا و کرا میخورم و بکہ روستے می آرم و از کہ اعراض می کنم و  
 فارق پاک ناپاک چون بگیرم چون حضرت جلال الحق والدین کرات مرات  
 فرمودند بعد ہذا شیخ احمد عبدالحق عرض کردند اگر نان شامخ باشد این فقیر بخورد

حضرت شیخ جلال الحق والدین در حال اومیان بیرون شہر فرستادند تا  
 شامخ آرند المقصود نان برنج و شامخ آوردند حضرت شیخ جلال الحق  
 والدین شیخ العالم را نان شامخ خورانیدند و فرمودند اے عبدالحق  
 خدایتعالی پاکست پاک را پاک سازد و از ناپاک ہمیشہ پاک دارد تو  
 متوجہ حضرت پاک باش آن گاہ حضرت احمد عبدالحق را اطمینان قلب شد  
 و تسکین باطن پیش آمد الحمد لله علی ذلک

**نقل است** قطب الموحیدین حضرت شیخ احمد عبدالحق قدس سرہ  
 چنان مستغرق حال و دایم الاحوال می بودند اگر کہے از قرابتے و یا از  
 مریدان و یا آشنایان می آمدندے چشم بسته می پرسیدندے کہ  
 تو کیستی او عرض میداشتے کہ من فلانم۔ باز شیخ العالم پرسید کہ فلان  
 کیست و او عرض می داشتے کہ فلان بن فلان تا چند پشت خود حال  
 و جواب می گذشتے تا حضرت شیخ العالم معلوم میکردندے ہاں اے فلان  
 از آن ماست نہ کہ کمال سبحان الله و خیمے سلطان حال در حال راہ  
 پیر خود سید الاولین و آخرین کمال خود را رسانیدہ و تحصیل مقامات  
 ساختہ و ہذا کما سأل رَسُولُ الله صلی الله علیہ وسلم عن عائشہ  
 رضی الله عنہا حین جاء تہ فی حال الاستغراق من انت و نقل ان  
 رَسُولُ الله سالہا من انت بفتح التاء و لم یقدر بالفرق بین  
 التذکیر والتانیث بغلبۃ الحال فقالت عائشہ رضی الله عنہا انا  
 عائشہ فقال رَسُولُ الله صلعم من عائشہ فقالت انا بنت



ابا بکر بن قحافه فقال مرَسُولُ الله صلى الله عليه وسلم من قحافه  
 فهربت عائشة رضي الله عنها من بين يدي الرَسُولِ الله صلى  
 الله عليه وسلم فقالت عائشة رضي الله عنها لو لم هربت من  
 بين يديه لاحتزقت فاذا خرجت من حجرته قعدت على بابيه و  
 تنهني خواص اصحاب رَسُولِ الله صلى الله عليه وسلم من دخوله  
 فقالت لهم ان مُحَمَّدًا اعشوق ربيّه فاذا اخرج رَسُولُ الله من حجرته  
 ووافق من حاله فسالت عائشة رضي الله عنها من الرَسُولِ  
 صلعم فقال الرَسُولُ صلعم لي مع الله وقت لا يسعني فيه ملك  
 مقرب ولا نبي مرسل وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء  
**نقل است** - چون عمر عزيزش از دنيا تمام شد وفات آن قطب  
 الاقطاب شيخ الشيوخ العالم حضرت مخدوم احمد عبدالحق بتايرخ پاتردم  
 شهر جمادى الثاني شب دوشنبه سده اربع وثلثين ثمان مائت  
 بعد از نماز تهجد جان بجان سپردند

**فصل دهم** - در بيان خوارق عادات و تايرخ اعراس قطب الاقطاب  
 آن سرور مشايخ كبار آن بادشاه اوليا نارادر حضرت جلال الحق والدين  
 بن محمود پاني پتي قدس الله سره

**نقل است** - قطب الموحدين حضرت جلال الحق والدين در هر لمح و در هر لحظه  
 بشاهده محبوب حقيقي چنان مستغرق بودند بچ اخبار از عالم اكوان نداشتند  
 چون قطب الموحدين حضرت شاه شمس الدين ترك پاني پتي خرقه خلافت

فصل دهم  
 در بيان خوارق عادات  
 و تايرخ اعراس  
 قطب الاقطاب  
 آن سرور مشايخ  
 كبار آن بادشاه  
 اوليا نارادر  
 حضرت جلال  
 الحق والدين  
 بن محمود پاني  
 پتي قدس الله  
 سره

پوشانيدند و فرمودند جلالت الدين اين خرقه محمد مصطفی و على المرتضى  
 و پيران خواجگان چشت است فقر و فاقد اختيار كنى و از اغيار اعراض كنى  
 بطابق امر معلى فقر و فاقد اختيار كردند و على الدوام در خانه  
 حضرت فاقد گشتى و بر آن فقر و فاقد قانع و شكركر بودند

**نقل است** - روزى طائفه فقرا بجناب معلى آمده حصول سعادت  
 پاترس نمودند و معروض داشتند و قتيكه بايان همه جماعت تحريمه  
 مے بنديم كعبه معظمه امشاهده مى نمايم حضرت شيخ جلال الحق والدين فرمودند  
 درين خانقاه مردانند و قتيكه تحريمه مے بنديد نظر از عرش تا فرش شاهده  
 محبوب مى كشائيد و هر لمح و هر لحظه از مشاهده محبوب خالى نيند و اين اشارت  
 بر مريان خود مے فرمودند و آن جماعت فقرار سرور پائى حضرت  
 آوردند و استفاده حاصل ساخته رفتند

**نقل است** - چون عمر عزيزش از دنيا تمام شد وفات آن قطب  
 الاقطاب قطب مدار و آن شاهنشاه نامدار عالمقدار حضرت شيخ  
 جلال الحق والدين پاني پتي بتايرخ سيزدهم ماه ربيع الاول روز چهارشنبه  
 بعد از نماز ظهر سده اربع و تين و ستمائيه جان بجان سپردند الحمد لله على ذلك  
**فصل يازدهم** - در بيان خوارق عادات و تايرخ اعراس آن  
 اوليا نارادر عالمقدار قطب مدار حضرت شيخ شمس الدين ترك پاني پتي منقول است  
**نقل است** - قطب الموحدين حضرت شيخ شمس الدين قدس الله سره  
 العزيز را خرقه خلافت و مثال ولايت پاني پتي داده مخصر فرمودند

فصل دهم  
 در بيان خوارق عادات  
 و تايرخ اعراس  
 قطب الاقطاب  
 آن سرور مشايخ  
 كبار آن بادشاه  
 اوليا نارادر  
 حضرت جلال  
 الحق والدين  
 بن محمود پاني  
 پتي قدس الله  
 سره



حضرت مخدوم علاء الدین احمد علی صابر وصیت فرمودند که اے شمس الدین فقر  
و فاقه بمقتضای این قول کن فی الدنیا کانتک غیر یتیم غریبانہ و فقیرانہ  
گذران کنی و قصد و مقاصد نشود و نما خود با کنی چون بمطابق امر معنی  
به پانی پست تشریف شریف آوردند بصرار در گوشه نشستند و بیاد  
حق بشا هده حضرت حق مستغرق می ماندند - سلطان العارفین و برهان  
العاشقین قطب لاقطاب فرد الا فاد حضرت شاه شرف الدین بوعلی  
قلندر خادم خود را بخدمت حضرت شیخ شمس الدین رحمة الله علیه فرستاده  
فرمودند که این شهر از بزرگان معمور است حضرت شیخ العالم جواب دادند که  
من از خود نیامده ام بلکه از امر الهی و امر پیر خود آمده ام و درین شهر ولایت  
ماست و غلغله شماست و بعد از این عارفان کامل و ورذات شامل  
با یکدیگر ملاقات نمودند و با هم از کلمه کلام توحید ذات محفوظ گشتند و  
فی مابین چندان اخلاص روئداد که در احاطه تحریر نمی آید و اغلب اوقات  
حضرت شیخ شمس الدین و شاه شرف الدین بوعلی قلندر و حضرت شیخ  
جلال الحق در پس روضه حضرت شیخ جلال الدین احاطه است آنجا هر سه  
بزرگان با هم پیوستند و با هم کلام می گشتند حضرت مخدوم شیخ جلال الدین  
بجناب حضرت شاه شرف الدین اخلاص می داشتند و حضرت شاه شرف الدین  
بر جمال کمال شیخ جلال الدین عشق می باختند و بمقتضای النصیب النصیب  
بحضرت شاه شمس الدین بیعت آوردند و ارادت خواستند و یکے از  
خلفا را رسیدن گشتند

نقل است - قطب الموحیدین حضرت مخدوم علاء الدین احمد علی صابر قدس سره  
از مشا هده و درست بعالم صحوح آمدند و از زبان دربار سیف موعظه  
یک شمس با کافی است تا بقیام قیامت روشن خواهد ماند -

نقل است - چون عمر غریبش از دنیا تمام شد و فات آن اویار  
کامل و ورذات حق شامل قطب لاقطاب شیخ شیوخ العالم و انمقتدای  
وقت حضرت مخدوم شیخ شمس الدین ترک پانی پتی بروایتی بتاریخ  
پانزدهم شهر جمادی الاول و بروایتی مشهور و نهم جمادی الثانی روز جمعه  
وقت اشراق سده عشر و سبعایه جان بجایان سپردند الحمد لله علی ذلک  
فصل دوازدهم - در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراض آن قطب لاقطاب  
فرد الا افراد با الاستحقاق صابر حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر متوفات  
نقل است حضرت سلطان المشائخ شیخ نظام الدین در ندرت راحت القلوب  
می نویسند که تالیف خاص الخاص است حضرت شیخ فرید الحق مسعود اجدونی  
می فرمایند که دیگر مردان عارفان محرم اسرار قلب و روح من اند و شیخ  
علاء الدین علی احمد صابر محرم سرسینه من است \*

نقل است - حضرت شیخ فرید الحق مسعود اجدونی بطریق نضال بحضرت  
علی احمد صابر رای فرموده که اے علی احمد هر که یافت از خدمت و دریشان  
یافت و هر چه می خواهی از خدمت ایشان دریاب و علی الدوام طعام  
بر دریشان قیمت کن و بخوران بمطابق امر معنی دوازده سال طعام بفقراء  
می خورانیدند و خود چیزه نخورده روزی حضرت گنجشکر حاش بحیره حقیقه

و کلمات قطب عالم  
مخدوم علاء الدین احمد  
علی احمد صابر متوفات



دیر رسید که اے علی احمد ترا چه حالت است که چندین حقیر می شوی دیگر فقرا  
 عرض داشت کردند که مدت دو از ده سال است چیزی از جنس طعام نخورده  
 اند حضرت قطب العالم گنجشکر فرمود که چرا نمی خوری - شیخ علاء الدین علی احمد  
 صابر عرض داشت کرد حضرت برای خورائیدن فرموده بودند نه برآخورن - الحمد لله  
**نقل است** حضرت شیخ فرید الحق مسعود اجد صنی خرقه خلافت مع مثال و  
 ولایت شهر کلیر حضرت شیخ علی احمد صابر رابع درویشان عالم صاحب خان  
 همراه حضرت شیخ واده مخص فرمودند و درویشان افرمودند آنچه که در  
 عروج معارج مقامات در مرتبه ذات یعنی آن مرتبه کیفی است که  
 آنجا حضرت اسما و صفات محو اند بقیه مانده بخدمت ایشان حاصل کنید  
 الغرض که حضرت شیخ العالم با جماعت درویشان شهر کلیر رسیدند و  
 یکجائی استقامت نمودند - آن درویشان که همراه حضرت بودند شهر  
 بولایت حضرت شیخ العالم دادند چون همه ایشان صاحب ته حال شکسته  
 بال بودند و ساکنان شهر کلیر به تسخر پیش آمدند و گفتند که صاحب ولایت  
 همچنان باید و آن شهر بگلانی مثل دلی بود و بهفتاد عالم صاحب مسند و  
 پالکی نشین بودند بر روز جمعه در مسجد حاضری شدند و وقتیکه خطیب خطبه  
 می خواند حضرت شیخ العالم نصره پابرواشتی و همه علمای گفتم ایشان  
 را از مسجد بیرون کنید بمقتضای امر همه درویشان ۱۱ از مسجد بیرون می  
 کردند و همه درویشان بر جور و جفای ایشان شاگرد صابر بودند و  
 مدتی هم برین منوال گذشت حضرت شیخ العالم عریضه بجناب معالی حضرت

فرید الحق والدین نوشت که مردمان اینجا این قدر شوخ و شنگ سرا  
 جنگ اند که درویشان را به نماز از مسجد بیرون می کنند چون حضرت  
 شیخ فرید الحق عریضه بخواند و بچوشتش آمد عالمان آنجا را نامه بنشت بر  
 این مضمون که ولایت علی احمد صابر همچون ولایت حضرت عیسی و نوح علیهما السلام  
 است از وی ترسید و بر حکم او کار کنید و او را چون غریب غریبان  
 فرید و ایند چون علماء آنجا را شقاوت ازلی سرا زگر بیان بر می زد و نوشته  
 حضرت گنجشکر مؤثر نه شد بهمان طرق سلوک نمودند که سابقاً بود و با حقیقت  
 حال حضرت شیخ العالم بنشت در جواب آنحضرت فرید الحق والدین دو  
 کلمه در هندی نوشت ۵ بکری تساوی ہی کہہ کھاؤ بھاؤین کھاؤ -  
 چون حضرت شیخ العالم خطا حضرت گنجشکر بخواند همچون شیر شیرانه گردید  
 بر روز جمعه برای نماز در صفا دل نشستند همه علماء سلوک سابقاً نمودند  
 که از مسجد بیرون کردند حضرت شیخ العالم بسمت قبله ایستاده مسجد را  
 فرمان داد که ایشان را در زیر زمین باید بموجب امر عالی متعالی مسجد  
 بیفتاد همه را غارت کردند و بعد از آن حکم کرد و همه شهر زیر و زبر گردید و یک  
 محل از معتقدان حضرت بودند بخود خود داشتند پس ای عزیز از غضب و لیا الهیاید ترسید

جراحۃ اللسان لها التیام	ولا یلتام ما جرح اللسان
جراحۃ نیزہ بہ گرو و دبارو	و لے جرح اللسان انیرت ارد

الحمد لله على ذلك

**نقل است** چون عمر عزیزش از دنیا تمام شد وفات آن قطب الاقطاب



۱۶۰  
 لو لور لجه حقیقت و غرر گلزار شیخت شیخ الاسلام حضرت شیخ علاؤ الدین  
 علی احمد صابری تاریخ سیزدهم شهر ربیع الاول روز دوشنبه بوقت اشراق  
 بعد ادا نماز برین حدیث را آیت ربانی فی لیلۃ المعراج علی صوت  
 امرد مشاب قطط در قفس آمدند و در عین قفس جان بجان سپردند و عمر  
 شریفش هشتاد و پنج ساله بود و فی شانئ خمس عشر سبع مائتہ الحمد لله علی ذالک  
**فصل سیزدهم** در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراض آن شیخ نبیوخ  
 العالم و آن قطب علامۃ الدہر قطب العالم و در سراسر محرم و کرم و مرغ و حوائج  
 صید بکیم حضرت شیخ فرید الحق گنجشکر مسعود اجد و حنی قدس الله سرہ  
 منقول است - **نقل است** حضرت شیخ نظام الدین اولیاء در تصانیف  
 خود بای نویسنده گاه گاه حضرت شیخ فرید الحق در حالت سکرستی شہو  
 حضرت الذات میفرمودے اغلب بزرگان سلف بیک چیزے فروشد  
 اند من ہرگز پیمیزے فروشدہ ام بیکبارگی خود را فدائے محبوب حق ساخته  
 ام و نیز حضرت ہمیشہ در جنگل ہانسی حتی کہ دوازده سال محبت حضرت  
 قطب جمال الدین احمد الہانوی می ماند و بروایت بیت و پخمال ماند  
 اند چون از ہانسی بمطابق امر الہی پہن رسیدند منزل گاہ بنجانہ مخدوم  
 بہاؤ الدین ذکر یا در ملتان نمودند حضرت مخدوم بہاؤ الدین ذکر یا عرض داشت  
 کرد حضرت با وجود چندین نعمت عظام فقر حاضران مجالس شریف را  
 بے نور می یابم باعث معلوم نیست حضرت شیخ فرید الحق و الدین جواب داد  
 کہ اے برادر بہاؤ الدین نیمہ نعمت خود را بجمال خود عطا نمودم و نیمہ نعمت کہ

فصل  
 در حالات حضرت شیخ  
 نظام الدین اولیاء  
 و در بیان خوارق  
 عادات و تاریخ  
 اعراض آن شیخ  
 نبیوخ العالم

باقی ماندہ بود و در جنگل جمال خود پاشیدم جمال جمال ماست گرد سر جمال  
 بگردم و اغلب اوقات حضرت شیخ فرید الحق قدس سرہ میفرمودے  
 گرامات پیر ہم جائز بودی پیش مرید با جمال خویش آوردی ارادت ہم فرید  
 چرا کہ جمال جمال ماست گرد سر جمال بگردم - الحمد لله علی ذالک  
**نقل است** یک جماعت از صوفیان صوف پوشش بجناب معل  
 حضرت شیخ فرید الحق و الدین آمدہ حصول پائوس و ملت نمودند و عرض داشت  
 کردند اے حضرت شیخ العالم من شمار اور بیت المقدس معاینہ کردہ ہوں  
 حضرت جواب داد اے فیما بین عہد محمود ہچمان بود در از این اسرار  
 بحضور کے خواہم گفت فی الحال جماعت در ویشان ناوم شدند کہ سر شیخ  
 را ظاہر کردیم باز از زبان دربار فرمود ہر جا کہ مردان خدا باشند ہما سجا  
 در پیش نظر ایشان خانہ کعبہ و عرش و کرسی و ہر چه موجودات موجود است  
 در پیش ایشان موجود است باز در ویشان فرمودند نظر پیش کنید کہ قدرت  
 خدا تعالی را مشاہدہ نمایند چون حضرت شیخ العالم توجہ نمودند آن رؤشان  
 خانہ کعبہ و عرش و کرسی و حقایق ہمہ موجودات از تحت اثری تابعتش  
 معائنہ کردند و آفتاب جمال اللہ کون السموات والارض بر ایشان  
 روشن شد و ہمہ راق یافتند و غیر از نظر ایشان برداشتند و ہمہ رؤشان  
 در پائے حضرت افتادند و بیعت نمودند از زبان دربار فرمود اے عزیز  
 چشم غیر بین خدا بین نشوند بچند مدت مجاہدہ کنانیدہ و خرۃ خلافت و مثال  
 دادہ پیوستہ استان مخص فرمودند - الحمد لله علی ذالک



نقل است چون وقت وصال حضرت شیخ فرید الحق والدین قریب قرب  
 رسید همین تکسیر بدنی پیدا شد از صبح تا شام پنج ختم قرآن شریف کردند  
 بعد از آنکه هر مشغول گشتند چندان ذکر از غلبه اشواق و اذواق محبوب  
 کردند از هر بن موئے قطره های خون جاری شده نقوش اسم الله بر زمین  
 پیدا شد و بعد از فراغ ذکر خلائق از معتقدان و مریدان و فرزندان را فرمودند  
 از خانه بیرون شوید بمطابق امر معصی از خانه بیرون شدند همان ساعتی که گذشت  
 بود آواز برآمد که این زمان دوست بدوست خواهد پیوست همه معتقدان بجا  
 درآمدند حالت شیخ العالم را در گون یافتند و نماز عشاء با جماعت گذاروند و  
 بعد از آن بیوش گشتند ساعتی گذشت از بیوشی باز آمدند و پرسیدند  
 که نماز عشاء گذارده ام یا نه گفتند آری فرمود که یکبار دیگر بگذارم خداوند  
 چه شود و دوم کرات نماز ادا نموند و باز در عالم استغراق شدند چون باز بیوش  
 آمدند پرسیدند که نماز عشاء گذارده ام یا نه گفتند دوبار گذارده اید فرمود یکبار  
 دیگر بگذارم خداوند چه شود غیبت است که هر بار از نماز ادا شود بعد از  
 سر بسجده نهاده چند کرات مرات **یا حیی یا قیوم** گویان جان بجان سپردند  
 و از عالم غیب یک صدای مهیب برآمد امانت بر زمین بود حق سپردند - الحمد لله على ذلك  
 نقل است - چون عمر شریفش از دنیا تمام شد وفات آن قطب  
 الاقطاب فرد الافراد حضرت شیخ فرید الحق والدین گنجشکر مسعود اجدی  
 که فوت و پنج ساله بود و چهار سال و پنج ماه شهر محرم الحرام شب شنبه اربع و تسعین  
 و ستائمه جان بجان سپردند - الحمد لله على ذلك



ظاهری باطنی گردد حضرت خواجہ معین الدین خواست که بر تختہ اعوذ بیا لله بنشیند  
 بانفت از غیب غیب الغیب صدائے دلربائے در داد باش اے خواجہ معین الدین  
 کہ حمید الدین ناگوری از ناگورے رسد ہمین کہ قاضی حمید الدین ناگوری بموجب  
 امر آئی کہ فرمان حضرت حق در رسید کہ اے حمید الدین در او شش پرو و  
 تختہ قطب الدین ما بنویس بمجرا این صدائے دلربائے قاضی حمید الدین  
 در عالم طیران شدہ بطرفہ بعین از ناگور باوشش رسیدند حضرت خواجہ  
 معین الدین چون قاضی حمید الدین را معائنہ کرد و بتواضعات کریا و تملقات  
 رحمانہ پیش آمدند و تختہ بر دست قاضی حمید الدین دادند تا بسبحہ الله  
 بنویسند - قاضی حمید الدین پرسید کہ بابا قطب الدین چه نویسم خواجہ قطب الدین  
 فرمود **سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ**  
**الْأَقْصَى** بزرگوارند قاضی حمید الدین پرسید کہ بابا قطب الدین سبحان الذی  
 سیارہ پانزدہم است و باقی اول از کہ آموختی حضرت خواجہ فرمود کہ مادرم  
 پانزدہم سیارہ یا داشت نظر بر دل مادر کروم الله سبحانہ تعالیٰ بجز قدر  
 قدرت خود با بمطالعہ من در آور دیا ذکر دند بمجرا شنیدن این ماجرا قاضی  
 حمید الدین در عالم حیرت ماند و **سُبْحَانَ الَّذِي تَأَخَّرَ سُوْرُهُ** بر تختہ نوشت و  
 در چہار روز قرآن شریف قاضی حمید الدین یا دکنانید قاضی حمید الدین  
 فرمود اے بابا قطب الدین تو دوست خدا هستی الله سبحانہ و تعالیٰ ہمہ علم  
 ظاہری و باطنی ترا بہنگام طفولیت عطا کردہ - قاضی حمید الدین بعد فراغ  
 علم ظاہری بحضرت خواجہ معین الدین تسلیم کرد و عرض داشت نمود قطب الدین

مرید و خلیفہ شما است الحال تعلیم بعلم باطن بجا ہدات و ریاضات تعلیم  
 نمایند و تربیت علم ظاہری از ماست و تربیت علم باطنی از شما است  
 نقل است قطب الموحیدین حضرت شیخ فرید الحق والدین می فرمایند کہ روز  
 بشرف دولت پابوس خواجہ قطب الدین مشرف شدم و در آن مجالس شریف  
 و محل منیف قاضی حمید الدین ناگوری و مولانا شہاب الدین اشئی سید شرف الدین  
 ابوعلی قلندر پانی پتی و یاران دیگر در آن مجالس شریف حاضر بودند و برین  
 ایشان محبوب بود حالتی پیدا شد چنانچہ ہمہ در ذکر شدہ چندان کردند از خوش  
 بیوش گردیدند و باز در ذکر شدہ بجدے ذکر گفتند از ہرین موئے جو بہائے  
 خون روان گردید و از ہر قطرہ ہائے نقوش سبحان الله پیدا شد و از آن  
 نقش آوازہ ذکر محبوبے می آمد و سید شرف الدین ابوعلی قلندر نیزہ حضرت  
 امام المسلمین حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کوفی اندام ایشان را قطب الموحیدین شیخ  
 فرید الحق والدین در ملفوظات خود با از جانب ماورسیدہ نوشتہ اند والدہ حضرت  
 قطب الاقطاب قطب جمال الدین ہانسوی و والدہ حضرت شاہ شرف الدین  
 ابوعلی قلندر و والدہ شاہ قرخ کہ در گمانہ آسودہ اند و بہر تہ ہمیشہ زادہ حضرت  
 میران سید نعمت الله شہید کہ در قلعہ ہانسی آسودہ اند و از قتل جامع  
 الروایات است حضرت امام اعظم در بغداد کشتہ شدند بہر بعد یک صد  
 و پنجاہ سال از ہجرت محمد مصطفیٰ صلی الله علیہ وسلم و ہفتاد و سال در دنیا بقید  
 حیات بودند بتایخ دہم ماہ رجب بروایت دہم ماہ رمضان المبارک  
 جان بجان سپردند و بیک روایت بتایخ چہار دہم ماہ شعبان



نقل است از فرایده السالکین من تالیف حضرت نجف شکر که قاضی حمید الدین ناگوری و علما و الدین کرمانی و سید شرف الدین پانی پتی

و غیره عزیزان دیگر حاضر بودند از عرض تحت الشرف پیش نظر ایشان حجابی نبود بهین سخن از مسافران کعبه معظمه می رفت حضرت خواجہ قطب الدین بزبان مبارک فرمود که اللہ سبحانہ تعالیٰ را انسان کامل اندوختی خود فانی و خرابه درجائی خرابه مقام می داشتند کعبه معظمه با موری با مری است هر جا که ایشان گرد ایشان طواف کن ہدیرین سخن بودند حضرت خواجہ و بزرگان دیگر برخاستند و استاده شدند در عالم تحمیر با ذوق و اشتاق در مشاہدہ محبوب تغرق گشتند۔ القصہ خواجہ بزرگ آن عزیزان دیگر یک یک تکبیرات برداشتند مثل حاجیان کہ بطواف کعبہ میخوانند و از اعضائے ہر یک از ایشان جوہائے خون دان شدند و از ہر قطرہائے خون کہ بر زمین می افتاد و نقوش تکبیرات بر می آمد چون بعالم صحوات آمدند کعبہ معظمہ را پیش خود استاده دیدند چنانچہ آداب است بجا آوردند چہار بار گرد بگردادی گردیدند بالتف اند غیب غیب الغیب یک صدائے دلربائی در وادائے بزرگان کامل و اسے واصلان بذات حق شامل حج و طواف ثما اللہ سبحانہ و تعالیٰ قبول گردانید و بخشانید ہمہ لوث عصیان الحمد للہ و ذلک

نقل است حضرت خواجہ قطب الدین از عالم فناء بعالم بقا رحلت فرمود و در قبور نہادند قاضی حمید الدین ناگوری چند ساعتی بر سر قبر حضرت خواجہ استادند و در مراقبہ احوال قبر و عالم برزخ حضرت خواجہ متکشف گردید

چہ بینند کہ منکر نکیر آمدہ مؤقب با دواب حسنہ بحضور حضرت بنشستند و خواستند کہ بہ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ و الغفران سوال کنند کہ مَنْ تَرَبُّدُکَ و من نبتیک و دینک و اسلامک در پس این فرشتگان دیگر آمدند و کاغذ رنگین بخط سبز نمکین بحضرت خواجہ قطب الدین دادند و مضمون در آن کاغذ ہمین نمط بود کہ اے قطب الدین من از تو خوشنود و از عظمت برکت تو عذاب از ہمہ اہل قبور گنہگاران و تہ کاران امت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم برداشتم چون خلائق الہی در عالم حیات از تو منفعت می یابند و اہل میت نیز از تو نفع یابند و نیز قاضی حمید الدین می فرمایند باز دیدم کہ دو فرشتگان دیگر رسیدند حضرت خواجہ اسلام حضرت حق تعالیٰ رسانیدند و منکر نکیر را فرمان بت العزت رسانیدند از قطب الدین ما سوال مکنید و من با قطب الدین خود سوال کردہ ام و او این جواب دادہ - اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

نقل است - چون بتاریخ چہار دہم ماہ ربیع الاول روز پنجشنبہ بوقت صبحی پیش دروازہ جماعت خانہ قوالان دست نرمک نرمک بہ تنبور بہ نغمات یلحمی زد حکم معلی حضرت خواجہ رسید اندرون خانہ بیایند و این بیت در نغمہ می گفتند

عاشق رویت کجا بیند بکس	بستہ موت کجا یا بد خلاص
------------------------	-------------------------

چون حضرت خواجہ قطب الاقطاب در گریہ و زاری آمدند و ہچنان صلاح الدین غزنویان و نصیر الدین پسر کریم الدین این بیت آغاز کرد



کشتگان خنجر تسلیم را | هر زمان از غیب جان دیگر است

چون قطب الاقطاب در سماع آمدند و گاهی اینقدر سماع نه شده بود و موازنه ده گز جست می زدند و باز بر می افتادند در تمام روز و شب حضرت شیخ الاسلام در سماع می بودند حتی که چهار روز همچنین گذشت روز دوشنبه از هرین موئے قطب الاقطاب خون چکیدن گرفت هر قطره های که بر زمین افتاد و اسم الله بر آیدی و نقش الله بر زمین هویدا گشته چون بوقت عشاء رسید برین بیت هـ

کشتگان خنجر تسلیم را | هر زمان از غیب جان دیگر است

جان بحق تسلیم فرمودند چنانچه قدوة الاولیا حضرت امیر خسرو می فرمایند  
جان بر این یک بیت داده آن بزرگ  
کشتگان خنجر تسلیم را | هر زمان از غیب جان دیگر است

الحمد لله على ذلك

نقل است - چون عمر عزیزش از دنیا تمام شد آن قدوة الاولیا و زبدة الاصفیاء قطب الاقطاب حضرت خواجه قطب الدین نجیب یاد اوشی قدس الله سره بتاریخ چهاردهم شهر ربیع الاول روز پنجشنبه بوقت چاشت جان بجان سپردند - توفی ۳۵۰ هـ خمس ثلثین و ستائیه و عمر شریفش آنحضرت بمیت و چهار سال بود - الحمد لله على ذلك  
فضل پانزدهم - در بیان خوارق عادات و تالیخ اعراس آن گل گلزار معانی و غرر بوستان سبحانی و آن واقف اسرار علی مع الله و آن واضح

فصل ۱۵  
در بیان حالات حضرت خواجه قطب الدین نجیب

مواضع لطائف مشاهدات لاهوتی حضرت خواجه معین الدین حسن نجری  
قدس سره منقول است نقلت قطب الموحیدین حضرت خواجه معین الدین  
شیخ با عظمت و صاحب کرامت و عالم علوم ظاهری و باطنی کمال برکات داشت  
و اعلیٰ تصانیف آنحضرت در ملک خراسان و ولایت مشهور و معروف است  
و بمقتاد سال حضرت خواجه دو جهان در شب خواب نه کرده و پشت مبارک  
بر زمین نهاده و بمقتاد سال وضو میمون جز بقضائے انسانی مبطل نشده  
بود چونکه ولایت هند و ستان بنام حضرت مسلم شد در ملک کفر نماند و اینجست  
حضرت خواجه را هند الولی می نامند - نقلت روز قطب الموحیدین حضرت  
خواجه معین الدین با جماعت فقرا اهل کمال در مسجد نشسته بودند حضرت خواجه  
را از سر مستی شهود حضرت الذات حالتی پیدا شد و در عین حالت ذکر جهر  
آغاز کردند بقضائے حالت آنحضرت دیده همه بزرگان دین و اهل یقین  
که در آن مجالس شریف و محل منیف حاضر بودند فی الفور همراه حضرت خواجه  
دو جهان بند کمر مشغول شدند یک شب از روز در حالت ذکر گذشت که از خودی  
خود هیچ شائبه اثری و خبری نماند و از هرین موئی مبارک خون روان شدند  
و از هر قطره های خون نقوش اسم الله بر زمین پیدای شد و از هر نقوش  
الله یک صدای دلربای الله بر می آمد - الحمد لله على ذلك  
نقل است حضرت خواجه معین الدین در سال بطواف خانه می رفتی  
گاه در شش ماه و گاهی در یک ماه و گاهی در هفته و گاهی علی الدوم روز  
بر زبان مبارک اند چون کازین بکالیت سید کعبه معظمه گرد من می گردید -



نقل است حضرت خواجه معین الدین حسن بخاری شبانروز از مشایخ و دوستانش  
 بستی داشت بوقت نماز در عالم صبح آمده می کشای در آن وقت بر هر که نظر  
 افتاد و ولی الله و یا اهل کرامت می شد و گاهی نگاه می فرمود که من هرگز  
 پائے در بهشت نهم تا که مریدان من در بهشت نروند حضرت خواجه معین الدین  
 می فرمایند که روزی من در حرم خانه کعبه مشغول بودم از غیب غریب الغیب  
 با تلف آواز داد که ای معین الدین من از تو خوشنودم و ترا و اهل بیت ترا  
 بخشیدم بجز و آن صدای حالتی پیدا شد باز حضرت عزت عرض کردم یا آلهی انما که  
 مرید معین الدین و مرید مریدان معین الدین هستند آنها را بخش باز با تلف آواز  
 داد از برای تو بخشیدم و حضرت خواجه جهان اعلیّه اشواق و اذواق و سماع  
 بسیاری شد حتی که از حالت سماع در عین سماع از خود فانی و در مقام اتصاف  
 الا فرقی بینی و بین می گشت و هر کس که در عین حالت سماع در آن  
 مجالس شریف و محفل منیف حاضر شد و او هم صاحب سماع گشت و حضرت  
 خواجه قطب الدین بختیار اوشی می نگارند که در آن مجالس شریف و محفل منیف  
 حضرت خواجه معین الدین شیخ شیوخ العالم حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی  
 و شیخ ابو عبد الله کرمانی و محمد اصفیاء و خواجه اجل شیرازی و شیخ سیف الدین  
 ماجری و شیخ جمال الدین تبریزی و اغلب دیگر مشایخان کبار و اولیای نامدار  
 از اطراف و جوانب آمدند حصول سعادت ابدی و استفاده از علوم و معارف  
 آلهی می بردند و از زبان گوهر شایسته حضرت خواجه معین الدین می فرموده او بی  
 درجه از درجیات آلهی بتمام قرب و معارف کامل آنست که از خود فانی شده

و بصفت محبوبی گشته بیک لحظه از لحظات بعالم بکیف سند و انجازات بخت است  
 و باز بله دیگر از مقام بمقام رسند که خبر از خود و از آن مقام ندارند که کجا  
 می روند الحمد لله علی ذلك + نقل است حضرت خواجه معین الدین حسن بخاری  
 قدس سره نماز قرائت تا که سلطان التارکین از ناگور نیامد و او انفرمود  
 حال آنکه سلطان التارکین پنج وقت در نماز برائے امامت حاضر شد - روزی  
 از روز برای سلطان التارکین چند ساعت توقف نموده حضرت خواجه معین الدین  
 از نماز فارغ شد بهین سلام داده بود حاضر شد عرض داشت کرد با و ابر و حضور  
 توقف شد تریدم سلطان التارکین با چند مقتدیان برائے نماز ایستادند  
 حضرت خواجه معین الدین باز پس سلطان التارکین نماز داد انمود و بعضی مقرران  
 حضرت عرض داشت کردند یا حضرت یک مرتبه نماز داد انموده بودی یار دیگر چرا کردی  
 حضرت خواجه صاحب فرمودند وقتیکه نماز پس سلطان التارکین دانایم و  
 نظر من کنگره عرش می آید و مشایخ می نمایم الحال که من نماز داد کرده بودم  
 کنگره عرش در نظر من نیامده بود سبحان الله چه صاحب کمال مرید حضرت  
 بود باین مراتب ساینده بود - الحمد لله علی ذلك +

نقل است قطب الاقطاب بدر العارفين و قدوة الکاملين امام الاولیایند  
 شیخ الاسلام و برکت الانام حضرت خواجه معین الدین حسن بخاری بتایخ نیوم  
 رجب المرجب حافظ از کلام مجید و فرقان حمید بجناب معالی حضرت حصول  
 دولت پابوس نموده چند آیات و کلمات میخواند بجز و سماع کلام الله  
 برایشان حالتی از حالات قرب آلهی مستولی شد حتی که سه شبانروز در عالم



مستی شهود مانند و هیچ نماز جماعت فوت نکرد و می آرند حضرت خواجہ  
 معین الدین قدس اللہ سرہ و نور مرقدہ چون از عالم فناء بعالم بقا رحلت فرمود  
 بر جبین مبارکش ایشان نگاشته پیدا مدھذا جیب اللہ مات فی حب اللہ  
 نقل است چون عمر عزیزش از دنیا تمام شد وفات آن مشایخ کبار و  
 اولیای نامدار قطب الاقطاب فرد الاقداد حضرت خواجہ معین الدین حسن بخاری  
 بتاریخ ششم شهر رجب المرجب بروز دوشنبه و عمر شریفش یکصد و پنجاه  
 بود سنہ ثلث و ثمانین و ستمائے بود جان بجان سپردند۔ الحمد للہ علی ذلک  
 فصل شانزدهم۔ در بیان خوارق عادات و تالیخ اعراض آن سرور  
 مشایخان کبار و آن اولیای نامدار قطب الاقطاب حضرت خواجہ عثمان ہارونی  
 قدس اللہ سرہ منقول است نقل است حضرت خواجہ معین الدین می فرمایند  
 چون بجناب معنی حضرت خواجہ عثمان ہارونی در مساجد سید الطوائف مشایخان  
 کبار حضرت شیخ جنید بغدادی حصول سعادت ابدیہ و ازلیہ دولت پائوس  
 حاصل کردیم و اغلب مشایخان کبار و اولیای نامدار در آن مجال شریف و محفل  
 منیف حاضر بودند بشریف بیعت حضرت خواجہ عثمان ہارونی مشرف شدم  
 بہمان ساعت از زبان دربار فرمود کہ بالا آسمان نظر کن بمقتضائے امر  
 معنی نظرم ہوئے آسمان افتاد از زبان دربار فرمود چہ می بینی عرض کردم  
 کہ الرحمن علی العرش استوای را مشاهده می نمایم۔ باز از زبان گوہر شہ  
 فرمود کہ در زیر زمین گاہ کن زمین بجزویدن فرمود از کجایا کجای می بینی گفتم کہ تہامی  
 حقایق ممکنات اتا تحت الشری بر من تجلی است باز از زبان گوہر شہ فرمود

فصل شانزدهم  
 در بیان خوارق عادات  
 و تالیخ اعراض آن سرور

سورہ اخلاص ہزار بار بخوان بمقتضائے امر عالی متعالی خواندم فرمودند کہ باز  
 بہ بین حالا چہ در مشاہدہ می آید عرض داشت کردم تہامی حقایق ہشترہ ہزار  
 عالم از عرش تا تحت الشری منکشف گردید باز فرمود اے معین الدین حضرت  
 حق تو بعموم الطاف صفاق اعطاف کا ترا انصرم گردانید۔ الحمد للہ علی ذلک  
 نقل است حضرت خواجہ معین الدین قدس سرہ می فرمایند چون ہمراہ حضرت  
 خواجہ عثمان ہارونی بزیارات کعبہ معظمہ می رفتم حضرت خواجہ عثمان ہارونی  
 در حق این درویش دلریش مناجات بدرگاہ حضرت کائنات دست فراز  
 کردند از عالم غیب غیب الغیب ہاتف آواز داد اے عثمان من معین الدین  
 ترا قبول مقبول خود کردم دیکہ از اخلاص لایحسان محبوب بارگاہ جناب کبریا  
 ماست باز از انجا ہمراہ عارف سبحانی حضرت خواجہ عثمان ہارونی بزیارات  
 مدینہ منورہ و حصول سعادت ابدیہ و ازلیہ سرور کائنات خلاصہ کل موجودات  
 افضل المخلوقات تاج الانیار آن دائرۃ الاحدیت اولی بمعنی و آخری بصورت  
 احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بر فتم بعد چند گاہ حصول زیارت  
 روضہ منورہ میسر آمد حضرت خواجہ عثمان ہارونی این نجیب را فرمود اے  
 معین الدین سلام کن بمقتضائے امر معنی عرض کردم صدائے دلربائی  
 سس و سرائیب بگوشش ہوشش این عاجز رسید و علیکم  
 السلام یا شیخ البر والبحر۔ الحمد للہ علی ذلک  
 نقل است چون حضرت خواجہ عثمان ہارونی صلوة مکتوبہ اداء نمود  
 از عالم غیب غیب الغیب ہاتف آواز داد اے عثمان من صلوة ترا



قبول کر دیم تا بخواہ بدرگاہ کبریائی من ہرچہ میخواہی تا بقو بفضل عمیم خویش  
 عطا نمایم۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی فرمودے آہی من ترمی خواہم وغیرہ  
 گنجائے نباشد و مایا رضائے خویش قرین دار و در جواب آن کیصدائے  
 دلربائے می آمدے اے عثمان من افوار تجلیات ذاتیات بر تو عطا کر دیم  
 و دیگر حضرت عثمان فرمودے آہی گنہگار ان وتبہ کار ان اُمت محمد مصطفیٰ  
 صلی اللہ علیہ وسلم را بخش باز کیصدائے می آمدے اے عثمان تنہا  
 گنہگار ان اُمت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم برائے خاطر عاطر و بخشیدم  
 و بعد ہر نماز پنجگانہ ہمیں یہ دعا و مناجات کرے و این آواز عالم غیب  
 غیب الغیب از ہاتھ می شنیدے و ہمیں بشارت مینماید۔ الحمد للہ علی ذلک  
 نقل است چون کہے از دنیا رحلت کرے حضرت خواجہ معین الدین  
 ہمراہ جنازہ اومی رفتے چون خلایق اور امد فون بقبر کردہ باز کردند  
 خواجہ معین الدین متصل قبر او چند ساعات نشستہ قدرے از قرآن مجید  
 و فرقان حمید می خواندے حتی کہ احوال عالم بر رخ بر آنحضرت منکشف  
 گشتے چنانچہ شخصے از مریدان حضرت عثمان ہارونی از دار دنیا بدار بقا  
 رحلت نمود حضرت خواجہ متصل قبر او چنانکہ رسم عادات او بود از قرآن مجید  
 میخواندند ہمیں اثنائے دو فرستہ ہار عذاب در رسیدند و بر حضرت خواجہ  
 احوال قبر و عالم بر رخ آن مرید منکشف گردید چہرہ مبارکش متغیر گردید باند کے رنگ چہرہ  
 اش بر اہل خود گردید حضرت خواجہ قطب الدین بختیاراوشی بجانب حضرت خواجہ معین الدین  
 عرضداشت کہ حضرت پیر و سنگیر را باعث متغیر شدن چہرہ مبارک معلوم نہ شد حضرت

خواجہ معین الدین فرمودند چون من قرآن مجید می خواندم چہ مشاہدہ می نمایم  
 دو فرستہ ہارے عذاب بصاحب میت قبر در رسیدند چہرہ من متغیر گردید  
 و ہمہ رین اثنائے پیر من بختیار شدہ عاصیان وتبہ کار ان حضرت خواجہ عثمان  
 حاضر شدند عصائے بکر یہ بجانب فرشتگان برداشتہ آواز در دادند کہ  
 دست عذاب ازین کس بردارید فرشتگان عرضداشت کردند کہ مایا  
 برا مر شمار دیم یا بموجب امر رحمان۔ خواجہ عثمان گفت اے فرشتہ گان  
 بدرگاہ حضرت حق از من عرضداشت کنید کہ الی بندہ عثمان تو عرضداشت  
 بعفو این میت میدارو کہ این از مریدان من است از درگاہ حضرت  
 رحمن فرمان در رسیدے فرشتہ گان عثمان مارا بگو تید این بے فرمانے  
 من نکرده برائے بے فرمانی تو این امعذب بعذابے کم فرشتگان این  
 ماجرا بحضرت شیخ عثمان آ رہ عرضداشت کردند حضرت خواجہ عثمان باز  
 بدرگاہ حضرت حق عرضداشت کردند آہی اگرچہ این بے فرمانی عثمان کردہ  
 فاما عثمان دست اورا گرفته باز فرمان در رسید کہ اے فرشتہ گان برا  
 عثمان من دست عذاب از و بردارید معذب عذاب مکنید و اورا بخاطر عثمان  
 بخشیدم حضرت خواجہ معین الدین بحضرت خواجہ قطب الدین ہر رین معنی یک  
 حکایت دیگر نقل کردند کہ یک بزرگے بود از بزرگان دین و عارفے بود  
 از عارفان اہل یقین از قضائے آہی با تہام گرفتار آمدند بادشاہ آن زمان  
 بموجب امر شریعت و بقوائے علمائے طریقت اورا بقتل گاہ بردند آن  
 بزرگ مہلت بوضو خواست چون از وضو فارغ شد پشت خود را بہ سمت



قبله کرد و بر نطح پشست و روی بوی پیرو خود نمود سیاف گفت ای  
 عزیز صاحب تمیز تو مرد مسلمان هستی تو ای از جانب قبله چرا اگر نماندی و بجانب  
 دیگر رُخ نمودی و آن بزرگ جواب داد که ای سیاف من بوی پیرو قبله  
 پیرو خود کرده ام تو بکار خود مشغول باش - در همین گفتگوئی بودند ناگاه حکم  
 بادشاه بعفو او در رسید - پس ای عزیز صاحب تمیز هوشدار باش  
 از خواب غفلت بیدار باش اعتقاد او را از هلاکت جان خلاص گردانید -  
 حضرت معین الدین بر اعتقاد او بار هارمی گریست و فرمودند در حضرت  
 عالم ناسوت اعتقاد و بیعت بجانب پیرو خود نیکوترین چیز است و اعتقاد  
 از همه نیکوئیها نیکوتر است همه ها که مسلمان شوند و یا غوث و یا قطب یا ولی  
 می باشند از عظمت و بکرت اعتقاد خود می باشند - پس ای عزیز اگر می خواهی  
 تو هم از ایشان می باشی اگر جان برود اعتقاد خود را از دست مده تا تو یکی  
 از ایشان باشی چنانچه صاحب عوارف در عوارف می فرمایند یکی از  
 مریدان کثیر الاعمال و قلیل الاعتقاد و دیگر از مریدان کثیر الاعتقاد است و  
 قلیل الاعمال آن شخص که کثیر الاعتقاد است و قلیل الاعتقاد آن شخص که کثیر  
 نقل است - چون عمر عزیزش از دنیا تمام شد وفات آن قطب  
 الاقطاب و الشمس الاویار بدو لایقیا حضرت خواجه عثمان ماریونی تاریخ  
 دهم شهر شوال شب جمعه و عمر شریفش تا نبود سال سید که جان بجانبان سپردند  
 فصل بیست و نهم - در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراس القطب الاقطاب  
 فردا افراد مست جام الست به غشی حضرت حاجی شریف زندنی از سنه

از نسخ اسرار المشایخ منقول است - نقلت از ان یومیکه در خانه حضرت حاجی  
 شریف زندنی فاق شدی شیخ در جامه نگینید و شکرانه صدر رکعت ادا  
 نمودی و بعضی یاران پرسیدند از ان یومیکه در خانه حضرت فاقه می گذرد  
 شادی یا عیش می گذرد و شکرانه صدر رکعت می گذارند درین چه اسرار است  
 بزبان و در بار فرمود اگر هر تار موی بر تن حاجی شریف زبانی دارد و هزاران  
 هزار شکرانه نماید شکرانه این دولت عظمی تواند نمود زبانی دولت فقر و خجسته  
 سعادت عظمتها فقر که الله سبحانه و تعالی که خاصه محمد مصطفی صلی  
 الله علیه و سلم و خاصه علی المرتضی رضى الله عنه و خاصه پیران عظام است  
 قدس الله ارواحهم حاجی بیچاره را عطا فرموده و یکی از ایشان نموده - الحمد لله على ذلك  
 نقل است قطب الموحیدین حضرت حاجی شریف زندنی قدس الله سره  
 در صلوة چندان حضوری میداشت که اگر جراحت تیر یا نیزه رسیدی  
 هیچ خبرش از خودی خود ندانست روزی قطب الموحیدین حاجی شریف  
 زندنی در صحرا بصلوة مشغول بود و بقضائے آبی قطاع الطريقان بر سر  
 حضرت رسیدند و بهر جانب تیر می انداختند چنانکه یک تیر مفسدان  
 بر تن مبارکش خلید هیچ خبری نشد سبحان الله ایچنین عاشق مرست از  
 جام الست از هستی خود فانی شده بذات محبوب پیوسته در حضوری صلوة  
 هیچ خبری خلیدن تیر نشد و چون از نماز فارغ شدند چه بینند که همه بامه  
 خون آلوده است و هیچ عیبی بر خاطرش نرسید - الحمد لله على ذلك  
 نقل است قطب الموحیدین حاجی شریف زندنی علی الدوام در گریه مصیبت بود



چندان می گریست که اثر گریه حضرت بر حاضران مجالس شریف و محفل منیف می شمرده  
 شده و همه حاضر مجلسیان می گریستند چون قطب الموصین بعض اوقات  
 از غلبه گریه مدبوش و از بهوش بیوش می شده و باز در افاقت می آمده  
 حاضر مجلسیان عرض داشت میکردند که یا حضرت چندان گریه میکنی و دیگران را  
 در گریه می آری چندان اثر گریه موثر میشود باعث آن گریه صییت و در مقام  
 کسیت بزبان مبارک فرمود که چون مرا این آیت کریمه یا دمی آید و ملاحظت  
 الجن والانس اَلَا لِيَعْبُدُونِ اِی لیعی فون مراد گریه می آرد و چرا که این  
 بیچاره ناچاره از حاجی هیچ نمیشود از آن سبب دایم در مصیبت می باشم -  
 نقل است چون فقرار و اهل دنیا برائے حصول دولت پانویس و مجالس  
 شریف و محفل منیف می آمدند اهل دنیا را بر اهل فقرار بالا نه نشاندند  
 چونکه فقرار مخلص می شده خاکپای ایشان گرفته و بر روضه مبارک خود  
 می مالیده و می فرموده اَلِی از خاکپای ایشان در و ایشان مارا یکے از  
 ایشان گردانی و حضرت شیخ حاجی شریف زندنی چندان در سماع اشواق و  
 اذواق می داشتند و هیچ خبری از بهستی خود نداشتند و هر کس که در مجالس  
 شریف حاجی شریف زندنی حاضر شده او هم از اهل سماع میشدند  
 نقل است چون عمر عزیزش از دنیا تمام شد وفات آن قطب الموصین  
 شیخ الاسلام مقتدای او یار عظام حضرت خواجه حاجی شریف  
 روز دوشنبه بتایخ دویم شهر رجب المرجب بعد از نماز چاشت  
 جان بجان سپردند صد و بیست ساله عمر می داشتند

فصل نهم در بیان خوارق عادات و تاینخ اعراض حضرت خواجه  
 قطب الدین مودود و چشتی از طبقات چشتیه که تالیف خاص قاضی حمید الدین  
 ناگوری است منقول است نقل است قطب الاقطاب انس و شایخ کبار آن  
 پادشاه او یار نامدار حضرت خواجه قطب الدین مودود و چشتی مدت طویل و بعید  
 سی سال شبهای بیدارانی خلوت سرای اسرار حضرت پروردگار و برائت  
 و مجاهدات شاقه و کنس وجود کرده در میادین فتوحات تجلیات لاهیات  
 بروح پاکش رسیده و هر کرا توجهات و عنایات بطون و بنظر رحمت میسر  
 او هم صاحب نعمات با عظمت و صاحب کرامات گشته و هر عزیز که در رابط  
 حضرت قطب الدین مودود و چشتی سه روز متواتر مسکن نمودی تمامی امور چه دینی  
 و چه دنیوی بروی مکشوف گشته و هر مریدی که بیعت حضرت خواجه مودود  
 چشتی کرده همان روز چه تحب ظامانی و چه نورانی از میان مرتفع گردیدی  
 و محبوب حق رابی پرده استیای مشا به می نمودند و نظر آن مرید صادق  
 از عرش تا تحت الثرائے اُفتاب و یکے از عارفان نامدار دکان صاحب  
 وقار و در صفوف عاشقان و اصلمان عالی مقدار شده و غنا ذاتی برده  
 حاصل شده که اِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ وصف ایشان شده و  
 گاه بیگاه گرد و دنیا رونی نگشته نقل است قطب الموصین خواجه  
 قطب الدین مودود و چشتی عالم علوم ظاهری بدرجه کمال بودند از وظایف  
 شریعت نبوی بمقابله یکو تفاوت و تجاوز ذکر و در مجاهدات طریقت  
 گاه چندان دل نه شده و هر قوی دفعی که از حضرت وقوع می آمد از اول

در بیان خوارق عادات حضرت مودود و چشتی



منوجه بجناب حضرت مجدد علی شمس و بدایچه با تفت منادی بندگشته مطابق  
 آن ندا با تفت در هر امور قدم نهادی و خلاف ضار مرضی حضرت حق نکردی  
 و علی الدوام لباس حضرت پیوندی ماندی و گاه به جامه نو نه پوشید و دام  
 صاحب مصاحب جالس با اهل الله بودی و در آن عصر مثل قطب الدین مودود  
 چشتی کس به مراتب لایت و تقرب محبوب حقیقی نرسیده بود و همه شایخان کبار  
 و عارفان نامدار متفق با تفاق و قایل این مقولات بودند که حضرت قطب الدین  
 مودود چشتی صاحب نعمت الهی و اهل کرامت نامتناهی و ولایت به محبوب حقیقی  
 لاتناهی دارند و نیز جماعت جمهور گفتی خدایا خواجه قطب الدین کجی و ایتل  
 فی الملائکه و هر کس بجناب فیض آمد مستفیض فیوضات الهی شدی  
 نقل است قطب الموحیدین حضرت خواجه قطب الدین مودود چشتی اهل سماع  
 بودند و قتی که بر حضرت حالت سماع آمدی فنا مطلق متدی شده مت و در پیش  
 ماندی و از سرگشته شهود حضرت لذات بهیج خبری ازین عالم شهادت نمانی  
 و کف از دهن بیرون ایشان جریان شمس و همه کسان که در مجالس شریف و  
 محفل منیف حاضر بودی در گریه و زاری شمس و اغلب اوقات از حلقه سماع  
 غایب شمس و بعالم غیر الغیب پیوستی و بعد از سماع حاضر شمس و روزی  
 یکی از مریدان حضرت عرض داشت کرد حضرت پیر و تکی می خواهم که چیزی  
 از اسرار سماع پرسیده استفاده یابم اما از بهیث حلال آن صاحب کمال  
 نتوانستم که اغلب اوقات حضرت از حلقه سماع غایب شده بعالم غیب الغیب  
 بغیب متحد شوند و بعد از آن در عالم حق شهادت حاضر آیند این چاه سرالهی است

از زبان گوهر شارق قطب الدین مودود چشتی فرمود که ای صوفی تو صوفی پوشی  
 تا ای در صفائی و کنس قلب نکوشی و تا ای نظر تو بر تو ظاهر است و چشم باطن  
 تو برو چشتی نرسیده فاما ظاهر چون در اهل سماع و در سماع می آیند نشنیده  
 کما قال رسول الله صلی الله علیه و سلم حاکیا عن ربیه تعالی یا احمد  
 شراب الاولیاء اذا شربوا سکر و اذا سکر و اطربوا و اذا اطربوا طربوا  
 و اذا طربوا وجدوا و اذا وجدوا وصلوا و اذا وصلوا اتصلوا و اذا اتصلوا  
 لا فرق بینی و بینهم و ایشانرا مقام درجه علی حاصل آید و هر کس ناکسج و اند  
 که اهل سماع در چه مقام اند و نشاندا و اگر اهل سماع که بدان مقام رسیده باشند  
 نقل است قطب الموحیدین مودود چشتی وقتی که در تواجدا آمدی هر دو  
 چشمهای سوئے آسمان کرده گاه در خندان و گاه در گریه و زاری  
 سینه بکینه بریان شدی و از غلبه گریانی سینه بکینه مبارکش تر شدی  
 عزیز عرشد ارشت کردی حضرت در عین حالت وجد گاه خندان و گاه  
 در گریان می شوند باعث چسبیت از زبان در بار فرمود محبت وصال محبوب  
 در عین حالت سماع و در مشاهده دوست و در معانته انواع اسرار محبوب  
 بشادی طبیعت قلوب خندان میشود و من همیشه محبوب میخوام و مرا چنین در  
 تجلیات لاینهایات جلوه می دهد که محب بغیر حال محبوب هرگز در یک لمح و در  
 یک لحظه نیاساید و محبت جز محبت گیر نیست نمی نماید و چون محبت در عین وصال  
 محبوب مخصوص بحظه است و در آن عین حالت گریه و زاری برائے همین است که  
 مباد نفس مثال بقاعده بشریه عنصریه کثیفه صلیا لیه گردد و از آن خطی و لذت



قرب مرا باز داشته بسوئے عالم اکنون آرد پس بدان اے عزیز اگر اسرار  
 سماع بر شما ظاهر کنم علماء شریعت مرا فتوئے برائے سو ختم دهند و همه پیران  
 عظام ما اسرار سماع را پوشیده داشته اند و بر اهل سماع مخفی نیت -  
 نقل است قطب الموحیدین سید قطب الدین مودود چشتی وقتیکه مرید بیعت  
 پدر عالی مقدار صاحب قاری سید ناصر الدین شدند از زبان گهر نثار فرمود  
 اے قطب الدین باید که فقر و فاقه که الفقر فخری نبی ماست اختیار کنی و انکشاف  
 مشکلات امور درویشی همه در فقر است فخر خود شما اے هر چند که درویش  
 فقیر تر است کار قوی بعلو درجات تراست و سرور انبیاء صلی الله علیه و سلم  
 فقر اختیار کرد الفقر فخری و صفت خود بلسان فصیح خود کرد و چون محمد  
 مصطفی صلی الله علیه و سلم از شب معراج باز گشتند و بعد از اے نماز فجر  
 بدرگاه رب العزت دعا خواست اللهم احیني مسکینا و امتنی مسکینا  
 و احشرنی فی نمر مرجه المساکین و همه پیران عظام فقر را فخر خود دانسته  
 بتابعیت سرور انبیاء صلی الله علیه و سلم و علی المرتضی نه اختیار کرده و فقیران  
 و طالبان خدائے را دوست داشته اے قطب الدین مودود چشتی هر که  
 فقیران و مسکینان را دوست دارد و بر ناصیه و اثر سعادت مندی است و  
 هر که از فقیران احترام کند و محترم بفقیران گردد و یقین می دانی که بر ناصیه و اثر  
 شقاوت بدی و بدبختی است و از صحبت آن شقی باید که بخت و چون سید  
 قطب الدین مودود چشتی همه تصالح پدر عالی مقدار صاحب قیاس را زول و جان  
 قبول کرده ببل زبان را بنذر گهر چنانچه رسم حضرت خواجگان چشت است

بیا دخی مشغول شدند و زخمات مشقات و جراحات مجاهدات اسفار منازل  
 محبوب مرهم دل فکار مشقتان بصد هزاران هزار اشتیاق می نمودندی و  
 طاوس عرفان ابیادین معرفت عرفان الهی و بیستان مراقبه در هر ساعت  
 و در هر لمح جلوه دادی و هر که برائے حصول دولت پانویس حضرت  
 قطب الدین مودود چشتی آمده مشرف شد اے با شراق باطن بطون حضرت  
 خواجہ همه حقایق و اربابان معجزان نقل است چون قطب الاقطاب سید  
 قطب الدین مودود چشتی در حلقه بیعت سید ناصر الدین شدند مدت  
 بیست سال در زاویه دار بودند خدائے عزیز کریم غفار شسته بریاضا  
 مجاهدات بیستان معرفت الهی دل خود را منور بانوار تجلیات لاهیات  
 میگردی و هر روز دو ختم قرآن مجیدی می کردی و بعد از پنج شش روز  
 مجاهدات شاقه نفس اگو شمالی فاقه داده روزه افطار می کردی و ببل زبان  
 را بنذر گهر از حد افزون گویان کردی و سید قطب الدین مودود چشتی از زبان  
 مبارک بارها فرمودی آن مقامیکه قرب ذات محبوب حقیقی من می ارم بچکر  
 دین مقام مقابله خود نپندارم و تالی خرقه خلافت محمد مصطفی و علی المرتضی و  
 پیران عظام در بر نکرده ام و قایم مقام ایشان شده ام و مقام عارفان مقام علی است  
 نقل است حضرت قطب الدین مودود چشتی بعد از امتناع ارادت  
 بیست سال سید ناصر الدین خرقه خلافت محمد مصطفی و علی المرتضی و پیران  
 عظام بمحضرت سید قطب الدین مودود چشتی پوشانید و نائب بنائب بر جاده  
 سجاده ارشاد خود گردانید و بلسان فصیح چند نصائح فرمودی اے قطب الدین



خرقه خلافت کے پوشیدہ گاہے جنباں دل بریاضات و مجاہدات نشود و از  
غل غش پاک و مصفا باشد ممدوح و مذموم نزدیک او یکے باشد بعد ہذا  
سید ناصر الدین اسم اعظم کہ از پیران عظام رسیدہ بود بحضرت قطب الدین  
مودود چشتی را تعلیم ساخت و ہر علم از عوالم الہی کہ در جہان بود از برکت  
و عظمت آن اسم اعظم منکشف گردید و خلائق الہی بمطابق این حدیث  
الْعَظِيمُ كَلَّمَ مَرَّةً اللَّهُ وَ الشَّفَقَةُ بِخَلْقِ اللَّهِ قَوَاعٍ بَسَارِ كَرُوى حَتَّى  
کہ بعجز و انکساری نفس غلامان و کنیزکان خود را سلام کردے و کہے بر  
سلام حضرت قطب الدین مودود چشتی سبقت نہ بردے و با ہم کن تعظیم و  
تکبیر پیش آمدے روزے یک عزیز پر سیدے قطب الدین غلامان و  
کنیزکان اسلام کردن و بتواضعات چندین پیش از من چہ باعث است  
از زبان دُرر بار فرمود سرور انبیاء صلی اللہ علیہ و سلم و شرب  
معراج از عالم کثیف بعالم لطیف عروج نمودند اللہ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى  
اَوَّلَ سَلامٍ بِحَبِيبِ نَبِيِّ خُودِ كَذَلِكِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ  
وَ بَرَكَاتُهُ پس بدانے عزیز اللہ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى از ہمہ سرور است  
و بادشاہ ہمہ بادشاہان است اول سلام گردانیدہ خود را و نیز خصوصاً خاصہ  
بنی شعیب است مرصحاہ خوان اللہ علیہم السلام کردے و گاہے کہے سبقت سلام بر  
حضرت نکردے **نقل است** قطب الموحیدین خواجہ مودود چشتی پیش کمال و  
عارف دہل بود و نظر پاکش از عرش تا تحت الثرائ افتادے و ہر  
عیسے و مریشے کہ در نظر پاکش گذشتے فی الحال از فرش ارض بعرش صحت رسیدے

و در ملفوظات قطب الاقطاب شیخ فرید الحق والین مسعود ابو دھنی منقول است  
آنروز کہ حضرت قطب الدین مودود چشتی ازین عالم فنا بعالم بقا حلت خواہند فرمود  
آنجہان بود بخد متعالی حضرت نشستے بودم و ہر اندام مبارکش قدے  
تکسر بود اما بطرق منتظرے کہ کہے بر شاہراہ نشیند نشستے بودند الغرض این  
اثناے مردے با ہیبت و عظمت از در و آمد و لا یروا علیہ اثر السفر  
یعنی دیدہ نمیشود بر او علامت سفر و از میان کہے نہ ساخت کہ گیت و از  
کجا است و کاغذ تحریر از صریح بردست نہادہ پیش حضرت عالی درجات و  
آن ملکی صفات آمدہ آن کاغذ بردست خواجہ داد ہین کہ خواجہ مطالعہ  
فرمود و در ان کاغذ تحریر اسم اللہ بود و می بینم کہ از ان شیرین زبان نام  
اللہ گویان جان مبارکش در قلب نمایند بہمتین غلور عالم اکوان افتاد کہ خواجہ  
مودود چشتی درین عالم کون و مکان نہاند و چون حضرت خواجہ را غسل دادہ  
جنازہ کردند و بیچس ایارے و مجال آن نہ کہ جنازہ حضرت برگرفتہ بسوے مقام  
برودہ مقبرہ نمایند و ہمہ مردمان در عالم تحیر حیرت زدہ بماند ہین کہ یک  
زمان گذشتے بود صدائے صعب مہرب آمدن گرفت و ہمہ خلائق از ہیبت  
آن صدائے مہیب یکطرف شدند و درین ضمن مردمان غیب آمدہ نماز جنازہ  
کردند بعد از ان کہ خلائق منتظر ایستادہ بودند نماز ادا کردند بقدرت الہی جنازہ  
خود بخود در ہوا شد و ہمہ خلائق دنبال جنازہ می رفت و در اینجا مشرکے  
بہت پرست بجز و معانہ کردن این احوال حضرت مسلمان شد پر سیدندے  
مشرک چہ دیدی کہ مسلمان شدی و زنا کر فر خود شکستی آن مشرک جواب داد می بینم



که چنانچه حضرت قطب الدین مودود چشتی را مایه افواج برافروختی بر موه کرده  
بروند و بجای منی یا بند گفتم سُبْحَانَ اللَّهِ در دین محمد مصطفی صلی الله  
علیه وسلم ایچنین مردان خدا هستند - تاریخ وفات آن قطب الاقطاب آن سرور  
مشائخ کبار آن بادشاه اولیای نامدار قطب الحق والدین مودود چشتی روز  
پنجشنبه بعد از آن نماز ظهر و غره رجب الم حریب سنه سبع و عشرين و خمس  
مائه چند روز ذات ملکی صفات ایشانرا از حمت مزاحم شد و در انتار زحمت  
مردی با سبیت بیاد آن پاره حریر را بر چشم مبارک نهاده جان بجان  
سپردند الحمد لله علی ذلك

**فصل نوزدهم** - در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراض از طاعت  
چشتیه که تالیف خاص قاضی حمید الدین ناگوری منقول است

**نقل است** قطب الاقطاب آن قطب المشائخ و آن عالم علما و آن سید  
اصفیار سید ناصر الدین ابو یوسف چشتی در ویش عظیم با عظمت صاحب  
عنایت و ولایت و اکرام با کرامت و مرتضی باریاضت و در مجاهدات لایبیا  
بود و موافقت با فقر داشت و از دل و جان خدمت خادمانه در ویش  
دلریشان کرد و در شراب و صل و محبت عشق محبوب حقیقی چشیده بود هر که  
سه روز صحبت صاحب مصاحب سید ناصر الدین شد یک از کلمات و  
اصولان و با عظمت و کرامت شدی نقل است شیخ شبلی مرید و خلیفه حضرت  
شیخ جنید بغدادی قدس الله سره برائے حصول دولت پانوس سید ناصر الدین  
را مشاهده کردی چندان اشتواق و اذواق در سماع پیدا شدی حتی که در تواجده

در بیان خوارق عادات  
و تاریخ اعراض از طاعت  
چشتیه که تالیف خاص  
قاضی حمید الدین ناگوری  
منقول است

روز یک عزیزی پسر سید شبلی بجز و دیدن دیدار فایض الانوار سید  
ناصر الدین در سماع آیند بی طاقت و بیقرار شوند چه باعث است شیخ شبلی جواب  
داد اے عزیز صاحب تمیز الله سبحانه و تعالی در باب سید ناصر الدین مواهب است  
انوار تجلیات لایبیا عطا کرده ناگاه بدیدن روزه مبارکش مرا سر از  
اسرار آبی والد دیوانه نسل پروانه گردان من بجز و مشاهده هر امر محبوب تو اجد می آیم -  
**نقل است** قطب الموصدین سید ناصر الدین ابو یوسف چشتی در طلب علم بود  
عالم علوم ظاهری کس مثل ایشان نبود روزی بخدمت سید ابو محمد زاهد آمد سوال  
از چند کلمات مشککات از سید ابو محمد زاهد جواب داد و دست ساکت ماند تا  
خود را مثل آن کس که اول مرتبه از معلم بر تخته کدکی حروف تهجی بخواند از آن دان  
تریافت سید ناصر الدین بجز و معاینه کردن حقایق کمالات در سلک مریدان گوی  
سید محمد زاهد فرمود اے ناصر الدین بهفت مرتبه از صدق دل نامم بگو و سوائے  
آسمان نظر کن سید ناصر الدین همچنان کرد و نظر سید ناصر الدین از عرش تحت الشرا  
افتاد همه حجب ظلماتی و نورانی از میان مرتفع گردید عجایب و غرائب انوار  
تجلیات لایبیا معاینه نمود بعد از آن سید ابو محمد زاهد اسم اعظم از حضرت  
خواجہ خضر علی السلام رسیده بود سید ناصر الدین اعطا نمود و اجازت داد  
علی الدوام و خایف خود گردانی و از عظمت این اسم اعظم علم لدنی بر تو تکشف  
خواهد شد و سید محمد زاهد از زبان گوهر نثار فرمود اے ناصر الدین فقر و فاقه  
اختیار کنی و فقر و فاقه خصوصاً خاصه محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و علی المرتضی است  
و همه پیران عظام است و تو هم مبادا هرگز هرگز ازین فقر و فاقه جنبان دل نشوی



نقل است قطب الموحدين سيد ناصر الدين ابو يوسف بعد ارشاد چهارده سال  
 رياضات و مجاهدات بلبل زبان ابدكر لا اله الا الله گويان گروانيد و  
 بعد امضائى سه و چهار روز افطار كرد و سه و چهار ماهه نوگاهى نه پوشيده و  
 دُنيا و اهل دُنيا را دوست نداشته با فقيران على الدوام محبت داشته  
 نقل است قطب الموحدين سيد ابو محمد زاهد چشتى بعد امضائى چهارده  
 سال و بعد رياضات و مجاهدات تمام سيد ناصر الدين اخرة خلافت كه از  
 محمد مصطفى صلى الله عليه وسلم و على المرتضى و از پيران عظام رسیده بود  
 عطا نمود و بر جاده سجاده ارشاد نشانند و از زبان دربار فرمود اے  
 ناصر الدين خرقه محمد مصطفى و على المرتضى و پيران عظام پوشيده شرم  
 دارى و قدم بر قدم ايشان روى و پيران ايشان كنى و خود را از همه بهتران  
 همه خلائق الهى از خود بهتران تناسى سيد ناصر الدين همه نصلح پير خود قبول كرد  
 فقر و فاقه قبول كرد حتى كه در خانه سيد ناصر الدين پنج و شش شفا گذشت  
 تارك دنيا دنى بود و با اهل دُنيا گاهى متكلم بكام نه شده  
 نقل است قطب الموحدين سيد ناصر الدين چشتى را وقتى كه در سماع اشواق  
 و افواق از اسرار انوار الهيات لانهيات پيدا شده چندان گريان و  
 بريان شده گوياء كه سينه مباركش پاره پاره و قطره قطره گردد و چون سيد  
 ناصر الدين جذب بار عام بزبان گوهر نثار فرمود اے هر كه در صحبت ما در آيد  
 صاحب نعمت با عظمت و كرامت گردد و در آن شهر يك فاسق بفسق و فجور  
 خود چندان مشهور و معروف بود همچو تقى كه در عهد حضرت ميرم بود بجز و معانته

كردن حضرت جبرائيل عليه السلام را حضرت ميرم را ويد و شناخت كه تقى فاسق  
 و رآمد دين اوقات كه من برهنه نشسته ام و گفت حضرت ميرم ارجى اعوذ  
 بالحق منك ان كنت تقيا و در آن عهد هر شخصى كه سخنان شنيد  
 فسق و فجور او شنيده هزار هزار استغفار فرست ناگاه اين اخبار آن  
 صاحب هزار بگوش بوش آن فاسق رسيد هر كه در صحبت سيد ناصر الدين و  
 صاحب نعمت با عظمت و كرامت و صاحب ولايت گردد آن فاسق درماع  
 سيد ناصر الدين حاضر شود و در عين حالت و بعد نظر همچون بر آن فاسق افتاد و  
 آن فاسق از مواهب الهيات و توبهات لانهيات سيد ناصر الدين جدا  
 ابل پيدا شد و مجذوب گشت و همه حقايق مخفيات الهيات از عرش تا  
 تحت الارض بر او منكشف گرديد و خلوت اختيار نمود و يكى از عارفان كبار اكر گشت  
 نقل است شخصى بخدمت سيد ناصر الدين عرض داشت كه ديا سيد ناصر الدين  
 حضرت شيخ جنيد بغدادى رحمه الله عليه چرا توبه از سماع نمودن دين علوم  
 شد امرى ناشائسته از شيخ بوقوع آمده باشد كه از آن توبه كرد و از زبان  
 دربار فرمود كه شنیده ام از بشلى ميرم شيخ جنيد بغدادى اغلب  
 اوقات با ما ظاهر نموده كه پير ما جنيد بغدادى توبه از برائى هين كرده است  
 كه فقدا لاخوان و دوران ايام خمسه فرجام شل جنيد از اهل عرفان و حالت  
 سماع در آن مجالس شريف و محفل منيف كس نبود و شبلى هم حاضر نبود بط  
 منازل و قطع مراحل اسفار حج از عزه حج اختيار كرده بود چون جنيد  
 بغدادى احوال حاضر مجليان معانيه كرد و دين محفل ياران موافق نمازند



و کس که هست در مبادی سیر و سلوک بریاضات و مجاهدات در سلوک اند و بجنور  
ایشان حضرت جنید سماع خود را ایق و انسب ندید که در سماع آیند مبادا  
سالکان از سیر و سلوک بازمانند و سید ناصر الدین قمی بر زبان مبارک اند  
و فرمود اگر این چهاره در مجالس شریف و محفل نفیس جنید بخنداد حاجی خضر شری  
و جنید در رقص آمدی هرگز تا تب و توبه نکرفی اول باید که طرق پیران  
عظام آنست که در مجالس سماع اهل فن و فحور را جائی ندهند و همه صاحب  
بر ریاضات و مجاهدات باشند ایق و انسب سماع نفس پرستان و هوا پرستان  
نشوند که سماع مناسب اهل لائرا که دل ایشان از همه شایار مرده باشد و  
از غلبه اشتیاق ربانی جوین و پویان حال سبحانی شده باشند باز  
از زبان فرمود عاشقان سرے که در سماع یابند صد سال در خلوت نیابند  
اگر چه شب و روز در وصال محبوب حقیقی و لذت یابند و مقام اهل سماع مقایست  
معلی جز خدای حق سبحانه و تعالی این سرار دل اهل سماع کس ندارد و  
نقل است چون عمر عزیزش در دنیا تمام شد وفات آن قطب المشائخ آن عالم  
علماء و آن سید اصفیا ناصر الحق و الدین خواجه ابویوسف چشتی روز جمعه بوقت  
صبح سیوم شهر ربیع الثانی و تسعین و اربعه مائت جان بجان سپردند و  
فصل بیستم در بیان خوارق عادات و تائید اعراس از طبقات چشتیه  
که تالیف خاص قاضی حمید الدین ناگوری رحمه الله علیه منقول است و  
نقل است قطب المشائخ و الفقهاء و آن مالک آنمه و علماء خواجه ابومحمد زاهد  
چشتی عارف باشد بود علوم ظاهری و باطنی کمال بر کمال داشت و دیوانهات و

فصل بیستم  
در بیان خوارق عادات  
و تائید اعراس از طبقات  
چشتیه

مجاهدات شاقه عارف بانی و در حرم محرمیت اسرار الانوار الهیات است سبحانی بود و  
نقل است قطب الموحیدین سید ابومحمد زاهد در جسم مادر شریفه بود و بعد  
از وفات چهار ماه شعرانشا ناخلفا آخر رسید بوقت تهجد علی الدوام ذکر  
لا اله الا الله بگوش بوش مادر شریفه رسید روزی بر مادر شریفه این حقایق  
معلوم شد که در ممکنات ظهور نور وجود الله سبحانه و تعالی در وجود ابومحمد زاهد  
موجود گشته منکشف گردید بحضرت قطب الموحیدین سید ابومحمد احمد ابدال این  
حقایق اظهار کرد از زبان دربار فرمود که مر ترا هنیئا مریت یا و در شکم تو  
فرزندار جنبند و سعد اسعد و عارف معارف الهی بمقتضای حدیث السعید  
من سعد فی بطن امی پیدا خواهد شد و هر مرتبه که سید ابومحمد ابدال  
بدو سخن از ابومحمد زاهد تشریف ارزانی داشته گفتی السلام علیک  
یا ولی الله انت خلیفتی یعنی مادر شریفه بخدمت سید ابواحمد ابدال  
عرض داشت که دیدی شیخ هنوز در شکم است خداوند حق جل و علا که خلقت  
او از جل است یا نسا و ارادت حضرت قبول کند یا نه سید ابواحمد ابدال  
جواب با صواب داد الله سبحانه تعالی بذات مبدان خود با چندان قوت  
منفع ساخته در یک لمح از عرش و فرش بگذرند و حال آنکه من در لوح محفوظ  
دیدم ام او مرد از مردان حقست و او شیر از شیران نبردارست و نامش  
ابومحمد زاهد است و خلیفه من از و خاندان چشت اهل بهشت روشن خواهد شد و  
نقل است قطب الموحیدین ابومحمد زاهد در آن شب همایون که از بطن مادر  
شریفه در عالم کون و مکان با جسم لطیفه ظهور آیند همان شب میمون سید



ابو محمد احمد ابدال در معاملات مجالس شریف و محفل نیت حضرت محمد مصطفی  
 و احمد مجتبی صلی الله علیه و سلم حاضر بودند سرور انبیاء فرمود اے سید احمد شب  
 فرزند اے ابو محمد زاهد از عالم بطون بعالم ظهیر خواهد آمد هفت مرتبه کلمه  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بآواز بلند بلسان ارجمند خواهد گفت و بسمح حاضر مجلسیان  
 صدائے لطیفه خواهد رسید و گوش هوشش ابو محمد زاهد سلام علیکم  
 طبتم فادخلوها خلدین رسانی و بگوئی که تو هم نام مانی و بریاضات  
 و مجاہدات که جاهد وافی الله حق جهاده این اکرم بنده مشعل عاشق  
 لَبَّيْكَ كَبَّيْكَ گویان در آئی و یکے از عارفان بآئی و دواصلان سبحانی بخا  
 شد سید ابو احمد ابدال بیدار شدند همون معاینه نمود که در معاملات بحضور  
 سرور انبیاء دیده بود و فرزند ارجمند سعادت مند پیدا شده ابو محمد زاهد هفت  
 مرتبه کلمه لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بآواز بلند گفته و همه حاضر مجلسیان شنیده  
 و تعجب نماندند فی الحال ابو احمد ابدال وضو جدید کرده دو گانه شکرانه ادا فرما  
 بخانه مادر رسید ابو محمد زاهد در آمدند مطابق امر مادر شریفه دایه بدان  
 کرده که آن امان بهنگام طفلی خوش بشتی بود چنانچه شاعر فرمود  
 طفلی و دامن مادر خوش بشتی بوده است چون بیائے خویش گردیدیم سرگردان شدیم  
 بخد مت سید ابو احمد ابدال آوردند سید ابو احمد گفت السَّلَامُ عَلَیْكَ  
 يَا مُحَمَّدُ وَبِئْسَ اللَّهُ سَيِّدُ مُحَمَّدٍ أَهْلُكَ وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ يَا سَيِّدُ أَبْنَاءِ مُحَمَّدٍ  
 چشتی قُلْ مَا رَأَيْتُكُمْ بِهَذَا اللَّيْلِ سَيِّدُ أَبْنَاءِ مُحَمَّدٍ بگوش هوش پیغام سلام  
 سرور انبیاء صلی الله علیه و سلم رسانید و گفت صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ

عَلَى الْهَوَاهِلِ بَيْتَهُ وَاصْصَابَهُ أَجْمَعِينَ وَنَسَبَهُ أَبُو أَحْمَدٍ اِبْدَالَ دُورَتِ بِدَعَا  
 بجناب حضرت مجدد علی برداشت و گفت ابو محمد زاهد یکے از مشایخان کبار  
 و عارفان نامدار و عاشقان بلند و قار خود گردانی و از شر شیطان ارحیم در امن  
 امان اے سر حمن سر حیدر خود داری و حافظ و ناصر توئی باقت آواز داد  
 اے ابو احمد حافظ و معین و جمیع امور دین محمد زاهد منم و شیطان ارحیم  
 گرد و باطن آن کریم نکرده الحمد لله علی ذلک نقل است قطب الموحیدین سید  
 ابو محمد زاهد در شب عاشوره که بعالم ظهیر آمدند بوقت صبح مادر شریفه شیر می داد  
 قبول نکرد و از دهن مبارک بیرون می افتاد و در گریه شده مادر عزیزش  
 مضطرب شده بخدمت معتمد سید ابو محمد احمد بدان دایه کرده فرستاده و  
 عرض داشت کردیای سید ابو احمد امروز منسول و ثمره فواد سید ابو محمد زاهد شیر داد  
 قبول نمی کند اگر می دهند در گریه می شد باقت آواز داد اے سید ابو محمد ابدال  
 دوست ماروزه دار است امروز روز عاشوره همه دوستان ماروزه دارند  
 این چگونه شیر مادر قبول کند سید ابو احمد شاد و خندان شد مادر عزیزش را  
 متنبه ساخت فرزند ارجمند تو امروز روز دار است و متابعت همه  
 عارفان نامدار و دوستان عالی مقدار کرده که امروز عاشوره است  
 نقل است قطب الموحیدین سید ابو محمد زاهد چهار سال و چهار ماه و چهار روز  
 فوت رسید مادر عزیزش برائے شادی بسم الله چنانکه رسم کودکان مسلمانان  
 است پارچه نو پوشانیدند و قوالان دف زده بخد مت سلمی سید ابو احمد ابدال  
 فرستاده و چون سید ابو احمد خواست که بر تخته بسم الله بنویسم ناگاه از عالم



غیب غیب الغیب بحسن سبزی و خط سبزی نوشت که در متن پس الله  
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الرَّحْمَنُ عَلَوُ الْقُرْآنِ رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تَعْصِرْ رَبِّ  
 نَزَّادُنِي عِلْمًا نَافِعًا وَفَهْمًا كَامِلًا به پیش سید ابوالاحمد ابدال فتاد و  
 با تفت آواز داد اے سید ابوالاحمد این خط سبزی از عالم غیب بقدرت کامل  
 و بجلالت بالغه ماست سید محمد زاهد را تعلیم کن چون مطابق امر معصی حضرت مجید  
 علی سید محمد زاهد را گفت گو یا با جان عزیز من بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 سید محمد زاهد بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بخواند و چون بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 رسید بیوشش افتاد و بعد ساعتی چند بعالم صحو آمد سید ابوالمحمد پرسید که یا  
 چرا بیوشش شدی گفت یا سید چون بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ رسیدم انوار تجلیات  
 با عظمت و هدایت از دهن من برآمد و مجروح مشاهده آن نور بهوشم نماند نوعی فناء  
 مرا حاصل شد بر زمین افتادم سید ابوالاحمد ابدال جواب داد که آن از فیوضات اسرار  
 الہیات بود و در هر دلی که کنوز اسرار انوار حضرت باری نهند آن دل منور  
 بنور عالم ربانی گردد الحمد لله علی ذلک **نقل است** روزی قطب الموحیدین  
 سید محمد زاهد از خانه بیرون درآمد خواست بخدیمت علم رفته سبق بخوند و رتبه  
 راه حضرت خواجه خضر علیہ السلام ملاقی شدند حضرت خواجه خضر گفت اے  
 سید محمد زاهد هتیا و صریحا مرا ترا با دامت و با مرآی تو رسیدم تا ترا علوم مقدس  
 و معصی تعلیم کنم سید محمد زاهد حصول دولت پائینوس خواجه خضر فرمودند و فرمود  
 که هر چه امر الهی است بیاور خواجه خضر علیہ السلام اسم اعظم تعلیم کرد و همه علوم  
 ربانی چه در کلام مجید و عالم احادیث چه در تورات و انجیل و زبور بود فی الحال

منکشف گردید و در خانه آمدند مادر عزیزش پُرسید اے سید محمد زاهد امروز چه خواندی  
 که از مکتب خانه معلم زد و ترا آمدی جواب داد یا حضرت والده آنچه که امروز خوانده ام در  
 تحفه معلمان نمی گنجد مادر عزیزش علم بر کمال داشت فی الحال مصحف مجید و کلام حمید  
 کشاده پیش سید محمد زاهد نهاده فرمود که آیتے چند بخوان سید محمد زاهد چند آیت  
 از قرآن مجید و معانی آن آیت با از بهفت بطن بیان و عیان نمود و مادرش  
 خوشحال شد و فرمود اے جگر گوشه امروز این تعلیم از که یافتی سید محمد زاهد گفت  
 حضرت خواجه خضر علیہ السلام با مرآی مرا آمده تعلیم کرد و در رفت -

**نقل است** که چون قطب الموحیدین سید محمد زاهد بهفت سالگی رسید سید ابوالمحمد  
 ابدال فرمود که شب از نده داری و بذر که لا اله الا الله اشتغال اری مطابق  
 امر معصی آن مرشد نامی و عارف سانی همه شب بعبادت بیدار و ببلبل زبان  
 بذر که لا اله الا الله گویان گردانید آن عالی وقار و چون سید محمد زاهد  
 پده ساله رسید سید ابوالاحمد مرید خود و در حلقه بیعت گردانید و فرمود اے  
 سید محمد زاهد فقر و فاقه اختیار کنی و صحبت با فقیران و مساکینان داری و از دنیا  
 و اهل دنیا نیامیزی و از ایشان اعراض کنی بعد از شاد و دوازده سال بمحرومیت  
 و مجاهدات و در محبت محبوب محب صادق در صدف دل می پرورانید و بعد مضای  
 هفت روز افطار کردی و مثل شاهوار پدید تاج عبادت بر سر نهاده اندرون  
 حجره سجده شکری کردی و در خات مشقات و جراحات مجاهدات اسفار منازل  
 محبوب امر هم دل فگار مشتاقان بصد هزاران هزار اشتیاق می نمودند  
 حتی که از عالم ناسوت و از ملک ملکوت و از عالم جبروت تا بعالم لا الهوت که آنجا



ذات بخت است عبور فرمودند و سید ابوالاحمد ابدال بعد از مصلی دو اوزه سال  
تا بر رسیدن علو درجات خرقه خلافت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و علی المرتضی  
که از پیران عظام رسیده بود و سید محمد زاهد را پوستاند و نایب غریب  
جاده سجاد و ارشاد خود گردانید و سید محمد زاهد را بسمت قبلای تناده کرده  
دست و عا بر داشت و گفت ای محمد زاهد چشتی را خرقه خلافت حبیب تو  
بنی تو و علی ولی تو و پیران عظام مقرب بساط تو پوشانیده ام محمد زاهد را درو  
درویشی و علی الدوام پیاله محبتی شام و مستحکم داری تا فرستای قیامت از روی  
محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و علی المرتضی و از پیران عظام  
شمرنده نگرانی باقی آواز داد محمد زاهد یکم از دوستان است و هر که  
محمد زاهد را دوست دارد او را نیز در بهشت برم سید محمد زاهد به فضل  
پیر کبریت احمد بدل و جان قبول کرده بگوشه یاد حق مشغول شدند  
**نقل است** قطب الموحیدین سید محمد زاهد از آن یوم که خرقه خلافت یافت  
علی الدوام از خوف و رجا رخور در گریه و زاری شتافت پرسیدند ای  
سید محمد زاهد باعث چندان گریه چیست از زبان گوهر نثار فرمود در رحم مادر  
الله سبحانه و تعالی تا بخوردگی مرا نواخت الحال میباید حاکم قضا و قدر آخر  
کارم چگونه سازد زور دین همه پیران را محاسن محمد در خون جناب است  
باقی آواز داد ای محمد زاهد ناله و زاری کن تو برگزیده حضرت  
مالی ما گریه و زاری و دوستان خود را دوست می دارم  
**نقل است** روزی قطب الموحیدین سید محمد زاهد در مجالس شریف و

محل منیف سید احمد ابدال حاضر بودند قوالان ابیات و دست در تار  
تنبور نرنگ خوش می رانند و درین ضمن سید محمد زاهد را حالتی وجد پیدا شد  
و بهفت روز بعالم صحنه نیامدند بعد از مصلی بهفت روز سید احمد ابدال قوالان  
را منع کرد که خاموش باشند و شبها زلا هوقی از دنیا پرواز کند مطابق  
امر معصی قوالان ساکت شدند همین که از غیب الغیب از عالم غیب  
یکصدای پراز نعمات دلربای در آن رباط برآمد همه حاضر مجلسیان  
در سماع آمدند سه شبان روز دیگر در تواجده ماندند مگر بوقت نماز صلوٰه مکتوب  
و سخن میگذاروند سید ابوالاحمد گفت ای محمد زاهد سماع سرایت  
از اسرار محبوب پوشیده باید داشت اگر من این سماع را ظاهر و  
هویدا کنم همه عالم مبتلا ربحماع گردند و به مقام بلند و خجسته درجات مستند  
که اصل سماع دارند که بران سرور و اله و دیوانه مثل پروانه و سماع آیند  
**نقل است** عمر عزیز آن مطرب جبین یک صد و هفت ساله بود و  
وفات آن قطب المشیخ و الفقرا آن مالک ائمه العلماء و آن ملجاء  
العباد و الاوتاد آن برگزیده حضرت رحمان خواجہ محمد زاهد روز یکشنبه  
عزه جمادی الآخر سنه خمس و سبعین و ثلث مائتہ جان بحق تسلیم کرد  
**فصل بیست و یکم** - در بیان خوارق عادات و تالیخ اعراس و طبقات  
چشتیه که تالیف خاص قاضی حمید الدین ناگوری منقول است **نقل است** قطب  
الاقطاب آن عمده ابدال آن در غم سعد ابوالاحمد ابدال چشتی عارف کامل  
بشاهدات و بکلمات حضرت حق شامل و بهر که نظر حمت انداخته ادهم صاحب

در بیان آن ملکات  
در بیان آن ملکات  
در بیان آن ملکات



عرفان شدی نقل است روزی قطب الموحیدین سید ابوالاحمد چشتی بمیادین  
 که پُر از خطرات خطر راه معاندان دین بود تشریف شریف ارزانی داشت  
 و در آن میادین یک جماعت کافران و همه مایه شرار ساکنان آنجا می بودند  
 و هر مسلم که در آن بادیه گذر کردی لباس کافران پوشیده از خوف جان عزیز  
 خود را مسلم نگفته و اسلام خود را از خوف کافران اختفا داشته و علی الدوم  
 آن کافران برای امتحان چند کس مسلمانان ازنده در آتش انداختند و گفتند  
 که این مسلمانان کلمه لا اله الا الله محمد رسول الله میگویند و از بسبب  
 این کلمه از آتش نجات یابند چون سید احمد چشتی در آن میادین رسید  
 جماعت کافران مایه شریر هر دو دست مبارک سید ابوالاحمد گرفته بے ادبانه و ا  
 گفت که تو مسلمانان قطب الموحیدین کلمه مبارک لا اله الا الله محمد  
 رسول الله بر زبان مبارک جریان ساخت و فرمود که من مسلمانان جماعت  
 کفار آن شریر قسم لات و عزرا خوردند که ترا هرگز هرگز زنده نگذاریم و در آتش  
 اندازیم کافران شریر بغضب آمده و آتش اُپُر از شعله های افروختند و گفتند  
 اگر مسلمانان درین آتش بیا قطب الموحیدین جواب داد ای کافران آتش  
 برای مشرکان و بت پرستان و کافران است و نه برای مسلمانان و  
 عارقان است سید ابوالاحمد ابدال فی الحال در آتش درآمد و مصلّا فرمود  
 به نماز اشتغال نمودند و آن انبار شعله های مثل گلزار حضرت ابراهیم  
 خلیل الله شدند و چون کافران عظمت و کرامت مشاهده نمودند و هر از مرد  
 وزن که بودند همه مسلمان شدند و عنقریب دو صد کافران بیعت سید

ابوالاحمد ابدال نمودند و هر یک ولی الله صاحب عرفان شدند  
 نقل است روزی قطب الموحیدین بر لب قعر دریای گزشت اتفاقاً  
 کشتی یافت و نملای و هفتاد و نه جماعه فقرا همراه حضرت ابوالاحمد ابدال  
 بودند از زبان گوهر شار فرمود همه بیایند حلقه زوده ذکر اسم الله گویان دین  
 قعر دریا در گذریم سید ابوالاحمد ابدال در آن قعر دریا مثل برق در گذشتند و  
 پایش تر نه شد و عنقریب میت و چهار بت پرستان و مشرکان بر لب دریا  
 منتظر کشتی و ملّاح ایستاده بودند چون با عظمت و کرامت سید ابوالاحمد ابدال  
 معاینه نمودند آن بت پرستان نعره زدند یا سید ما را راه بنما تا از برکت  
 صحبت پاک تو مسلمان شویم از زبان درر بار فرمود نام این درویش گویان  
 درین دریا بصدق دل اسلام حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم را بویان  
 و پویان بیایید و همه مشرکان نام سید ابوالاحمد ابدال گویان در آن دریا گذشتند  
 از برکت نام ایشان پایش تر نه شد و همه مسلمان شدند صاحب صاحب جالس  
 مجالس حضرت شدند و همه کسان خانمان اترک دادند و نه هر یک از عارفان نامدار  
 و اصالان عالی مقدار صاحب ولایت و کرامت و اهل مکاشفه شدند  
 نقل است روزی قطب الموحیدین سید ابوالاحمد ابدال چشتی از خوف قهاری  
 و جباری الله سبحانه و تعالی در گریه و زاری بودند یکی از مقربان حضرت  
 عرض داشت کرد یا سید ما مولانا باعث چندان گریه و زاری چیست و هر کرا  
 می خواهید بیک نظر پاک بجز اتقائے الهی سانسید از زبان درر بار فرمود  
 ای عزیز قصه را بسبب بر صیصاگر گوش هوش تو نرسیده که بود شیخ کبیر



و بهنگام هزار مردان صاحب ارشاد از بزرگت ایشان در هوا می نمودند و  
 هر جا که میخواستند در عالم طیران شده و بر فتنه و در عالم آبی بوده اند  
 یکفر و بدخل الناس ناگاه بر جگرش از کلمه کفر تیر قهاری از کمان جباری  
 رسید ازین جهان بے ایمان از دست تعیین رفت و بستم با غور یک از صلمان  
 ربانی و مقرب بساط بارگاه سبحانی بود و هزاران هزار دوزخیان از بزرگت  
 ایشان از دوزخ خلاصی یافتند و در علم آبی بودند یکفر و بدخل الناس  
 ناگاه نظر جباری بروی رسید ایمانش سلب شد - ای عزیز قصه هر روز بگزاران  
 اظهار است پس گریه دستان خداوند حق جل و علی از خوف صفات قهاریت

از در دین همه پیران ره را	محاسن با هر خون حساب است
---------------------------	--------------------------

هر که را بخاهد بنظر رحمت بیک لمح مقرب بساط خود سازد و هر که را بد نظر  
 جباری و قهاری بیک لمح براند - نقلست در خانه سید قطب الموحیدین  
 ابو احمد ابدال سه گانه یا چهار گانه فاقه گذشته و دو دخانه از خانه بالا  
 نه نشد و سوائے آب در خانه هیچ نیافت و اسرار فقر خود را بحکم الفقر  
 فخری بر ذات خود فخر داشته و بر هر کس نا کس اسرار فاقه ظاهر نکرد و  
 مدت نسی سال خواب کرد و پشت بر زمین نه نهاد و از سبب مخالفت نفس  
 که اعدا عدولک نفسک الکی بین جنبیدک باب نیز گشته و جامه  
 پوشید و سوائے زند در بزرگرت نقلست قطب الموحیدین سید ابو احمد  
 ابدال حافظ کلام ربانی و آیات علام سبحانی بودند چون سید ابو احمد ابدال  
 را حالتی وجد پیدا شد و بر همه صاحبان مجالس شریف و محفل منیف

از حالت وجد شهود حضرت الذات است مدبوش و بیوشش افتاد حتی  
 که قوالان مست شدند و از گفتن سرود و دست از تارتینور ساکت مانفتند  
 و از عالم غیب غیب الغیب یک صدای پراز شور مستی دلربای برآمد  
 و بیچکس از مجتهدان و عالم علوم شرائع نبوی صلی الله علیه و آله و سلم  
 جائے اعتراض و دم زدن نبود و شش شوخ شنگ سراپا جنگ از  
 از ملت فقرار و صلح با سعادتمندان از تعصب شریعت بر سماع حضرت سید  
 ابو احمد ابدال اعتراض و انکار بر زبان راند روزی بسمع  
 بمایون سید ابو احمد ابدال اعتراض و انکار آن شخص رسید با سماع سید  
 السادات در غضب آمدند و دست دعا برداشتند و گفت آبی تو عالم التمر  
 و الحفیات است اگر ابو احمد با فعال شنیعه و بدعت پیش آمد سزایش ده  
 تا این بدعات نامشروعات باز آید اگر کسی برین فعال خجسته فرجام پیران  
 عظام ماشین میگوید سزایش ده بجز و این دعا هر دین ساعت سرخ باد  
 آن شخص اپیداشد حتی که این نوبت رسید که انگشت های دست و پا بریدن  
 گرفت هر چند به حکیمان و ندیمان که دم جالینوس زده بودند بمعالجه در آمدند  
 به نشد آن امراض مزید علی مزیدی شد - الله سبحانه و تعالی از غضب پیران  
 اولیاء الله دنیا خود دارد

جراحت نیزه به گرد و به دارد	ولی جرح اللسان انیرت دارد
-----------------------------	---------------------------

روزی آن شخص توجه بحضرت رب الغرة کرده و بسیار شبها زنده گشته  
 و تلاوت قرآن مجید در آن شبها بسیار کرده شبی از شبهای رسول علیه الصلوة و السلام



۲۱۰  
را در خواب دید تضرع و زاری بسیار کرد اما سوختن شد و گفت یا رسول الله  
بوجوب امر شریعت تو انکاس و اعتراض کرده بودم الحال یا رسول الله و ما کن  
ما این فرشتگان را بر من صحت از برکت آنحضرت رحیم سرور انبیاء صلی الله  
علیه وسلم بلسان فیض و کلام صحیح فرمود اے نا اهل سید ابوالاحمد چشتی سماع  
شود تو بر سماع اے انکاس می کنی حالانکه این انکار سماع تو بر سید ابوالاحمد  
میکنی و این انکار سماع تو بر پیران اوست و انکار سماع پیران انکار سماع  
ماست هر که انکاس و اعتراض بر فعل ما کند همین شرابیند بر و بصدق دل و  
بغیش و قل و در سماع ابوالاحمد حاضر شود تا به شوی اتفاقاً در رباط سید ابوالاحمد چشتی  
در آن روز سماع بود خود در تواجد بودند هر مرئی و علی بنظر حضرت شیخ  
گذشت از یک نظر رحمانی به شد اے آن شخص بصدق دل در آن رباط حاضر آمد  
نظر مبارک سید السادات و اشرف النبذات سید ابوالاحمد چشتی بر می افتاد  
و از توجهات حضرت فی الحال ازین بلائے عظیم خلاصی یافت بعد مفرغ  
شدن قاصد فدا کل واحد علی مکان یعنی پس آمدند هر واحد بر مقام خود از زبان گوهر  
نثار فرمود این سماع خصوصاً حضرت پیران خواجگان چشت ماست خاصه  
حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم است و این اسرار الهی است عوام  
ما فرجام را ازین سرازگار گاه و اطلاق نه نقل است قطب الموحیدین سید  
ابوالاحمد ابدال چشتی را در حالت سماع نور ازدین مبارک خارج شده بلال  
آسمان می افتد و همه حاضر مجلسیان این معامله معائنه کردند و سید ابوالاحمد ابدال  
چشتی را در هفت سالگی جذب الهی و سر طریقت قلوب لایقناهی رسیده بود



علی الخدام کار بخواهد احوال عنایات لاهیایات خود گردانی یافت آواز داد  
 ای شیخ ابواسحاق ابوالاحمد درست است و کنوز معرفت لاهیایات و اسرار  
 لاتناهیات در قلب ابوالاحمد نهادم و گنجینه اسرار خود قلب ابوالاحمد ساختم  
 شیخ ابواسحاق ازین صدای خوشحال شد و فرمود ای ابوالاحمد فقر و فاقه  
 اختیار کنی با اهل دنیا نیامیزی و این خاصه پیران عظام درست خصوصاً خاصه  
 حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و علی المرتضی است  
 نقل است قطب الموحیدین سید ابوالاحمد ابدال چون خرقه خلافت یافت ثانی  
 سال بریاضات و مجاهدات اشتغال می داشت و در خانه اهل دنیا  
 نرفت و جامه نو نه پوشید مدام دو ختم قرآن مجید از ان کلام حمید  
 هر صبح می کرد و فرمود ای اهل کنگه کار ان امرت محمد مصطفی  
 صلی الله علیه و سلم را بخت یافت آواز داد ای ابوالاحمد از غنمت  
 و برکت و عار تو ده هزار کنگه کار ان امرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم  
 را بخت تو ده هزار کنگه کار ان امرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم  
 را بخت تو ده هزار کنگه کار ان امرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم  
 که سید ابوالاحمد داشت - نقل است عمر عزیز مشق آنحضرت هشتاد  
 ساله بود و وفات آن قطب الاقطاب آن عمده الابرار و آن قُدوة  
 الاخیار آن مالک الاولیاء و آن سلطان الاصفیاء و آن  
 در عزم سعد اسعد و خواجه ابوالاحمد ابدال چشتی نهم ماه رجب  
 المرحب روز پنجشنبه خمس و حسین و ثلث مایته بود که حبان  
 بجانان سپردند

فصل بیست و دوم - در بیان خوارق و تالیخ اعراس از طبقات چشتیه  
 که تالیف خاص قاضی حمید الدین ناگوری منقول است نقل است قطب  
 الاقطاب بالاستحقاق شیخ ابواسحاق شامی صاحب اوقات سماع و اشتواق  
 و اذواق در سماع از حد لاهیایات می داشت و بوقت سماع محبت شایده  
 محبوب چنان فانی شده می رسید خبری از عالم اکوان نبود و در ان  
 اوقات مجتهدان از حد لاهیایات بود یکی از مجتهدان بر حرمت سماع  
 حضرت شیخ ابواسحاق شامی اعتراض نه کرده و در وقت سماع همه حاضر شدند  
 و برین قول لایله مباح بر اباحت سماع شده و همه مجتهدان بالاتفاق می  
 گفتند که چشتیان بر قول امام شافعی سماع را مباح می گویند و بر قول  
 امام غنیم کوفی رحمه الله علیه اگر چه جایز نیست لیکن اهل سماع همچو افعال  
 مرتعش باشد و یا مثل سیار می بود که هیچ ادویه مانع بنشود و مگر بشنیدن  
 سرود اینقدر حالت اگر صوفی رسد سماع بر اهل سماع را بر قول حضرت امام غنیم مباح است  
 نقل است چون قطب الموحیدین را حالت سماع پیدا شد همه مصاحبان  
 اهل فقرار مجالس شریف و محفل تنیف بواجده آمدند اما اهل دنیا را در ان  
 مجالس شریف راه نه دادند و مدخلی نیاقتند ازین نعمت عظمی محروم مانده  
 روزی عزیز عرض داشت کرد یا حضرت شیخ اهل دنیا را در وقت اشتواق  
 و اذواق سماع در مجلس صبر راه نمی دهید از زبان گوهر شاد فرمود که اهل دنیا  
 محبوب بجات نیایند و نیلین بکثافت جسمانیه عنصره صلصالی اند و اهل سماع  
 اهل لطافت بلطافت انوار محبوب لطیف الطیف اند پس بدان ای عزیز کثیف را

در بیان خوارق و تالیخ اعراس از طبقات چشتیه  
 که تالیف خاص قاضی حمید الدین ناگوری منقول است



بالطیف چه مشابیهت و مناسبت است **نقل** است در اوقات از اساک  
 باران همه خلایق الهی مضطرب بقرار شدند حتی که خلیفه ملک همه خلایق الهی حضرت  
 قطب الاقطاب آن مقتدای با لاتفاق خواجه ابوالسحاق شامی آمده التماس  
 نمودند یا حضرت شیخ از اساک باران همه خلایق مهملک می شود و عار آن صاحب  
 ولایت بدرجه اجابت است از خداست تعالی بر اسے رفاهیت خلایق باران نخواهد  
 تا از آسمان نزول باران رحمت شود قطب الموحیدین در گریه شدند و توجس  
 بحضرت رب الغزت نمودند بهمان ساعت نزول رحمت شد چون از گریزی  
 باز ماندند عزیز عرصه داشت کرد یا حضرت باعث چندان گریه و زاری  
 چیست از زبان در بار فرمودندیم از ما چه فعل شنیعه بوقوع آمد که اهل دنیا  
 در مجلس مای آیند و رؤیای بنیم چون قطب الموحیدین و سے اهل دنیا دید  
 و گفتی الهی اکتوب من کل المصاحبی فاحفظنی باز زبان گوهر نثار فرمود  
 که اهل دنیا محبت بدنیای دنیه دارند و ما شغلنا عن الله فهو  
 طاعونک و محب مایان بخدا یتعالی کس که با غیر خدا دوستی  
 دارد و از صحبت او بگریزم **نقل** است روزی قطب الاقطاب  
 بالاستحقاق حضرت خواجه ابوالسحاق بیاد حق مشغول بود با تفتاد از دادای  
 ابوالسحاق حصول سعادت ابدیه از لیه که دوست ما علودینور لیت زودتر  
 زود حاصل کن و مرید او شوم مطابق امر مع حضرت مجدد علی از خلوت خانه  
 بیرون آمدند و در خانقاه خواجه علی دینوری اسرار اودت با مرادات نهاد  
 و خواجه علودینوری با عز از تمام در کنار گرفت و فرمود ای ابوالسحاق از خدیتعالی

خواسته ام که تو عارف کامل و فرزند تو قطب مای نخواهید شد اما فقر و فاقه اختیار  
 کنی و فقر و فاقه خصوصاً خاصه محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و علی المرتضی و همه  
 پیران خواجگان چشت اهل بهشت ما است از سبب این فقر و فاقه همه صاحب  
 مجاهدات و شاقه مشاهدات محبوب حقیقی گشته اند بعد از ارشاد بعل بن رباعی را  
 بذكرهم کلا الله اکلا الله گویان گردانید و در حجره چنان بر ریاضات و مجاهدات  
 اشتغال داشت که طاوس عرفان ابیادین معرفت الهی بستان مراقبه در  
 لمح و در هر لحظه جلوه داد و اسفار منازل محبوب امر هم دل فکار شتاقان  
 شمرده حتی که کار بجای رسانید که از عالم ناسوت و از ملک ملکوت و از عالم  
 جبروت تا به عالم لا بهوت که آنجا ذات بحت است عبور فرمودند و بعد از امتضا  
 چند مدت با تفت آواز داد ای علودینوری ابوالسحاق کار بجای رسانیده  
 و مقبول محبوب حضرت باشد خرقه خلافت حبیب مامحمد مصطفی صلی الله  
 علیه و سلم با عطا کن خواجه علودینوری بمطابق امر الهی خرقه خلافت عطا نمود  
 و از زبان در بار فرمود بمقام من نشین ای چراغ روشن طالبان  
 حق راهایت کن و بخدا وصل گردانی چون حضرت ابوالسحاق خرقه  
 خلافت پوشید همه حجب ها چه ظلماتی و چه نورانی از میان مرتفع گردید  
**نقل** است عمر شریفش چون از دنیا تمام شد وفات آن  
 قطب الاقطاب بالاستحقاق و آن مقتدای وقت با لاتفاق  
 خواجه ابوالسحاق در شب جمعه بتاریخ چهارم ماه ربیع الاول سنه ۴۳۰  
 اربعین و ثلث مائیه جان بجان سپردند



**فصل در سیرت و سوسم** - در بیان خوارق و تبارخ عرس از طبقات چشتیه  
که تالیف خاص حضرت قاضی حمید الدین ناگوری منقول است -  
**نقل است** قطب الاقطاب شمس الفقار خواجه علو دینوری قبل از  
ارادت مدت تنی سال بر ریاضات و مجاهدات شاقه نفس و آگوشالی میداد  
و مطابق مبال نفس و آباب سر و سیر نکرد و هرگز نداده و خلاف او کرده  
و بعد از مضایک هفته مقدار پیری دهن نفس آب داد و بسیار خوار و  
عاجز نهاده و علم و فضل بر کمال داشت و حافظ کلام ربانی و آیات سیمانی  
بود شب و روز تلاوت قرآن مجید و الکلام الحمید و بذكر جهر لا اله الا الله  
میل بان آگوشانی داشته تمامی احوال و اسباب راه خدا تعالی تصرف کرده  
فقر و فاقه اختیار ساخته بود چون وقت افطار آمد یک خورمار خورد و  
درست دعا برداشته متوجه بخدا تعالی شد و گفت یا الهی جز تو مارا  
هیچ نیست اهل عیال تو سپردم و رزاق مطلق توئی یخفوض القسط و  
یرفعه یعنی تر از او و رزق بدست ترست هر که را میخواهد پله او پست میکند  
و هر که را می خواهد بعموم الطاف و اضعاف و اعطاف عطا کند پله او بلند میکند  
الهی اهل و عیال ما را رزق رسانی و مضطرب گردانی - بعد ساعتی پسر نامدار  
عالی مقدار آن زبده مقرب بساط پروردگار گفت مبارک گرفته گفت یا حضرت  
کسی عزیز صاحب تمیز یک طبق پُر از طعام با شیرین کلام بر سر نهاده برادر  
ایستاده بلسان فصیح می گوید که برائے عیال و اطفال آن برگزیده ذوالجلال  
شمس الفقار خواجه علو دینوری آورده ام فرمود که از دیار چون طبق طعام

از آورده پیش آن پسندیده در ذات و صفات نهادند با نف آواز داد -  
اے علو دینوری عیال و اطفال تو دوستان من اند تو غم و الم مخور که من ایشان  
را از خزان مخزون غیب لاریب رزق رسانم و تو در کار من مقصر نشوی و در  
عبادات و ریاضات و مجاهدات گاه بیگانه جانی مضحورند اے  
آن مقتدای ائمه خوشحال شده بعبادت حق بجهان و تعالی مشغول شدند -  
**نقل است** قطب الاقطاب خواجه عمو دینوری فقر الفخر الفخر فخری  
و انسته اختیار نموده علی الدوام جامه پونیدی پوشید و اغلب اوقات  
حضرت خواجه خضر علیه الرحمة بملاقات حضرت شیخ آمد و روزی حضرت  
شیخ پرسید یا حضرت خواجه خضر از مدت طویل بعیده بر ریاضات و مجاهدات  
می کوشم و خود را براه عشق در طلب محبوب می سوزم و ندانم عاقبت چه پیوند  
و چه خواهد شد خواجه خضر گفت اے علو دینوری خاطر خیر ازین خطرات جمعدار  
و نصیب تو مقام جمع الجمع خواهد شد اما بخندمت همیره بصری برو که او شیخ  
کامل است و نظر او از عرش تا تحت الثری می افتد بموجب اشارات بابش را  
سر ارادت با مرادات بر در رباط خواجه همیره بصری نهاد و بنظر رحمت خواجه  
همیره بصری شیخ علو دینوری را دید و گفت که کار تو علی الدوام علو بر علو است و  
از حضرت پروردگار خواسته ام که تو در مقام من بنشین چون حضرت شیخ  
از نعمت پیران عظام سینه بیکه خواجه علو را مملو ساخت حجب چه نورانی  
و چه ظلمانی از میان بر تفع گردید از یک نظر پیر کبریت احمر از عرش تا تحت الثری  
حقایق همه است یار مشاهده نمود و قطب الموحیدین خواجه همیره بصری گفت



اے علودینوری ہر مرتبہ کہ نظرم بر عرش مجید آن صاحب مجید اُفتد  
جرات عظیم بر قلب فہم می سد و ہمیرہ خدارا دوست می دارد و خداے  
حق جل و علا ہمیرہ را دوست میدارد و عرش و کرسی را می نماید۔

**نقل است** قطب الموحیدین خواجہ ہبیرۃ البصری آنچہ کہ نعمت پیران عظام  
رسیدہ بود سینہ بکینہ خواجہ علومشاودینوری را مملو ساخت بہوش افتاد  
حق کہ چہل مرتبہ از سرگشتی شہود حضرت الذات در مشاہدات انوار ذات اللہ  
وصفات اللہ بہوش شدند باز بعالم صحو آمدند و آن شمس الفقرا خواجہ ہبیرۃ  
البصری حالات و اقامات خواجہ علور علور علور دید بمشاہدہ محبوب حقیقی و بحر  
مواج نور ذات حضرت سبحان غریق و حیرت لرزان ہن میون خود ہا در دہن  
خواجہ علودینوری انداخت بعالم صحو آمدند و ہمہ حقایق از عرش تا تحت الثراب  
منکشف گردید و خرقہ خلافت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و علی المرتضیٰ کہ از  
پیران عظام رسیدہ بود پیشخ علودینوری را پوشانیدہ و خلیفہ و نائب مناب  
خود بحضور خود گردانید و فرمود کہ طالبان خداے را ارشاد کن بمطالعہ علمی مقاصد  
نبوی رسانی و ہر کرا شیخ علودینوری مرید کردی حقایق ہمہ اشیا را از  
عرش تا تحت الثراب بروے منکشف گردیدی و یکے از مشایخان  
کبار و عارفان آن دیار عالمق دار شدے۔

**نقل است** روزے یک جماعت کافران برائے پرستش صنمے رفت  
نظر قطب الموحیدین خواجہ علومشاودینوری بر آن جماعت افتاد ہمہ سلمان شدہ فقر و  
فاقد اختیار نمودند و یکے از مشایخان کبار و واصلان عالمق دار شدند۔

**نقل است** قطب الموحیدین خواجہ علومشاودینوری اہل سماع بود شخصے  
عرضداشت کرد یا حضرت شیخ علومدام سماع شنیدن باعث معلوم نیست  
از زبان گوہر تثار فرمود پیغمبر ما محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و جمیع پیران  
عظام ما شنیدہ اے عزیز سماع سرسیت از اسرار الہی و عاشقان جانان  
را بقیارد و الہ گردانند و عاشقان بدان ہر آہی از ہمہ رنگانہ دیوانہ و با مجتہدگان  
می مانند رہے مقام علیا کہ اہل سماع دارند و ایق و نائبین ہر کس کس نبود۔  
**نقل است** در عوارف شبے از شبہائے خواجہ علومشاودینوری سہای  
رسول اللہ فی المنام یعنی سرور انبیاء را شیخ علودر خواب دید پس  
عرضداشت کرد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا منکر شوم من ازین سماع  
کہ طرق پیران عظام ما ست پس بسان فصیح سرور انبیاء محمد مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ما انکرہ یعنی انکار کن تو ازین سماع  
عاشقان و جانباران را سرسیت از اسرار الہی ست و عوام را ازین آگاہی و  
اطلاعی نہ و لیکن بگو مریشان را کہ قبل از سماع ابتدا بقرآن مجید کنند  
و ختم می کنند بعد از سماع بقرآن مجید حضرت خواجہ علو باز عرضداشت  
کرد یا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرا ایذا سے دہند و بزمن تسلط  
می کنند فرمود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا علی ایضا کہ یعنی  
بردارندہ بار ایشان شود منقول است کہ خواجہ علومشاود رحمۃ اللہ علیہ ورجاعت  
یا رات خود را فخر کردے کہ مرا نصیحت کرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فرمود  
یا ابا علی احتما ہر اما وجہ انکار در سماع اینست پس اینکہ دیدہ میشود



جماعتی اگر از میدان اگر در مبادی ابرادوت داخل شده اند و حال آنکه نفوس  
 ایشان بر صدق مجاهدات و ریاضات رام نه شده حتی که پیدای شود  
 نزدیک ایشان علم بطهور صفتی از صفات انفس و احوال قلب و مرشد  
 را باید که ضبط کند حرکات ایشان را بقانون علم خود و حال آنکه در مبادی  
 احوال مریدان از اسماع شنیدن ضرر است بیچ نفع و فایده ندارد  
**نقل است** عمر شریفش حضرت ثنوت سال بود وفات آن قطب الاقطاب  
 آن شمس الفقراء و آن بدر الاتقیاء آن صاحب الکشف و الکرامات و آن پندیده  
 در ذات و صفات و آن یافت خلعت سرور و خواجه علو ممشاد  
 دینوری بتایخ بیت و چهارم شهر محرم الحرام ۲۹۹ هجری معلوم تسع و  
 تسعین و مائتین بوقت طلوع صبح صادق جان بجان سپردند  
**فصل سبت و چهارم** در بیان غوارق و تایخ اعراض حضرت خواجه  
 بهسیره البصری از طبقات چشتیه که تالیف خاقانی حمید الدین گوری منقولست  
**نقل است** قطب الاقطاب الوری و بدر التقی آن امام الایمه و مقتدر  
 الایمه آن ناصر الشریعت و آن تاج العارفین آن منهج السالکین آن  
 استاد طریقت خواجه بهسیره البصری مدت نسی سال بریاضات و مجاهدت  
 ببل بنابر ادخله حجره بیاد حق اشتغال داشت و بعد سی سال درست  
 به دعا بجناب علی حضرت حق جل و علی برداشت الکی بیچاره بهسیره در راه  
 تو بریاضات و مجاهدات شاقه می سوزد و از همه خلائق شکسته و با تو  
 پیوسته فاما را به بنما در مشاهد ذات تو بدان اها مستغرق شوم

با تفت آواز و ادای شیخ خلوت را بگذار و از حجره بیرون شو بخدمت دوست  
 من که خذیفه المرعشی است برو تا بواسطه او در مشاهدات ذات من غرق شوی  
 بجز و استماع ازین آواز شیخ بهسیره البصری از حجره بیرون آمد و راه رباط  
 قطب الموحیدین خواجه خذیفه المرعشی گرفت حصول دولت پایوس آنجا رفته  
 حاصل نمود قطب الموحیدین خواجه خذیفه المرعشی روشن ضمیر نور منیر با شراق  
 بطون دریافت که بهسیره البصری صاحب مجاهدات و ریاضات شاقه می آید  
 با خلاق حسن و بتظیم اکرام که تخلقوا بیده تملق الله شان در شان  
 ایشان بود پیش آمدند و در کنار گرفت و از زبان گوهر شار فرمود اے  
 بهسیره البصری کار تو روز بروز بر مرتبه علو خواهد رسید اما نسی سال رنج و  
 محنت کشیده یکن بشا بهده محبوب حقیقی زری چون قطب الاقطاب  
 خواجه خذیفه المرعشی سیند بکینه خواجه بهسیره البصری را بمنعمت عظمای  
 پیران عظام مملو ساخت میان یک هفته بمقام قرب الاهی و مشاهدات انوار  
 ذات لا متناهی رسانید قطب الوری خواجه خذیفه المرعشی خرقة خلافت  
 مُحَمَّدٌ مَعَهُ طَعَامٌ و علی المرتضی را از پیران عظام رسیده بود  
 پیشخ بهسیره البصری را عنایت و سرفراز نموده پویشانیده گفت اے  
 بهسیره تو از راه صلوات حق شوی باید که بر جاده پیران عظام مستقل و  
 مستقیم باشی و دنیا و دنی را هرگز قبول نکنی و فقر و فاقه اختیار و مختار شو  
 گردانی که همه پیران عظام خصوصاً خاصه محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم  
 و علی المرتضی بود تو هم اختیار کنی **نقل است** قطب الموحیدین خواجه بهسیره البصری



خرقه خلافت در بر ساخت و نصائح مرشد کامل گوش هوش جان شنیده  
 با بے بگریست بیوش افتاد بعد ساعت چند بعالم صحو آمدند یکی از  
 درویشان در مجالس شریف حاضر بود سوال کرد اے حضرت همیرة البری  
 خرقه خلافت پوشیده چرا در گریه شده بیوش افتادی گفت چون خرقه معلی  
 حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم حاضر بودند مرشد معلی مرا هر یک از ارواح  
 انبیاء و اولیاء و اوصیاء ارواح محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم حاضر بودند مرشد معلی مرا  
 هر یک از ارواح انبیاء و اولیاء و اوصیاء آتشنا گردانید و در حق من از هر یک  
 و عابریت من طلبیدند چون بازگشتم من در گریه شدم و ترس خدایتعالی  
 بر من غالب آمد که من خرقه خلافت پیران عظام پوشیدم مباد اذن  
 فعل شنیده بوقوع آید و فردا قیامت از روی پیران عظام شرمند شوم  
 نقل است عمر شریفش صدوی سال بود و بعضی گویند صد و سی سال عمر داشت  
 در هفده سالگی تمام علم و فضل و دانشمندی حاصل کرده بود تا آخر عمر و حضرت شیخ  
 مکمل بقضائے انسانی نشکسته بود و دایم بلبلان و دقفس و بان بند کر جسم  
 اشتغال میرداشت و وفات آن امام الاکرم آن مقتدا الاکرام ناصر الشریعة آن تاج العارفین  
 آن منہاج الدین آن اوتاد الطریق طحطاوی خواجه میرزا ابصری مشتم شوال بعد از ادائے  
 نماز پیشین یکساعت نشین و مائتین جان بحق تسلیم کردند  
 فضل شریف و نجم در بیان خوارق و تاینخ عرس قطب الدیوان مرست خاتم نشی  
 حضرت خواجه حذیفه المرعشی از طبقات چشتیه که تالیف خاص قاضی حمید الدین ناگوری  
 منقول است نقل است چون قطب الموحیدین آن مرست جام بے غشی

در بیان خوارق و تاینخ عرس  
 قطب الدیوان مرست خاتم نشی  
 حضرت خواجه حذیفه المرعشی  
 از طبقات چشتیه که تالیف  
 خاص قاضی حمید الدین ناگوری  
 منقول است

حضرت خواجه حذیفه المرعشی از غلبه شواق و کثرت اذواق محبوب حقیقی ترک  
 جهان کرده گوشه اختیار نمود و بیاد و دست مشغولی بود روزی در آن خلوت  
 گوشه حضرت خواجه خضر علیه الصلوٰۃ و السلام حاضر آمدند و گفت اے حذیفه المرعشی  
 صاحب مصباح جالس مجالس ابراہیم و اہم شو تا از برکت صحبت غنی بطلال و مقاصد  
 علیا بری چون حذیفه المرعشی بمطابق امر معلی حضرت خواجه خضر از حجره  
 بیرون آمد و بیان و پویان در ریاط سلطان ابراہیم رسید و سرارادت و  
 با بناران ہزار ارادت بہ پیش سلطان العارفین نہاد و بجز و مشاہدہ حذیفه  
 المرعشی قطب الموحیدین حضرت سلطان ابراہیم و اہم تواضعات و کرامات کہ  
 تَخْلُقُوا بِاخْلَاقِ اللَّهِ وصف ایشان بود از جاسے جنبیدہ حذیفه المرعشی  
 را در کنار گرفت و از زبان گوہر شارف فرمود اے حذیفه خاطر خطیر و مقام جمع  
 الجمع جمعدارانشاء اللہ تعالی در چند روز کار تو بجاسے رسد کہ آنجا مقام عاشقان  
 و جانبازان و واصلان حضرت حق است چون سلطان ابراہیم و اہم دست بر  
 دست گرفته درون حجره بردند آنچہ کہ نعمت از پیران عظام رسیده بود سینہ  
 بیکینہ حذیفه المرعشی املو ساخت از ابتداء مدت حضرت حذیفه المرعشی نفس  
 چنان گوشمالی بریاضات و مجاہدات شاقہ و اومت شش ماہ حذیفه المرعشی  
 صحبت سلطان اختیار نمود و در آن مدت شش ماہ شش بار صیام افطار خست  
 مطابق میال نفس آگاہے آب طعام نہ دادے چون سلطان ابراہیم و اہم ریاضات  
 و مجاہدات شاقہ حذیفه المرعشی اعنائہ نمود و طاوس عرفان ابیادین معرفت از  
 مبداء عالم تا سوت در ملک ملکوت و در عالم جبروت و در عالم لاہوت کہ آنجا ضرب



ذات بخت است جلوه داد آن پند هر ان هزار نیاز بصورت حق بستی بوقوع  
 آید از تومی بنیم این خرقه خلافت محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم و علی  
 المرتضی رضی الله عنه که از پیران عظام رسیده بود و بمیدانم پوشش و قایل  
 مقام من باش و طالبان خدایتعالی را بهایت کن فاما اے خذیفه المرعشی  
 دنیا رونی را دهل دنیا را اختیار کنی که این مبعوضه خداست و گاهی نظر  
 رحمت الله سبحانه و تعالی بر دنیای دنی نذیده اگر مبادا گاهی صحبت  
 اغیار پیدا شود تو به استغفار از خدا افزون کنی و بازاری و ناله سازی کنی و  
 بگوئی الهی بجزمت احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم  
 علیه و سلم و علی المرتضی و حسن بصری و عبد الواحد زید و فضیل عیاض  
 و ابراهیم اودم مارا باز بصحبت اهل دنیا رسانانی اے خذیفه المرعشی از صحبت اهل  
 دنیا چنان بگریزی شل تیرس که از ترس کمان می گریزد

**نقل است** چون خذیفه المرعشی خرقه خلافت در بر کرد بر ریاضت و  
 مجاهدت شاقه علی الدوام نفس را گوشمالی میداد و گاهی در مجاهده چنان  
 نشد که همیشه بگریسته رود یک گستاخ تنگ سرا پا جنگ ناسعاوند  
 از روی گستاخانه پرسید ای شیخ سبب چنان گریه و زاری چیست شیخ  
 جواب داد فریق فی الجنة و فریق فی السعیر حکم عام اعلام عام بر عام تمام  
 است و نمیدانم که من در کدام فریق خواهم شد باز آن شوخ تنگ عرض داشت  
 کرد ای شیخ اگر حالات و اوقات خود را نمیدانی که از کدام فریق خواهم شد  
 دوست بعیت مریدان امی گیری و راه بیچارگان خلائق را چرا می زنی

شیخ المشائخ و الاولیاء خواجہ خذیفه المرعشی فرمود و میپوشش افتاد همان وقت  
 باقی آواز داد و میبسم همه با حضرات مجلیان گوش میپوشش مید که اے خذیفه من  
 دوست میدارم و ترا برگزیده حضرت خود گردانیدم و ترا بجای برابر محمد  
 مصطفی صلی الله علیه وسلم دادیم و هر که ترا دوست دارد و دوست بعیت ترا  
 بگیرد او را تو بخشیدم **نقل است** عمر شریفش حضرت در دنیا تمام شد و  
 وفات آن قطب الاولیاء و آن وافر افضل الاسان آن کرم اهل ایمان آن مالک  
 اولیاء و آن امام الفقراء و آن سرور جام بغیش حضرت خواجہ خذیفه المرعشی  
 بتاریخ بیت چهارم ماه شوال روز جمعه شمس و ماه تین جان بجان سپردند  
**فصل بیست و هشتم** در بیان خوارق و تاریخ عمر سقش قطب الموصیین سلطان  
 العارفین آن محقر بساط ارباب المین و آن برگزیده پاک پروردگار عالم خواجہ ابراهیم  
 اودم از طبقات چشتیه که تالیف خاص قاضی حمید الدین ناگوری منقول است -

**نقل است** از آن روزی که حضرت سلطان ابراهیم اودم خرقه خلافت از قطب  
 الموصیین خواجہ فضیل بن عیاض در بر کرد و اے ددر می از کس قبول نکرد  
 و در آن مظهر در غایت پیکر معنی خود ساخت و دوران غار یار غار حضرت بار  
 بریاضات و مجاهدات و خصوص سلطنت گذاشته علی الدوام نفس را گوشمالی  
 میداد و گاهی در مجاهده جنبان نشکر و قوت لایبوت الله به محنت  
 مقرر ساخت و از جنگل کاهی دیا هیمه آورده بفروختی و نان گرفت و  
 انعام با فقران کرد و گاهی دوسه فاقه گذشته و غلایق فاقات از زبان  
 گوهرشاد فرمود که هر روزی که خانه پیدا ساخت یعنی گرفتاری گرفتار شد

وفاقیات حضرت خواجہ ابراهیم اودم



چون عیال و اطفال از دے پیدا شد غریقی بسجین گردید -  
 نقلست روزے قطب الموحیدین سلطان ابراہیم اودھم در جزایر بلخ از مشاہدہ  
 یار و البصر عن اللہ لاچار شدہ در عالم اکوان بعالم صحو آمدہ در زندہ خود بسوزن محبت  
 محبوب حقیقی محب صادق و مخلص موافق مرقع میدوخت بہین خوش صدائے دلربائی  
 ناگاہ بوقت پگاہ نوبت آن پادشاہ کہ مے نواختہ بودند سبب ہمایوں سید  
 زآواز نقارہ آمد بردن | کہ دوست دوست گردون دون  
 بخاطر مبارک گذشت کہ سبحان اللہ چون عشق خواست کہ حسن کمال خود را  
 جلوہ گری نماید و پردہ از دے کلّ یوم ہو فی شان و انمود حسن خود را  
 در عالم ظہور بنام ہر کس ظہور نمودہ و گاہے در عالم اکوان نوبت بنام مامیون  
 بودند الحال از گردش گردون دون تا بہتجار کج رفتار بنام دیگرے مسلم و  
 مفوض شد سبحان اللہ بجزو خطرہ خطیر در ان جزیر حکم معنی حضرت مجدد علی  
 در عالم ملک ملکوت صادر و وارو شد کہ مخیم نوبت از عرش تا با فلاح و نیل  
 و آن نقارہ ہائے زمردین مع دوال زرین بنام ابراہیم بالصحرانہ ظہور زبید  
 و بزید و من از مواہبات لائہیات خود ابواب خزان مخزون و در و دوا  
 تجلیات ذات لائہیات بر روح علوی سلطان خود منکشف کریم باز چون  
 سلطان العارفين را علیہ اشواق مشاہدہ دوست و بیقراری عشق بحکم  
 یحبہم و یحبونہ شوق و عالم وجود موجودات حضرت سلطان العارفين انداخت  
 بیقراری عشق شور انگیزد | ششویے فکند در عالم  
 درین حالت چون وجود کوئی و حرکت معنوی در آمدہ مضطرب ببقارہ بقائے

آن یار لاچار نعرہ زمان و آسائی آسائی گویان خیزان و اتمان و جویان  
 و پویان و ہستی خود را تبدیل بہ ہستی محبوبیاختہ و مجاز خود را بحقیقت  
 متحد یافتہ عروج روح علوی آن سلطان العارفين با فلاح دنیا نمود چون  
 ہمہ حقایق فلکیات حضرت قطب الموحیدین معائنہ نمودند کہ ملائک نقارہ ہائے  
 زمردین مع دوال زرین نوبت نوبت نوبت خوش نوائے دلربائے مے  
 نوازند چون حضرت سلطان العارفين باصفوف ملائکہ کہ نوبت می نواختہ بودند  
 پرسید کہ این نوبت از آن کیست و بنام کدام شخص مے نوازند ملائکان فلاح  
 اولین جواب داد کہ امر معنی حضرت مجدد علی است کہ بنام ابراہیم ما و مخیم نوبت  
 از فلک دنیا تا بعرش کبریائی ما بر ما نمودہ می نوازند چون حضرت سلطان العارفين  
 بوقت معارج عروج در ہمہ افلاک ہائے تا بعرش حضرت ب العزت بہین  
 حقایق معائنہ نمودند سبحان اللہ رہے کمالات و خفے سلطان جالات حضرت  
 سلطان الموحیدین بودند بجزو یک خطرہ از عرش تا با فلاح دنیا نوبت بنام خود معائنہ  
 نمودند الحمد للہ علی ذلک - نقلست کہ روزے سلطان العارفين بر حبیل  
 ابوقیس با جماعت رویشان اہل کمال نشستہ بودند و از زبان دربار فرمود  
 اگر عارفی کہ مقرب بساط احدیت کوہ را بگوید روان شوی الحال آن کوہ  
 روان گردد بجزو گفتن این سخن سلطان عارفان کوہ از جائے بچینی خود  
 پائے مبارک خود را بر حبیل زد و فرمودند اسکن یا حبیل کہ من تمثیل مے گویم  
 نقل است اختلاف در وفات سلطان العارفين آن مقرب بساط رب  
 العالمین و آن برگزیدہ خاص پاک پروردگار عالم خواہ ابراہیم اودھم از غلبہ



شہرت در آخر عمر ناپیدا شدند چنانچہ کسی نمیدانند کہ مقام خاص الخاص مزار کجاست  
 فاما بعضے گویند در بغداد است و بعضے گویند در شام فاما اغلب خلائق  
 روایت سے کنند کہ در غار لیس است کہ در آن غار خاک پاک مہتر لوط است  
 سلطان عارفان در آن غار وفات یافتہ کہ امروز زیارت گاہ خلائق الہی  
 است و چون حضرت خواجہ را وقت وفات در عالم اکوان ندا در دادند  
 لان امان الارض قدمات ہمہ خلائق بحجرو این صدائے متحیر شدند کہ این  
 آواز است مبنی کہ اخبار مخبر صادق خبر رسید کہ حضرت سلطان ابراہیم اودھم بتایخ میت  
 دوم شہر حجابی الاول ۱۳۱۳ شملت و تین مایۃ بود کہ جان بجاتان سپردند  
**فصل بیست و ہفتم** در بیان خوارق و تایخ اعراض آن بادشاہ اہل حضرت  
 آن شاہ در گاہ و صلت و آن فلک ولایت و شمس الدرایت و آن کثیر الفضائل  
 ابوعلی الفضیل بن عیاض از طبقات چشتیہ کہ تالیف خاص فاضل حمید الدین لکوری است  
 نقل است قطب الموحیدین خواجہ فضیل بن عیاض صاحب تقوی و ورع و  
 برگزیدہ والدہ بود مثل شاہوار ہد ہد تاج ریاضات و مجاہدات اللہ سبحانہ تعالیٰ  
 در گورستان نہاد و مشغول سجدات می بود و شرب آنجا گزانیہ و  
 تلاوت قرآن مجید و فرقان حمید بسیاری نمود و لباس پلاس در برے  
 پوشیدہ و از خوف خدا تعالیٰ چندان گریست ہر کہ را کہ بنظر رحمت جو حضرت  
 شیخ افتادے فی الفور و گریہ شدے و یقین دانستے کہ بر حضرت شیخ نصبت  
 گران رسیدہ کہ چندان در گریان می تالند و چون حضرت مدام شب از ندہ  
 داشتے و بزبان حال گفتے آخر کار بام حضرت پاک پروردگار این بیچارہ عیاض

نصیب  
 وصال حضرت  
 فضیل بن عیاض  
 در گورستان

کہ خواہد بود و از عذاب قبر ہائے ہائے گریستے و در مناجات الہی فضیل گنہ گار  
 است و العیاضان ثنائنا و الغفران اصراف بسبب گنہان فضیل انوئی  
 و بفرقت خود ہامبتنا گروانی نقل است قطب الموحیدین حضرت خواجہ فضیل بن  
 عیاض در اوایل عمر جوانی راہ دزن و سر قوم راہ زنان می بود و در آن بیابان  
 بیک نیمہ ماندے و در آن مجنم باجماعت یاران شرب روز و رانجا ماندے  
 و علی اللہ و ام تلاوت قرآن مجید یا میکردے و گاہے خود را غافل و عاقل  
 از تلاوت فرقان حمید نگذاشتے و کلاہ بر سر نہدی داشتے و تسبیح در گلوئے  
 نہادے تا خلائق الہی فریقتہ شدہ نزدیک فضیل نیاید و چون در عالم تمام  
 اکوان باین شہرت مشہور و معروف شدہ خلائق از خوف نقصان پیش  
 حضرت شیخ نیامدے کہ با و نقصان سازد نقل است روزے کار و دانے  
 بر سر راہ می رفت خواجہ فضیل بن عیاض اتفاقا بہان روز ہمراہ یاران بقراک  
 سوار شدہ بود کاروانے چند از حافظ قرآن ہمراہ از خوف خواجہ فضیل ہمراہ  
 گرفتہ بود و خواجہ فضیل حافظ قرآن را بسیار دوست می داشت و ہمین  
 چون حافظ این آیتہ کریمہ از قرآن مجید بخواند اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ  
 بِمَحَبَّتِکَ اَنْ تَجْعَلَ لِقَائِیْ رَحْمَتَکَ اِنَّکَ اَعْلَمُ بِمَا نُوَیْسُ یعنی آیا وقت تو آن نیامدہ است کہ دل  
 خفتہ شما بیدار گرد و مثال تیر آن آیتہ بر دل حضرت خواجہ فضیل گذشت  
 بقرار شدہ از اسب بر زمین افتاد و روئے سوئے خرابہ نہاد و از ہمہ یگانہ  
 و با خدا تعالیٰ یگانہ شد و چون خواجہ فضیل در راہ می رفت مناجات مشغول  
 شد الہی فضیل گنہ گار است تو بہ کردم و روئے بحضرت پاک تو آوردم و



فضیل گنہگار بیامرز و مقبول بارگاه خود گردان و یکے و اصلان تو باشم  
 نقلت حضرت خواجه فضیل بن عیاض و در خانقاه قطب الاقطاب شیخ  
 عبدالواحد بن زید رسید و از دولت پاپیوس شرف و مغرزشدند حضرت شیخ  
 فرمود اے فضیل اگر مطلوب محبوب حقیقی داری خلوت گزین شو اگر هر جلیات  
 فاقه فی الزاویة الدّار و انس بربک العزیز الکریم جرح الغفّار - و از  
 دنیا و اهل دنیا اعراض کنی و دایم در ماتم و مصائب عصیان خود می باشی  
 و علی الدوام بر ریاضات و مجاهدات مشغول شوی و گاه جبار راه محبوب  
 نشوی و همیشه خدا یتعالی حاضر و ناظر میدانی - سهریدین ممل فرمود اے فضیل  
 اگر تو بکردی درون خلوت حجره بیا تا راه طریقت و حقیقت می نمایم و بعد  
 از ارشاد مرشد کامل کار فضیل را بجای رسانید که عارفان آن عصر با اتفاق  
 در آن دهر میگفتند که فضیل ولی الله و مطابق امر علی مرشد می و  
 آن عارف ساسی بر ریاضات و مجاهدات شاق چنان مشغول شدند گاه بگاہ  
 نفس بد خصال اطاعت نداشت و علی الدوام از خوف عصیان می گریسته و در  
 استغراق چنان مستغرق شد که مجاز خود را بحقیقت متحد یافته و بصفت محبوبی  
 موصوف شده و خود را عین محبوب پنداشته هیچ خبر از اخبار هستی خود  
 نداشت و چون حضرت فضیل از آن مدت باروت حضرت شیخ مرشد کامل به پیوست  
 و گاه روی شوی اهل دنیا نه کردی و درویش ندیدی و در آن ایام که خانه  
 اهل دنیا بودی در آن راه نرفتی - نقلت از آن وزی که حضرت فضیل بن  
 عیاض فرقه خلافت از دست مرشد نامی و عارف ساسی قطب الموحیدین خواجه عبدالواحد

بن زید پوشید علی الدوام پانصد رکعت نماز و تلاوت قرآن بمید بر خود لازم  
 مقرر گرفت و در خانه حضرت فضیل چهار روزه فاقه می گذشت و در آن روزی  
 که در خانه فضیل پیدانه شد و صد رکعت نماز شکسته بر آن پانصد رکعت  
 ادا نمود و فرمود که الحمد لله که خدا یتعالی مرا فقر عطا کرده و این فقر  
 اسرار بار یتعالی است و محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و علی المرتضی و  
 حسن بصری و خواجه عبدالواحد بن زید را عطا فرمود و مرا هم از ذواهبات الهیات  
 خود عطا نمود و دایم بنا جات می کردی اکی چون فضیل را بطیف محمدی  
 صلی الله علیه و سلم سرفراز کردی و فقر و فاقه مرحمت نمودی اکی خرقه پاک  
 محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم از فضیل بپاره باز بستانی - غریز صاحب تمیز  
 قدر فقر و فاقه انبیاء و اولیاء دانند و هر کس ناکس لایق این نعمت عظمی نبود

لایق دولت نبود هر سر | بار میجا ناکشد هر خر

نقلت وفات آن باو شاه اهل حضرت آن باو شاه درگاه و صلت  
 آن فلک الولایت شمس الدرایت آن کثیر الفضایل ابو علی الفضیل بن  
 عیاض بتاریخ سیوم ماه ربیع الاول روز و شنبه سیزدهم و اربعین ماهیه  
 و بعضی گویند سیزدهم و تین ماهیه و هذا اکثر بتاریخ خبسم محرم  
 روز جمعه جان بجان سپردند و عمر شریفش هشتاد و سه سال بود

فصل بیست و هشتم - در بیان خوارق و تاینخ اعراض آن شیخ  
 شیوخ العالم آن قطب علامه الدهر قطب العالم و آن در اسرار محرم دآن  
 که در مرغ هوایی صید خواجه عبدالواحد بن زید از طبقات چشتیه که تالیف



خاص قاضی حمید الدین ناگوری منقول است نقلت قطب الموحیدین خواجہ  
عبدالواحد بن زید چل سال قبل از ارادت بحضرت خواجہ حسن بصری بریا منات  
و مجاہدات مشغول می بود و علم و فضل کمال بر کمال داشت و در مجاہدات حضرت  
حق جل و علے سبحانہ و تعالیٰ صادق الوعد و ثابت الاقدام می بودند و گاہی  
در مجاہدات و محاسبات جہان نہ شکر و علی الدوام زانوید و ریا و یہ مختار  
اختیار بسیار میکرد و گاہی با خلائق نیا میبخت و صاحب سبب و صاحب  
و مجالس مجالس با دوستان خدای می شد و ہر جا کہ دوستان خدای  
شنیدہ می حصول زیارت و ملاقات و سعادات ابدی معزز و مشرف شد  
نقلت روزی قطب الموحیدین خواجہ عبدالواحد بن زید بر سر قہر دریا  
رسید و یک جماعت درویشان منتظر بر لب دریا کشتی و ملازمین نشسته بودند  
چون دین ختم کشتی و طراح رسید از سبب ہجوم عام درویشان اورا کشتی  
بالک آن کشتی جائے ندا و آن قطب الموحیدین خواجہ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ  
روئے کشتی درویشان کرو و بیچارہ وار و دل شکستہ بر لب دریا ایستاد و چون  
قطب الموحیدین اشارت با اشارات نمود کہ بیائید کہ از فضل الی من شمارا گذر ایشیم  
حضرت خواجہ عبدالواحد از زبان دربار فرمود اسے دریا خشک شوی الحال  
آن دریا خشک شد و آن جماعت درویشان ہمراہ حضرت عبدالواحد بن زید  
بر سر کنار دریا رسید پایش آب تر نہ شد صاحب کشتی فی الفور دریا کے مبارک  
خواجہ عبدالواحد افتاد و مخدرت بسیار و عجز و الحاح نمود کہ مخدوم گناہے کروم  
از برائے خدا و رسول خدا بخشش فرمود بار دیگر دل درویشان رہ کہ

گنجینہ اسرار الوہیت است نرسجانی - الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى ذَلِكَ  
نقلت قطب الموحیدین خواجہ عبدالواحد بن زید علی الدوام صائم و  
قائم بود و از خوف الہی دایم در گریہ شد

زور دین ہمہ پیران رہ	محاسنہا ہمہ در خون خفا بست
----------------------	----------------------------

و در خانہ حضرت دو گانہ سہ گانہ فاقہ گذشتہ و مطابق این مضمون این  
بیت از حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی قدس سرہ

آزاد نیست ہر کہ بود بندہ کے	ہر کس کہ بندہ تو شد آزاد میرود
-----------------------------	--------------------------------

و از بعضی یاران پرسید کہ یا حضرت شیخ در قلت طعام و شراب کوشید و  
نفس احوار و عاجز میدارید باعث معلوم نیست از زبان گوہر شار فرمود از  
برائے متابعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و علی المرتضیٰ و پیران عظام  
خود سعی میکنم کہ ایشان قلیل خوردہ و نفس امارہ را در جوع ذلیل داشتہ  
اگر متابعت ایشان نکنم کے از متابعت ایشان شوم و مبادا از ما اگر کے  
افعالے و اقوالے خلاف وقوع آید خلائق الہی بر ما بختارت بیند حالانکہ  
این حقارت محمد مصطفیٰ و علی المرتضیٰ و پیران عظام ماست العیاذ باللہ من  
هذا الاخلال والاضلال نقلت قطب الموحیدین خواجہ عبدالواحد بن زید  
از ان یومے کہ حلقہ ارادت بحضرت خواجہ حسن بصری پیوست و ہمہ مال  
و اسباب کہ در خانہ بود بدرویشان داد و مہبت علما نے کہ سے داشت ہمہ را  
آزاد کردند و خود بندہ محبوب حقیقی گشت فاما خود آزاد این طرف کاری عجیب اسے

آزاد نیست ہر کہ بود بندہ کے	ہر کس کہ بندہ تو شد آزاد می رود
-----------------------------	---------------------------------



بدان اسے غیر صاحب تمیز ہوش اروا از خواب غفلت بیدار شو چون  
 محبوب حقیقی خواست کہ خواجہ عبدالواحد بن زید عاشق کامل است کہ سوائے  
 من دیگرے دوست نمدارد و محتاج دیگرے نیست و ہرچہ نگاہ کند خدا  
 را بیند لاچار وحدت خود را برائے عاشق صادق در ہمہ ہشیار ظاہر و  
 ہویدا کردیم و کثرت ہمہ ہشیار از پیش نظر عبدالواحد بن زید برداشتم  
 و نور خود را ہر طرف نمایان گردانیدیم و درین احوال عاشق در ہرچہ نظر کند بخ  
 او بیند قَائِنِمَّا تَوَلَّوْا فَمَجِبْهُ اللّٰہُ حال حضرت قطب الموحیدین خواجہ عبدالواحد بن زید  
 از مواہبات لایہایا گشتہ نقلست قطب الموحیدین خواجہ عبدالواحد بن زید  
 در رباط حضرت خواجہ حسن بصری بیاد حق مشغول شد ندیدہ مضیئے چند روز حرۃ خلافت  
 را عبدالواحد بن زید پوشانید و خلیفہ و نائب مناسب خود گردانید و خواجہ عبدالواحد  
 بن زید صحبت باد و ستان خدائے میداشت و دنیا و اہل دنیا را ترک ساختہ  
 گاہے گردا و نگردہ احیاناً اگر قدسے مال بدست گرفتے از خوف الہی در گریہ و زاری  
 شدے و فرمودے کہ دنیا رونی منبوضہ خداست و دست اچندان شستی از غایت  
 نالیدن چرم ریزین گرفتے و فرمودے درویش آن کسے است کہ خرقہ محمد مصطفیٰ  
 سے اللہ علیہ وسلم پوشد از مقام ایشان پوشیند اگر دنیائے فانی را دوست دارد  
 لایق پیران عظام نباشد و فردا رقیامت از مژمہ درویشان اورا جاکے نہد  
 و درویشے است کہ دل او جز خداستعائے دیگرے نباشد

دل یکے منظر بیت ربانی	خانہ دیو را چہ دل خوانی
حالاکہ درویشے عبادت از دست تہی و شکم خالی	دورخانہ درویش یتیم چیرے

نباشد کہ از افطار کند مگر بوقت فتوح کہ خدائے تعالیٰ سرفراز کند  
 نقلست روزے قطب الموحیدین خواجہ عبدالواحد بن زید در رباب میرفت و در آن  
 سائے یہ ضعیف و عاجز نمیف علیل و ذلیل افتادہ بود و از حرارت آفتاب عاجز و ہما گشت  
 و از سبب ضعف کمال نمیتواند کہ در سایہ و در حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید بر سر بیاہ  
 رسید و مومے آسمان نظر کردہ و از زبان گوہر شکار فرمودے ابر بر سرین ہمایے  
 سایہ کن فی الحال بر پیدا شد و بر سر بیاہ سایہ کرد آن بیمار خوارق عادات حضرت  
 مشاہدہ کرد و عرض داشت کہ وائے شیخ و عاکن تا خدا تعالیٰ مرا صحت ہر دازین  
 بلا عظیم رہاند حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید دست دعا برداشت فی الحال آن  
 بیمار را خدا تعالیٰ حضرت جل و علی از فرشتہ امراض بحر شصت رسانید و آن بیمار  
 بفرست در راہ خانہ گرفت نقلست وفات آن شیخ شیوخ العالم آن علامۃ الہ  
 قطب العالم آن در سرار محرم آن گردہوانی مرغ صید خواجہ عبدالواحد بن زید تاریخ  
 بیت و ہفتم ماہ صفر بعدا دائے نماز فجر مشغول سے بودند و در آن وقت  
 جان بمشاہدہ جانتان دادند

فصل بیست و نہم - در بیان خوارق و تانیخ اعراض آن پروردہ نبوت آن کاشف  
 انوار قوت آن بحر علم و علم آن متفق علیہ بصاحب صبری حضرت خواجہ حسن بصری  
 از طبقات چشتیہ کہ تالیف خاص قاضی حمید الدین ناگوری منقول است -  
 نقلست قطب الموحیدین شمس نوری شمس العارفین کاشف انوار قوت آن بحر علم  
 و علم خواجہ حسن بصری حمۃ اللہ علیہ علم و فضل و اتقار کمال بر کمال داشت ہفتاد سال  
 عبادات و ریاضات رخصت حجۃ قلم تہاں را بروقابہ جریہ ماسوی اللہ شق منمودہ

در حضرت خواجہ حسن بصری



و جواهر زو اهر ذکر چهر او خفی که از حضرت امیر المومنین امام الاشجعین حضرت علی بن ابیطالب  
 کرم الله وجهه در حجت الله علیه سیده بود علی الدوام در شریعت نیاز ممتوطلب میگردید  
 و زخامت مشقات جراحات مجاهدات سفار منازل محبوب اول افکار مشتاقان بصد  
 هزاران هزار اشتیاق می شمردند و طاقان عرفان ایمیدین معرفت الهی لیست آن  
 در هر ساعت و در هر لمح جلوه داد و حتی که از عالم ناسوت و از ملک ملکوت و از عالم  
 جبروت تا به عالم لا هوت که آنجا ذات بحت است عبور با سر نمودند و سبحان الله  
 ز به کمالات و نه سلطان جلالت بود که بر خلائق الهی اظهر من الشمس است -  
 نقلت قطب الموحیدین خواجه حسن بصری رحمه الله علیه از زبان گوهر شامی فرمود  
 هر که در دنیا بجمیت محبوب حقیقی مشغول شد گاه محبت آئینه محبوب گردد و گاه محبوب  
 آئینه رو باشد و محبت در بنظر بطون به بیند و حقایق تمامی عالم را منور بنور الهی  
 باید چه حقایق خود را و چه حقایق کل اشیا را را معائنه نمود و معانی را تا الاشیاء  
 کما بی اینجا بر سالک محبت نمی نماید پس من عرف نفسه فقد عرف ربه تعوذ اوقات  
 حالات کمالات و گرد و دالوث گنا بان پاک و مصفا باشد و دالوث بهشت جایش گردد -  
 نقلت خرقه خلافت حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم که بحضرت امیر المومنین  
 علی بن ابیطالب رسیده بود بحضرت خواجه حسن بصری اپوشانید و چند کلمات بطریق  
 نصائح فرمود ای حسن این خرقه محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم بدوستان  
 خداست تعالی رسانی و از تو تا بقیام قیامت ولی الله خواهد شد بطایق امر معل  
 حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب  
 بحضرت خواجه حسن بصری اپوشانید و از زبان گوهر شامی فرمود ای حسن این خرقه دریشی

پوش و بیاد حق بکوشش و علی الدوام شراب محبت محبوب حقیقی بنوش فاما فقر و فاقه  
 اختیار کنی صاحب خرقه حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم بود و دریشی  
 داشت هر که خرقه پوشد هر چه در خانه او بود در راه خداست تعالی بفقر و مساکینان بل  
 کند و خود بند از غفلت باشد و چیز در خانه اجناس فیائے دنی ندارد و بعبده یا  
 خداست تعالی مشغول باشد تا محبت در دل در آید و اسرار الهی بر وی منکشف گردد

اول یک منظر است بانی | خانه دیو را چهل خوانی

حضرت خواجه حسن بصری نصاب حضرت امیر المومنین از اول جان قبول کرده خرقه حضرت  
 امیر المومنین حضرت علی بن ابیطالب کرم الله وجهه در بر کرد و بعد از آن بخانه آمد هر چه در خانه  
 از اموال نقد و اجناس میداشتند بفقر و مساکینان براه خداست تعالی اصراف نمودند  
 و قوت لایموت در خانه نه داشت و بعد سه روز روزه افطار کرد و نفس او را گل و  
 شربت خرابه غرایب شسته نقلت خواجه حسن بصری رحمه الله علیه علی الدوام در  
 خلوة مجرّه بجاهات و ریاضات که جاهد وافی سبیل الله حق جهاد مثل  
 شاهوار همد تاج بر سر نهاده سجدات میکرد و از خوف الهی قهاری گریه کرد  
 و بزاری بسیار میگرفت حتی که در چشم آن بحر علم و حلم مفا که افتاده بود و از  
 بیاری ناله بصارت چشم بر تیره صغف رسیده بود و بعضی کسان از یاران پرسیدند  
 یا حضرت چندین بار چشم میگری که در چشم مفا افتاده از زبان گوهر شامی فرمود  
 که از ترس گناهان ماضیه که در زمانه ماضیه که از ما بوقوع آمده باشد که یا دمی آیند  
 از خوف قهاری می ترسم اگر بسوزد حکیم سبحان الله حضرت خواجه حسن بصری رحمه الله  
 علیه هر چه قدر صاحب الم و غم بودند هر مرتبه که ذکر خداست تعالی از زبان باکش



ساد و وارو شد و باز از کسے شنیدے از طاقت بی طاقت و از بکوش  
افتادے حتی کہ آب بر روی مبارکش نینزد و در افاق نیامدے و بعد از آن  
در گریه و زاری شدے و فرمودے ای حسن بصری گنہگار تبه کار و غرقه پیران بر کوه  
و کار ایشان نکرده از فضل عمیم خویش برگنہگار ابواب رحمت از رحمت خویش  
بکشائے از بندہ خطا و ذلت از تو عطا و رحمت و چون حسن بصری از غرقه  
خلافت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ عطا  
کردی و در حلقہ درویشان خود با نواختی و الحال لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ  
اللَّهِ اعلام بر اعلام است و بر زمرہ درویشان شرمندہ مگردانی -

نقل است روزے حضرت خواجه حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ این حدیث نبوی  
صلی اللہ علیہ وسلم می خواند آخر رحیل یخرج من الناس یعنی فرمود  
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آخرین کسے رحل است کہ اندو زخ بیرون می آید  
أَمَّتْ مِنْ حَضْرَتِ خَوَاجَةِ فَرَمُودَاے کاشکے آن رحل حسن بصری بود -

نقل است روزے حضرت قطب الموصیین حضرت خواجه حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ  
مر خادم را اشارت فرمود از بازار نان و ماهی بیا که تا افطار روزه کم خادم  
بمطابق امر معسل از بازار نان و ماهی پیش حضرت حاضر آورده پیش حضرت نهاد  
و از زبان گوهر تار فرمود غیر متابعت است درویش در لیش ابا طعام لذیذ  
خورون چه مناسب است خادم عرض داشت کرد یا حضرت بوجوب امر عالی  
متعالی پیش حضرت آوردم حضرت خواجه حسن بصری نعره زد و از پیش بکوش  
افتاد بایستے بگریست و میفرمود ای حسن بسو کمال طعام لذیذ طلبید گنہگار

است از وفات درویشان و عارفان نامدار عالی مقدار نام حسن  
را دور کئی حلقے که چهل روز متواتر پیے در پیے خواجه حسن بصری  
رحمۃ اللہ علیہ در گریه و زاری مے بودند و از خوف الهی تا پچھل روز  
یہج نخودند با قف آواز دادے حسن ماتر آمر زیدم و سر قوم  
عارفان و واصلان خود با کرم فاما شکستگی و بیچارگی را نگذاری کہ  
در حضرت شکستگی و گریه را اعزاز نیست و دوست مے دارم  
ہر آن بندہ را کہ از ترس من بگرید -

نقل است وفات آن پروردہ نبوت و آن کاشف قوت آن بحر علم  
و حلم و آن مقتدائے پیشین و آن امام المتقین آن متفق علیہ بصاحب  
صدری حضرت خواجه حسن بصری رضی اللہ عنہ تاریخ چهار و ہم ماہ محرم  
المحرم شب جمعہ عشر فایتہ جان بحق تسلیم فرمودند و بدستخط خاص  
الخاص سلطان المثلخ بن شتہ است یک صدائے آمد خوش فوے  
بشب وفات یافت خواجه حسن بصری رضی اللہ عنہ اِنَّ اللّٰهَ  
اصْطَفٰ اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰہِیْمَ وَّ اٰلَ حَسَنٍ وَّ بَیْرُکَی  
آن شب کہ حضرت وفات کرده بودند و در خواب دیدند کہ ابواب آسمان  
کشاده بودند منادی ندا کردہ کہ خواجه حسن بصری بخدایتعالی خوش سید  
و از خدا تعالی حق بل و علی خوشنود است الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِکَ  
فصل میراث و وہم - در بیان خوارق و تایخ اعراس حضرت  
امیر المؤمنین و امام الاثعین و ابن عسّم الثنی قانع باب النخیری

فصل میراث و وہم - در بیان خوارق و تایخ اعراس حضرت  
امیر المؤمنین و امام الاثعین و ابن عسّم الثنی قانع باب النخیری



رنج فاطمہ الزہراء علیہا السلام اللہ تعالیٰ امیر المومنین و امام الاشجعین حضرت  
 علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ از طبقات چشتیہ کہ تالیف خاص قاضی  
 حمید الدین ناگوری منقول است نقلت امیر المومنین علی مرید و  
 خلیفہ و عم زادہ محمّد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم بود و  
 حضرت رسالت پناہ را پدر علی مرتضیٰ پرورده است و تفقہ  
 حال و حمایت از معاندان بد خصال و ایما تعصب از برائے حضرت  
محمّد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و سلم می کرد و علی الدوام  
 در حمایت حضرت بود و انما اضطر ب النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 بالہجرۃ بعد مفارقتہ عن الدنیا یعنی مضطرب شدند حضرت  
محمّد صلی اللہ علیہ وسلم مگر بہ ہجرت از کعبہ معظمہ بدینہ  
 بعد مہات ابی طالب از دنیا نقلت صحابہ رضوان اللہ علیہم قبل  
 از اسلام بت پرستی کرد و مگر علی رضی اللہ عنہ کہ او بت پرستی  
 و در ایام صغر قریبان علی غرامے آراستند و در تگدہ مے خوردند و ایشان  
 بت پرستی می کردند و علی غرامے گفتند اے علی تو چرا بگفتہ پدر و جد کار  
 نمی کنی و آن بتان الہ مایان اسجدہ نمی بری و معتقد نمی شوی علی مرتضیٰ  
 جواب داد کہ چون من می خواہم بت را سجدہ کنم فی الفور ہمان سیر من  
 بدر دے آید و در باطن من می خلد کہ جمادات بے روح ایشان خود را  
 از دست ما خلاص و رہا نیند نتوانند کرد این چنین جمادات را سجدہ  
 کردن مرا خوش نمی آید چون پدر علی بنی این سخن بشنید و علی مرتضیٰ را

سخت نذرت کرو و در عتاب کشیدہ آیا تو رغبت نمی کنی بآلہ مایان را  
 و گفت تو کو دک نارسیدہ است این کلمات دین ابراہیم خلیل اللہ است  
 امیر المومنین حمزہ دین دار بود و عم علی و حضرت محمّد مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم بود چون این کلمات امیر المومنین حمزہ از علی المرتضیٰ شنید  
 برائے دیدن و دیدار علی آمد و در کنار گرفت و گفت اے علی مستعد کلمہ  
 خود باشی و بت پرستی نکنی کہ بت پرستی کار بندگان خداست بے بود  
 تو یکے از واصلان حضرت حق باشی کہ جدا حضرت ابراہیم خلیل اللہ بود  
 کہ بتان بشکرت و دین مسلمان را بنیاد نہاد و من در دین ابراہیم خلیل اللہ استیم  
 و علی المرتضیٰ جواب داد اے عم بزرگوار مرا محبت ببرد و مرا حضرت  
محمّد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم است علی الدوام خدا  
 پرستی مے کند و نماز مے گذارد و در ذکر خداست بے باشد و مرا  
محمّد مے گوید اے علی بتان را نہ پرستید و پرستیدن ایشان  
 درست نیست و خدا ایتعالی یکے است اورا شریکے و ہمتائے  
 نیست امیر المومنین حمزہ گفت اے علی حضرت محمّد خاصیتہائے  
 پیغمبران دارد و امیدوارم کہ او پیغامبر خداوند حق بل و علی خواہد شد و  
 مایان آریم - علی اکثر اوقات در خدمت ماندے و متابعت حضرت  
محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کردے و گفتے کہ سید اچون بر تو  
 وحی نازل شود ما را خبر کنی تا ما تو ایمان آریم اول کسے کہ از پیران ایمان  
 آورد حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق بود و میان جوانان حضرت علی



مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ناگاہ ہترجبرائیل میں از حضرت رب العالمین  
 بر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نازل شدہ کہ این آیت  
 بر تخت زمزمی بیاور و اقرا باسم ربک الذی خلقہ خلق  
 الإنسان من علق - حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 گفت انا احمی یعنی من ناخواندہ ام - اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ  
 خدا تعالیٰ محمد را تعلیم کرد و آنچه لایق حال محمد مصطفیٰ  
 بود علم اولین و آخرین داد کہ تیج پیغامبران اندادہ است و کذا قال  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمْتُ الْعِلْمَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ +  
 نقلت حضرت علی مرتضیٰ داماد محمد مصطفیٰ بود صلی اللہ علیہ وسلم  
 وفاطمہ الزہرا سیدۃ النساء منکوحہ حضرت علیؑ بود و علی المرتضیٰ علیہ السلام  
 در مجاہدہ و ریاضت چنان بود کہ معشوق حقیقی ہر لحظہ از ریچہ بہر صفتہ  
 با عاشق رُوئے دیگر نماید یعنی معشوق حقیقی کہ مرتبہ ذاتست ہر لحظہ در  
 ہر مرتبہ چہ در عالم ناسوت و چہ در عالم ملکوت و چہ در عالم جبروت و  
 چہ در عالم لاہوت مناسب آن مراتبہاے خود را بہر نگہ با علی المرتضیٰ  
 نمودن گرفت و علیؑ لداوم در مشاہدہ و ورت مستغرق ماندے مگر وقت  
 نماز و بشریت آمدے - نقلت کہ در خانہ علی المرتضیٰ سگان و چہاگلن  
 فاقہ شدے و گاہ گاہے شش و ہفت فاقہ شدے و حضرت علیؑ  
 سرفاقہا و فقر برکے اظہار نہ کرے و بر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اسرار فقر خود را افشا دے صابر و صادق بود از ان مدت کہ حضرت علیؑ

بحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ایمان آورد و تقہ حرام در شکم او زفتہ و  
 اغلب بعد فاقہ آہو خوردے و اکثر اوقات نان جوین بے نمک دے -  
 نقلت روزے در مجاہدہ جنگ احد تیر در پائے مبارک رسید بود  
 و تیر را حضرت علیؑ کشید پیکانش در پائے حضرت علیؑ باند چنانچہ علی المرتضیٰ  
 از بیماری در پائے در ضعف شد اما پیکان را از پائے خود نکشیدے  
 و فرمودے آن لذتے کہ مرادین در و است در تیج چیزے نمی یابم  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذَٰلِكَ - خدا تعالیٰ کہ نصیب کردہ است پیغامبر خدا  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمود چون علیؑ در نماز ایستاد و جراح را طلبیدہ پیکان  
 را از پائے علیؑ کشیدند علی المرتضیٰ چنان در نماز بود تیج خبرے نہ شد  
 چون خون جاری و ساری بر مصطفیٰ شد یا ان خبر کردند کہ یا علیؑ وضو  
 شما باطل شدہ چون حضرت علیؑ بعالم مشاہدہ و حضوری و ورت بعالم  
 صحو آمدند و گفت کہ بخداے ما را تیج خبرے نبودے نماز و تیج حضوری  
 دل کہ محبت با و ورت پیوست و تیج از خود خبر نہ داشت در نماز حضوری  
 دل می باید کہ حضوری قلب خاصہ دوستان خدا است حق جل و علے -  
 ہر کہ را محبت با خدا تعالیٰ نبود و اورا در نماز تیج حضوری نبود آن نماز سہیست  
 و عاقبت کہ عوام میگذازند و در شرع محمدی اورا تیج نگویند کہ ایشان از امتیاز  
 را بجا آورده فاما عند اللہ آن نماز سہیست نہ از و فرشتگان آن نماز در پیش حضرت  
 رب العزت بر بند و بر رویش بر بند و گویند بہستان این نماز را کہ تو کردی -  
 نقلت کہ خرقہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم از کیم بود و گویند



از همه لباس و دست ترمیداشت و امیرالمومنین حیدر کرار از آن مدت که خرقه خلعت پوشید دل از همه برداشتند بمشاهده دوست متغرق گشته و علی مرتضی خندان روئے و خوش خوئے بود چون خرقه خلافت پوشید دایم در گریه و ماتم نفس بود و شبها بیدار بعد امضا کئے یک یا دو روز افطار بنان خشک بے نمک کرد و نفس او خرابه داشت با فقیران میکنان نشسته و بسیار گریه کرد و بزبان قال و حال گفته الهی بجز صحت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و بجز صحت خرقه پاک او علی افراد قیامت میان درویشان قضیحت نکنی خلق عظمت و بزرگی علی مرتضی را دیده بودند و از زبان دربار محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم شنیده بودند که می فرمود اَنَا مَدْرِيْتُهُ الْعِلْمُ عَلَيَّ بَابُهَا وَكَأَنِّي مَيِّضٌ مَوْدَعٌ مِنْ كُنْتُ مَوْلَاكَ فَعَلِيَ مَوْلَاكَ وَكَأَنِّي مَيِّضٌ مَوْدَعٌ مِنْ عَلِيٍّ بَهْتِي أَسْتَ وَخَلِيفَةُ مُحَمَّدٍ مَصْطَفَى صَلى الله عليه وسلم است و سوال کردند که یا علی حاضر محمد صلی الله علیه و سلم در حق شما بهشتی فرموده پس شمار اسبهم قیامت نیست علی مرتضی جواب داد آری همچنین است صفت خدایتعالی جباری و قهاری است اگر بجباری خود نظر کند بیکدم دوزخی گرواند و از قهاری خدایتعالی می ترسم و دویم آنکه خرقه محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم پوشیدم مبادا غیر متابعت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم بتویر آید و افراد قیامت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم شرمند شوم -

نقل است حضرت امیرالمومنین علی رضی الله عنه مادرش فاطمه زهرا است

این هاشم بود - و لاوتش در کعبه شهر جمادی الآخر از عام فیل سی سال گذشته بود و سنه مبارک ایشان شصت و سه سال بود مدت خلافتش چهار سال بود بتاریخ برت و یکم شب جمعه شهر رمضان المبارک جان بجان سپردند و الله اعلم بالصواب

فصل ششم و یکم در بیان خوارق اعجاز و تاریخ اعراض سرور کائنات خلاصه کل موجودات شفیع المذنبین امام الانبیاء خاتم النبیین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و عظمت و معجزات محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم اگر چه همه جهانیان نویسنده گردند و بهفت طباق زمین و آسمان و ارواق اشجار کاغذ شوند و همه نبات عالم قلم شوند مدرج و ثنائی و معجزات حضرت محمد صلی الله علیه و سلم عظمت و بزرگی نویسنده عاجز و در مانده شوند - نقل است حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم از نور است مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا مِنْ نُورٍ وَالْمُؤْمِنُونَ مِنْ نُورِي أَزْطَبَاتِ حَشِيَّةِ كِتَابِي فَاصْصِلْ قَاضِي حَمِيد الدِّينِ نَاغُورِي نُورِ شَهْرَةِ شَدَّ تَارِكَانِ سَادِي اِقْتِبَاسِ نُورِ قَمَرِي كِيرِنْدِ قَمَرِ نُورِ شَمْسِ مَنُورِ است و شمس از نور عرش و عرش از نور محمد صلی الله علیه و سلم منور است و نور محمد نور الله است در دنیا و آخرت و عرش و کرسی و لوح و قلم بدان نور منور است و اعتقاد از ابدان دینداران و عارفان محرم هر اهرم برین است برین اندک هیچ مخلوق صاحب اراد

حضرت محمد است و حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم جلیل است

در بیان خوارق اعجاز و تاریخ اعراض سرور کائنات خلاصه کل موجودات شفیع المذنبین امام الانبیاء خاتم النبیین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و عظمت و معجزات محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم اگر چه همه جهانیان نویسنده گردند و بهفت طباق زمین و آسمان و ارواق اشجار کاغذ شوند و همه نبات عالم قلم شوند مدرج و ثنائی و معجزات حضرت محمد صلی الله علیه و سلم عظمت و بزرگی نویسنده عاجز و در مانده شوند - نقل است حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم از نور است مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا مِنْ نُورٍ وَالْمُؤْمِنُونَ مِنْ نُورِي أَزْطَبَاتِ حَشِيَّةِ كِتَابِي فَاصْصِلْ قَاضِي حَمِيد الدِّينِ نَاغُورِي نُورِ شَهْرَةِ شَدَّ تَارِكَانِ سَادِي اِقْتِبَاسِ نُورِ قَمَرِي كِيرِنْدِ قَمَرِ نُورِ شَمْسِ مَنُورِ است و شمس از نور عرش و عرش از نور محمد صلی الله علیه و سلم منور است و نور محمد نور الله است در دنیا و آخرت و عرش و کرسی و لوح و قلم بدان نور منور است و اعتقاد از ابدان دینداران و عارفان محرم هر اهرم برین است برین اندک هیچ مخلوق صاحب اراد



اگر خدا تعالیٰ حضرت محمد علیہ السلام انیا فریدی ملک و ملک جهانیان نیافریدی  
 کما قال اللہ تعالیٰ کَوْلَاكَ كَمَا خَلَقْتَ الْاَفْلَاكَ اگر خدا تعالیٰ محمد را  
 نیافریدی خدای خود را اظهار نہ کروے و جز خدا تعالیٰ دیگر کسی نبوی  
 بدستی حضرت محمد خدا تعالیٰ بر همه ربوبیت خود اظهار کرد و عالم ملک و ملکوت  
 و جبروت پیدا آورده و بشیروہ ہزار عالم آفرید کما قال علیہ السلام  
 حِکَايَةُ عَنِ اللّٰهِ كَوْلَاكَ كَمَا اُظْهَرْتُ الرُّبُوبِيَّةَ و بعضی گفته  
 اند بزرگی محمد علیہ السلام و احتشام جز خدا تعالیٰ دیگر نداند و بعضی  
 گفته اند کہ ملائکہ و انبیاء علیہم السلام و اولیاء بمقدار معرفتہ کہ خدا تعالیٰ ایشان دادہ است  
 همان مقدار بزرگی حضرت بداند و ہمہ انبیاء پیشین این تنہا کردہ اند و از خدا تعالیٰ  
 خواستہ اند و گفته اند الہی ما ائمت محمد گردان نقلست کہ چون آدم علیہ السلام  
 را خدا تعالیٰ آفرید و نفع روح درو مید و روح آدم در قالب آدم نور شعلہ محمد  
 در قلب آدم خدا تعالیٰ پیدا آورد و روح آدم عاشق دیوانہ مثل پروانہ گشت  
 فی الحال بقلب درآمد و قرار گرفت کلا الہ الا اللہ محمد کما سئل اللہ  
 نقلست چون آدم در بہشت درآمد و ساق عرش مجید نوشته اول چیزے کہ در  
 ساق عرش بود این کلمہ لا الہ الا اللہ محمد کما سئل اللہ بود و پدید الہی محمد کسیت  
 فرمان آمد کہ صیب سرت باز آدم پدید الہی محمد کسیت فرمان آمد کہ محمد کی از فرزندان  
 تست آدم خوشحال شد گفت الہی من در دنیا محمد را بینیم فرمان شد کہ محمد  
 آخر الزماست خواهد بود و تو اول دنیا نہ بینی آدم گفت الہی مرا اشتیاق شوق دیدن  
 دیدار محمد غالب طاقت آن ندارم کہ صبر کنم حق تعالیٰ صورت محمد علیہ السلام

در دنیا خن ابہام آدم ظاہر کرد و فرمان آمد الہی آدم بہ بین صورت آدم  
 محمد علیہ السلام را - آدم صفی اللہ چون حضرت پاک محمد را  
 صلے اللہ علیہ و سلم بتعظیم عظیم ہر دو ناخن خود را بوسہ داد و بوسید  
 و بر چشہ ہائے مالید و گفت قَسْرَةً یَعْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ  
 فرمان شد الہی آدم تعظیم محمد کردی و نام او را بر چشم مالیدی چشہ ہا  
 ترا از درد و اہم نگاہ داریم و ہر کہ نام محمد بشنود ہر دو ابہام بر چشم مالہ  
 چشہ ہاے او درد نکند و ہرگز گرد غمی گرد او نگردد -

نقلست چون آدم صفی اللہ در بہشت درآمد فرمان شد و لا تَحْزَنْ يَا  
 هٰذَا الشَّجَرَةُ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ - الہی آدم تو قریب این درخت  
 گندم نگردی یعنی نخوری اگر قریب این درخت گردی یکے از ظالم باشی -  
 آدم را شیطان وسوسہ او گندم بخورد فرمان آمد الہی آدم و خواہ از بہشت  
 بیرون آید کہ بہشت جائے بیفرمانان نیست - آدم و خواہ در دنیا آمدند  
 پانصد سال و گرہی دراری بودند آدم را با خواہ آدم و خواہ آدم و آدم  
 و خواہ گفتند کہ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم را در حضرت پروردگار  
 شفیع آر بہرکت محمد توبہ است ما قبول افتد - آدم و خواہ سربسجد نہاوند  
 و گفتند الہی یحرمیت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم توبہ  
 ما قبول کن فی الحال ہنوز دویم بار اسم محمد گفتہ بودند کہ توبہ  
 ایشان قبول افتاد و دیدند کہ جبرائیل علیہ السلام امین از بہشت آمد و قریب  
 آدم ایستاد و گفت مَرْحَبًا مَرْحَبًا حق تعالیٰ توبہ ایشان قبول کرد و گفت



اے آدم شما در حضرت ما پانصد سال نالیدید اگر در میان آن یک بار  
 نام مُحَمَّد مُصْطَفَی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم را شفیع آور و کہ تو بہ  
 شمار اہمان قبول می کردی اے آدم من ترا بدوست مُحَمَّد مُصْطَفَی  
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آفریدم و ہر کہ محمد علیہ السلام را بصدق و خلص  
 یاد آورد من اورا بیا مرزیدم مُحَمَّد سرور انبیاء است و  
 شفیع الاولیاء است فردا قیامت عزت مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ  
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّم معلوم خواہد گردید کہ ہمہ انبیاء و اولیاء و اصفیاء و اقیار و زہاد  
 و عباد و درگرمی آفتاب خواہند تافت آفتاب امروز از چہارم آسمان می تابد  
 و پشت او جانب نیاست میان آسمان و زمین پانصد سال مفاصل است  
 و برائے ہر آسمان پانصد سال اہ است اثر گرمی و س در دنیا اینچنین است  
 کہ کسے آن طاقت گرمی ندارد و فردا قیامت این آفتاب بیارند و یکشنبہ  
 دور از سر خلائق بدارند و مغر سر آدمیان در گدا آید از اہل عرصات  
 غریب و خیر دومی نالد و آدم صنفی اللہ گوید آہی من فرزند انی خواہم مرا  
 ازین بلا خلاصی دہ و مؤمنی گوید آہی من اُمرت خود را ازین ظلم مرا ازین بلا  
 خلاصی دہ و یوسف گوید آہی من یعقوب پدر خود را انی خواہم مرا ازین بلا  
 خلاصی دہ و یعقوب گوید آہی من یوسف را انی خواہم مرا ازین بلا خلاصی دہ و میر  
 گوید آہی من عیسی را انی خواہم مرا ازین بلا خلاصی دہ و عیسی گوید من مریم را  
 انی خواہم مرا ازین بلا خلاصی دہ ہمہ انبیاء و اولیاء از خدا تیتاے نفسی  
 نفسی گویند و خلاصی خواہند و مُحَمَّد مُصْطَفَی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

در سایہ عرش مجید ایستادہ باشند اُصْحٰی اُصْحٰی گویند خدا تعالی  
 اُمرت مرا بخش و ازین بلا خلاصی دہ بیکرت او در ان روز ہمہ از گرمی  
 آفتاب خلاصی خواہند یافت بزرگی مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
 در تحریر نیاید اما بطریق اختصار و اقتضای کلمہ چند برائے ارشاد طالبان  
 و مریدان و صادقان و مجتہدان کہ موافق اندوشتہ می شوند تا ایشان بران کار کنند  
 و بیکرت مُحَمَّد مُصْطَفَی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بطوبی خود رسند  
 نقل است کہ مُحَمَّد مُصْطَفَی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم در رحم  
 بود کہ عبد اللہ پدر مُحَمَّد مُصْطَفَی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وفات یافت  
 و حضرت مُحَمَّد مُصْطَفَی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شش سالہ بود کہ مادر  
 حضرت وفات یافت و بلا و محنت و غم و اہم ہمہ در کودکی بچشانیہ  
 تا بداند کہ دوستان خدا تعالی را در کودکی بلا و غم می رسد حضرت  
 مُحَمَّد رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یتیم بے مادر و پدر  
 بود مدت سی و شش سال عمر حضرت رسید آن بہترین عالم گویند ان  
 چہ انیدے و اُجرتے کہ یافتے بفقرار و غربادادے و اکثر جاتے پائے  
 برہنہ و کلاہ نہد بر سر داشتے و جامہ کہنہ و پیوندی پوشیدے و  
 میان خلق بطریق غریبان ماندے و در غار عرا بعبادت حق جل و علی  
 مشغول بودے و بعضے گویند بر دین جد ابراہیم خلیل اللہ عبادت  
 میکردے و بعضے گویند بطور خود عبادت میکردے اگر ذرات قریبان می آمدے خلق او  
 را دیوانہ گفتے و نگ می زدندے و می گفتندے اے مُحَمَّد ترا خرم نمی آید کہ



بدین طریق و بدین لباس می باشی پدر تو سر قوم اهل قریش بود و ترانمی شاید که  
 بدین لباس می نشانی حضرت محمد صلی الله علیه و سلم شکسته دل باز گشته -  
 نقلست خدا تعالی حق جل و علی شاه خدیجه الکبری منکوحه حضرت  
 محمد علیه السلام گردانید و خدیجه دختر پادشاه بود و شوهر و برادران او پادشاه  
 بودند میراث هفت پادشاهان یافته بود و مقصد جوال در خانه خود موجود است  
 پس اے برادر کس را که هفت صد جوال در خانه باشد تا مال و اموال چه  
 مقدار خواهد بود چون محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم خدیجه را خواست  
 خدیجه مال و اسباب که در خانه خود هر چه که میداشت مرخصت را داد حضرت  
 محمد صلی الله علیه و سلم چون مال خدیجه گرفت و گفت اے خدیجه این  
 مال امی خواهم که بفقرار و مساکینان بدهم خدیجه گفت جانم فدای خاکبایت  
 باد هر چه ترا خوش آید بکن پیغمبر صلی الله علیه و سلم ندانم در دادند و  
 گفتند اے مساکینان و فقرایان بیایید هر که حاجت باشد در خانه محمد  
 است ببرد و من همه مال ابشما بخشیدم و فقران و مساکینان در آمدند  
 هر چه در خانه حضرت محمد بود همه را بردند و در جائی که حضرت محمد  
 علیه الصلوة و السلام بود بویا نهادند که به شب بران بخسند باز حضرت محمد  
 مصطفی گفت صلی الله علیه و سلم اے خدیجه الکبری هر چه در خانه بود کل در  
 راه خدا تعالی با ختم خانه شانه است این هم بفقرار بدهم خوب باشد خدیجه  
 الکبری گفت یا محمد مردم این خانه چگونگی باشد محمد مصطفی گفت  
 صلی الله علیه و سلم خانه پدرم قریب سی سال است که خراب افتاده است

دران خانه مسکن کنیم خدیجه الکبری رضاداد محمد مصطفی آن خانه را  
 بفقرار داد محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و خدیجه الکبری هر دو در  
 خانه پدر حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم عبد الله آمدند مدت سی سال  
 دران خانه مبارک جا روپ نزده بود خراب افتاده بود حضرت محمد  
 مصطفی صلی الله علیه و سلم و خدیجه الکبری دران خانه در آمدند و حضرت پاک  
 محمد مصطفی انگریزه بدست مبارک خود دور میکرد و خدیجه الکبری  
 گفت سیدنا نباید که خالی بدست مبارک شما بخلد پیغمبر گفت  
 خدای حافظ است جل و علی محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و  
 خدیجه الکبری هر دو بر زمین نشستند هیچ چیزی نبود که بر زمین نصب  
 کنند و بران بنشینند خلق خدیجه را در تهمت کشیدند و بزبان طعنی  
 گفتند که خدیجه الکبری دیوانه را گرفت و کل مال اموال در باخت و محتاج  
 مان چون شد - خدیجه الکبری این حکایت با محمد مصطفی صلی الله  
 علیه و سلم گفت حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم فرمود اے خدیجه  
 فقر کشیدن کار همه انبیاء است مگر سلیمان و یوسف علیهم السلام این هر دو  
 غنی بودند و دیگر همه فقیر بودند و گوسفندان چرانیده اند و نان جوین بیک  
 خورده اند ما پیروی ایشان می کنم خدا تعالی نیز ما را پیغمبری دهد  
 خدیجه رضی الله عنها خوشحال می شد پیغمبر منتظر وحی بودند و با خدا تعالی  
 مشغول می بودند و ذکر بسیار میکرد و حق تعالی جبرائیل را در غار احرار  
 بر حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم فرستاد و این سوره آورد



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اَقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ مُحَمَّدٌ كَفَتْ مَا لَنَا بَقَاءُ  
یعنی من ناخوانده ام حال آنست جبرائیل قرآن مجید را آیت آیت آورد و حروف  
مقطعات دروند کور است مُحَمَّدٌ مصطفی صلی الله علیه و سلم هر روز قرآن  
را خواند و گریسته و تعظیم در خواندن بسیار می کرد.

نقلست حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم گفت بد آنچند مسلم را باید  
که کار نیک کند و دل مسلمانان شاد کند مُحَمَّدٌ مصطفی صلی الله علیه و سلم  
همسایه تعظیم کرد و در باب همسایه لطف فرمود پیغامبر گفت صلی الله  
علیه و سلم هر که همسایه را خوشنودارد و حق تعالی از او خوشنود شود و بد هر چه  
بخواهد و بوقت مُردن سلام می فرستد و عاقبت کارش بخیر گردد و وفرا قیامت  
در حلقه رضی الله عنه حاضر گردانند و برابر ایشان در بهشت جای دهند از برکت  
خوشنودی همسایه پیغامبر علیه السلام گفت هر که برنجاند همسایه را خدا تعالی از او  
ناخوشنود شود و دعائش مستجاب نگردد و بوقت مُردن تلخی جان کند  
بسیار بیند و در روی او معرفت الله تعالی نباشد و در میان مردمان محبت  
نگردد و در بهشت نرود تا همسایه از او خوشنود شود و پیغامبر صلی الله علیه و سلم  
فرمود که خدا تعالی رحمت نکند مکرسان که برادران مؤمن را تواضع نکنند  
و برادران رحمت نکند و غلام و کنیزک تحقیقت بندگان خدا تعالی  
اند ایشان نرنجاند اگر خطائے و جفائے از ایشان صادر شده باشد و گدازد  
و گنجان خود را یا داور دمانیز بنده خدا هستم جل و علی مقصرم.

نقلست که دایم حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم در مجاهده و

ریاضت بودند که کم خوردن سنت محمد است صلی الله علیه و سلم قال علیه السلام  
اجیعوا بَطُونُكُمْ وَاغْشُوا اَبْطَادَكُمْ وَاَعْرُوا اَجْسَادَكُمْ لَعَلَّكُمْ  
تَرَوْنَ اللَّهَ یعنی گرسنه دارید شکم خود را و ابله دارید جگرهای خود را  
و بیرهنه دارید تنهای خود را شاید که به بیند پاک پروردگار خود را یعنی در خانه  
حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم سه گانه و چهار گانه فاقه شد پیغامبر فقر  
بر هر کس نکشاید و صبر کرد و اگر طعام رسید هر چه حصه خود یافت با فقیران  
خورد پیغامبر همیشه بسر انگشت طعام خورد و گفته ای یاران  
شکم خود را سه حصه کنید یک بطعام و یک بآب و یک خالی دارید تا اسهال  
خدا درو تها شد و آید و نور بر معرفت میفرزاید پیغمبر اگر گرسنه میبود  
زیاده از هفت لقمه طعام بسر انگشت نخورد اگر بعد از یک روز یا دو روز  
طعام می خورد از سه لقمه زیاده نخورد و در سیر شریف مذکور است که پیغامبر وقتی  
از هفت لقمه تا نه لقمه زیاده نخورد پس برادر چون محمد مصطفی صلی الله  
علیه و سلم طعام و آب اندک خورد پس کس که متابع محمد صلی الله علیه و سلم  
باشد و بجای محمد مصطفی بنشیند او که پیرو غنی باشد فقر خاصه محمد مصطفی  
و دوستان محبت صلی الله علیه و سلم الفقیر خیر من الغناء سر این  
معنی است در خزانه خدایتعالی الفقیر احبائی قال علیه السلام  
الْفَقِيرُ عِزَّتِي فَعَالَ الْفَقِيرُ سِرَّ اللَّهِ اے برادر حضرت مُحَمَّدٌ  
مصطفی صلی الله علیه و سلم فقر اختیار کرد برائے محبت خداوند تعالی  
تا دل متفرق نگردد بغير الله مشغول نشود و پیغامبر ریاضت و مجاهده



چنان می کشید که هیچکس از بنی آدم آنچنان محنت نتوان کشید +  
 نقلست روزی فاطمه خاتون جنت رضی الله عنها قریباً حضرت محمد دیدند که  
 در حجره بسته است و پیغامبر درون حجره مشغول اند فاطمه زهرا بازگشت و در وقت  
 بازگشتن دید که خون تازه بر زمین افتاده است گمان بردند که در خانه پدرم گوسپند  
 ذبح باشد چون بازگشت حسن و حسین را فرستاد و برایشان گفت که در خانه جد شما شاید که  
 گوسپند کشته باشد بروید تا گوشت بیارید چون حسن و حسین رضی الله عنهما بر در حجره حضرت  
 محمد مصطفی علیه السلام رسیدند حلقه را اجنبانید حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم گفتند  
 کیست که در را می جنباند حسن و حسین رضی الله عنهما آواز دادند که فرزندان فاطمه ایلم  
 حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم در را کشادند هر دو در اقریب خود به نشاند و بر سر لوله  
 و در جان بوسه دادند و گفتند برائے چه آمدید حسن و حسین رضی الله عنهما فرمودند ما در فاطمه  
 آمده بود بر در حجره چون در حجره بسته دید بازگشت خون تازه بر زمین دید فاطمه زهرا  
 فرستاد که در خانه پدرم گوسپند ذبح شده است بروید گوشت بیارید محمد مصطفی صلی الله  
 علیه و سلم بآه بگریست و گفت آه فرزندان و آه دلبران من یقین دانید که  
 خون گوسپند نیست آن خون جد شما محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم است که در  
 شب قیام کرده بود خون تمام وجود در پایهای فرود آمد و پایهای ترقیق گرفت  
 و خون روان شد از در جانب خانه بیرون حجره رفت زبانه مجاهده و نه ریاضت  
 تا محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم را به بیته که خود را برائے محبت خدایتعالی  
 چگونه در رنج و محنت می اثرت ما و تو که باشیم که آسایش کنیم و قرار گیریم پیغامبر  
 صلی الله علیه و سلم جامه کهنه پوشید اگر جامه نو پوشید منتظر بودی که به فقیر

عنایت نماید چون کس محتاج میدیدند آن جامه نو فی الحال آنرا داد و جامه کهنه  
 پوشید و فرمودی که ما را شکرگشایی همیشه خوش آمدی و همیشه با فقیران و محتاجان و  
 مسکینان شسته و ایشا ترا دوست داشته و تعظیم فقیران از اغنیاء بر سر گرفته و در  
 وقت طعام خوردن همه وقت با فقیران تناول کردند اگر چه اغنیاء در مجلس محمد صلی الله  
 حاضر بودند و پیغامبر حکایت با فقیران کرده تا دل فقیران شکسته نگردد زیرا که فقیران  
 دوستان خدا اند دل دوستان خدا را شکسته نباید کرد آنچه تواند دل فقیران را گردانید  
 و شادی فقیران خوشنودی خداست جل و علی پروردگار باید که متابعت پیغمبر کنید یا  
 مجاهد پیش گیرید و فقر و فاقه و درویشی و بیچارگی و تواضع اختیار نماید بعد که در ویش گردید  
 نقلست که پیغامبر صلی الله علیه و سلم در حجره با محرم خاصه خود شسته بودند در خانه  
 محمد زهرا فاقه برآمده بود و در خانه محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و دو و نکرده  
 و از سبب فاقه ضعیف شده بود پیغامبر صلی الله علیه و سلم گفت آه عائشه صدیق  
 بخواه تا چه می خواهی ترا از خدایتعالی خواهم و تو آنرا بیایی عائشه گفت پیدا  
 خبر کن ما که رضائے خدایتعالی بر چیست من همان خواهم گفت فقر و فقیران  
 دوست می دارم که مراد شرب معراج خداوند تعالی خبر کرد و فقر را چنان  
 یعنی خدایتعالی گفت فقر و دوستان من اند عائشه گفت پیدا ما فقر  
 اختیار کردیم برائے ما فقر بخواه حضرت محمد صلی الله علیه و سلم  
 فرمودند الهی فقر ما را و عیال خود نخواهد و چه سر را خواهد بود باید که در فقر و  
 فاقه غمگین نشوید و صبر کنید تا خدای تعالی شمار میان دوستان خود  
 جائے دهد و خصایل خود رذری کند محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم



را صفات حمیده بود دوستان مثل ابو بکر - عمر - عثمان غنی و علی مرتضی  
رضوان الله علیهم هر یک متابع محمد مصطفی علیه السلام بودند و بقول و فعل  
کار همه بتحقیق اهل الله بودند و از جهان با ایمان فتنه تو نیز اگر متابعت محمد  
مصطفی علیه السلام کنی و خصایل حمیده که بیان کرده شد پیش گیری ببرکت محمد  
صلی الله علیه و سلم از جهان با ایمان روی و بیانی آنچه مقصود و مطلوب است - وفات سرور  
کائنات خلاص کل موجودات محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم  
روز دوشنبه بیارنج به حلقه دوم و بقولے دوازدهم شهر جمیع الاول جان  
بجنان سپردند - اس عزیز اگر حکایات احادیث مصطفی علیه السلام بنویسم  
جلد باشد اما دین نخبه ملفوظات شریفی مختصر تمینا و تبرکاً نوشته شد  
تا محبان مریدان صادق احببت گردد و بر آن کار کنند و ببرکت محمد صلی الله  
علیه و سلم و علی الله و محبوب الله و اُمّت رسول الله گردند و این بیچاره و  
عاجز را بخیر یاد آورند و عاقبت هم بخیر گردد و بحق النبی و آله الامجاد و الحمد لله  
رَبِّ الْعَالَمِينَ